

[illegible]

صفحہ	سطر	علاقہ	صحیح	صفحہ	سطر	علاقہ	صحیح
آتش	۵	۱۲۰	عندو	۱۲۰	۵	آتش	۵
نہن	۶	"	ترے	"	۶	نہن	۶
جوائے	۹	۱۲۰	زمین	۱۲۰	۹	جوائے	۹
ہے	۱۵	"	گرمیاں	"	۱۵	ہے	۱۵
نہ شب	۱۶	۱۲۳	سر	۱۲۳	۱۶	نہ شب	۱۶
بندھا	۵	۱۲۴	گھر	۱۲۴	۵	بندھا	۵
دعاں تک	۲۱	۱۲۵	رقعہ	۱۲۵	۲۱	دعاں تک	۲۱
اوپرے سے نکل کر	۲۲	۱۲۶	لوب	۱۲۶	۲۲	اوپرے سے نکل کر	۲۲
حسن میں	۲۳	"	جو کچھ ہے	"	۲۳	حسن میں	۲۳
سمٹے	۲۴	"	ظاہری لطافت	"	۲۴	سمٹے	۲۴
مین	۱۰	۱۲۷	راستی رہی ہے	۱۲۷	۱۰	مین	۱۰
جہاں	۲	"	نہ کچھ	"	۲	جہاں	۲
			منعمو				
			برے				
			سیدھا				
			دم سرد				
			دلچہ				
			کو ہے				
			سڑا				
			افشا				
			شعلہ				
			دھنپ ڈھنپ				

[illegible]

صحیح	غلط	صفحہ	سطر	صحیح	غلط	صفحہ	سطر
دھام	دھام	۱۱۵	۱	ناراین	نراین	۹۵	۱۶
برج دھول	برج دھول	۱۶	۱۶	خیر	حیر	۹۶	۸
پراگھنا نین وہ	پراگھنا نین وہ	۱۶	۱۶	غفلتوں	غفلتوں	۹۷	۱۵
سب	سب			لقافوں	لقاموں	۹۹	۱
وہ دست	وہ دست	۱۶	۱۶	میں	میں	۱۰۰	۳
میسر ہے	میسر ہے	۱۷	۱۷	چھلنے	چھلنے	۱۰۱	۷
سنا تن کی	سنا تن کی جے	۱۱۸	۶	شہابوں	تراہوں	۱۰۲	۱۷
ہو جے				میں	میں	۱۰۳	۵
ست	مت	۱۷	۱۷	یہ ہے	ہے	۱۰۴	۱۷
سبکو	سبکو	۱۱۹	۶	جرات	جرات	۱۰۵	۱۶
گلکات داں	گلکات داں	۱۲۰	۵	گھٹنے	گھٹنے	۱۰۶	۱
پتی برتا	پتی برتا	۱۲۱	۶	ٹھٹھٹھ	ٹھٹھٹھ	۱۰۷	۲
بر سجدہ	سجدہ	۱۲۲	۹	چکھا	چکھا	۱۰۸	۱۰
در	در	۱۲۳	۳	کر نیگے	کر نیگے	۱۰۹	۱۲
جسپہ	جسپہ	۱۲۴	۴	انساں	انسان	۱۱۰	۱۵
ایک	اک	۱۲۵	۱۱	میں	میں	۱۱۱	۱۱
راگ	راگ	۱۲۶	۱۲	گنوا یا	گنوا	۱۱۲	۱۶
ٹھنڈی	ٹھنڈی	۱۲۷	۸	تیری یہ تہہ	تیری یہ تہہ	۱۱۳	۳
بھیم	بھیم	۱۲۸	۱۷	آپس	اپس	۱۱۴	۸
ادھر ہونے	ادھر ہونے	۱۲۹	۱۷	یہی	یہی	۱۱۵	۸
برص	برص	۱۳۰	۳	جبتیں	جبتیں	۱۱۶	۳
سے	سے	۱۳۱	۶	اک ایک	ایک ایک	۱۱۷	۵

[illegible]

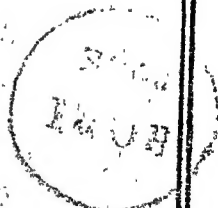
صفحہ	سطر	علاط	صحیح	صفحہ	سطر	علاط	صحیح
۱۵۳	۱۸	ماط	ماہ	۱۷۷	۵	دنبررات	دن رات
۱۵۴	۱۱	واے	وا بے	۷	۷	ہو گئے	ہو گئے
۱۵۵	۱۳	می	بھی	۱۱	۱۱	سنہ	سنہ
۱۵۶	۱۲	می	می	۲	۲	بھی	بھی
۱۵۷	۹	تھکیاں	تھکیاں	۷	۷	ما زاب	باریاب
۱۵۸	۱۱	تھام لے	تھام لے	۵	۵	بھی	بھی
۱۵۹	۱۲	کسک	کسکا	۷	۷	ہو میں	ہو میں
۱۶۰	۱۵	بشتا ہو	بشتا ہو	۷	۷	برک	مرک
۱۶۱	۱۰	پسانی	پیشانی	۸	۸	بین	بین
۱۶۲	۱۲	متی	ماتمی	۱۳	۱۳	سہاؤ	سنہ
۱۶۳	۱۲	برکت ہو	برکت ہو	۱۵	۱۵	ارام	رام
۱۶۴	۱۱	دہن لے	دہن لے	۱۷	۱۷	ادبخت	ادبخت
۱۶۵	۱۲	تو جوں	تو جوں	۱۹	۱۹	دھوم و صام	دھوم و
۱۶۶	۱۷	چکی میں	چکی میں	۱	۱	نظارہ	نظارہ
۱۶۷	۱۸	سکا	جسکا	۲	۲	پانی	پانی
۱۶۸	۲	محر	محر	۵	۵	ملا	ملا
۱۶۹	۹	سرسن	سیرسین	۱۱	۱۱	بھی	بھی
۱۷۰	۱۳	دبلوند مال	دبلوند مال	۱۱	۱۱	گہما	گہما
۱۷۱	۱۳	بجر	بجو	۱	۱	کھرام	کھرام
۱۷۲	۲	جائے	جائے	۲	۲	دب	دب
۱۷۳	۱۷	دیکھتے ہیں	دیکھتے ہیں	۷	۷	جگہ	جگہ
۱۷۴	۱۷	دیکھتے ہیں	دیکھتے ہیں	۷	۷	مدھنا	مدھنا

[illegible]

مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند

مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند
مردمان خردمند و خردمند

تسراجه ای



626

626

ACQUISITION

626

وہاں شکوہ عدو سے کہہ دو میری سبب
بچھے ہوا ہے وعدہ روز جزا ابھی
عش کیا میں تو طرز تکلم پہ مر گیا
اوہل سوگ کشتہ زلیف و راز ہوں

اویں نہیں ہوں خاک میں ملنے کے کام
دیتے ہو کیا جواب عدو کے پیام
موسیٰ نے کچھ علی لطف نہ پایا کلام
روو کے کب تک مجھے مروہ ہوں شام

اے شعلہ کبر و غلغلہ بریں سے اب
گلدستہ باندھنے میرے رنگیں کلام کا

بے وقار عشاق ہیں ہے نام میرا
زباں سے شرکے کب آسکے کا نام میرا
امید وصل خطا بخت کی وعدہ غلط
یہاں ہے نیم نگہ کا بھی شکریہ اب پر
خیال رونے منور ہے مطلع خورشید
عنائت باعث ناکامی تمنا تھا
الہی ہمد میری بستی کا عشق سے آغاز
خدا کی واسطے اٹھو کہاں تک غفلت
خستہ است سے پیر زمانہ دل ہے
الہی خیر کرے قتل بے گناہ کا ڈر

لکھا تھا گلاب زلی سے مجھے سلام میرا
کھیں گے حضرت موسیٰ پہا سلام میرا
طلب محال میری اور خیال خام میرا
تک حرام نہیں زخمسہ نام میرا
فک کے کرتابے باتیں چراغ شام میرا
مگاہ و لطف مگر کر رہی ہے کام میرا
قدوم ختم رسل پر ہوا ختم میرا
صبح کیے تھے چھ اورا تمام میرا
کھٹے بڑھے نہ سہو علی الدوام میرا
چلی ہے نیکی تمنا میری پیام میرا

فلک بچھا ہے یہ سبیل تامل دل کا
لگے نہ آگ تو شعلہ نہیں ہے نام میرا

شبیہ و لطف تمام میری پُر آنکھ کا
میں کہیں ہیں ہوں نگہ التفات کا

[illegible]

سبحانك يا ذا الجلال والإكرام
الحمد لله الذي خلقنا من غير شيء
ويعيدنا إليه في يوم لا شك فيه
يا حيُّ يا قيُّومُ
يا ذا الجلال والإكرام

[illegible]

وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور وہی ہے جس نے ان کو مرانا دیا۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

اور جلو گے جو ہوئے چہرہ نہ کیسویں
 لاکھ دل چیر کے ایک تخت جگر آتا ہی
 اشک آلودہ میں کیا کیا میری شرکان دراز
 بہر قرآن تو بنایا تھا خلافت قرآن
 نہ یہ شوخی نہ یہ حشمت نہ یہ غمزدہ نہ یہ تاز
 اکھ قتل سے بنایا ہے سراپا تیرا
 و سکر چکی دیکھنے کس کس کا گلا گھونگی
 میرے وہ ہاتھیں اک رن گئے باؤں تک
 اب لیا جا رہا ہے اشک تیرا چہرے ہلک
 اور ساتھ ہے کیسے نیس جان عنانک

ظاہر حق کر کے گا پرو باز و سپید
 آنکھیں سوچو گئے ایک ہوتا ہی آنسو سپید
 دیدہ ترنے کے سرو لب جو پیدا
 مصحبت رخ پر خدائے گیسو پیدا
 کیا ان لان مرم کرتے تیری خود پیدا
 سو قیامت کے کیا ہے قد و جو پیدا
 دل کیا کیا نہ کرے گا تیرا جگنو پیدا
 میرا وہ سر ہے کہ جس کو نہیں زانو پیدا
 اب کیا چاہتا ہے داغ تیری بو پیدا
 نصرت سا ہوتا ہی کیسے قیامت یا نہ دیدہ

یہ مروت میں زمانہ سے جس سے سخیل
 دل لگی کا نہیں ہوتا کوئی پسو پیدا

دل گلو بستہ برا نکلا
 تم مجھے غیہ بھی بھلا نکلا
 کہیں بیوہ بختی پریشانی
 دل جان و جگر قرار و شکیب
 رشک دشمن تو کوئی بات نہیں
 تا تو ان میں خست جانی ہے
 تیرے کو یہ پیش پا کی طرح

کھول زلفیں کہ دم میرا نکلا
 بند گل بندہ گر بُرا نکلا
 زلفت سے دل کا سلسلہ نکلا
 ایک بھی تو نہ کام کا نکلا
 تیرے بندہ ہی سے وفا نکلا
 شمع بھی طاقت آزمایا نکلا
 مست گیا میں جو کون آنکلا

[illegible][illegible]

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وكرمه

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بجزاں سے زرد و خون نگر سے ہوں سرخرو
 خورشید آسمان پہ گیا تو زمیں پہنے ہے
 کیا گرمی محبت اعدا کے ہوں گئے
 مقتل میں آج ڈوب گئے سیکڑے سر
 غنما شمع روعد و کا مگر انجمن فروز
 وہ چہ چہ پھر تے آئے میری خاک گد پر
 دم لہا پہ جان آنکھوں میں شکرانہ لگ گیا
 جینے میں کیا فرہ چہ نہیں موت کا نقش
 حسرت یاس یاس سے حسرت لپٹ گئی
 لینے دیا نہ ایک بھی دم چین گھر میں
 خورشید کی مثال ہی آئینہ وار حسن
 ہوگی ہماری کیا دیر حبت یہ روک ٹوک
 فرصت ملی نہ رو پیسے مرنے کے بعد بھی
 عفتا کی طرح کم سوچہ شہرت پسند ہے
 خندہ تجالیپ پیہ گریہ توبہ کی عوض
 کثرت حجاب ویدہ عارف بھی نہیں
 بیمار ہجر موت سے اٹھ کر لپٹ گیا
 میں آپ جو رہا تھا تمہارا حجاب وصل
 دل بھی گیا جگر بھی گیا جان بھی گئی

بزرگ میں میں رنگ بہار و خزاں رہا
 میزان حسن میں تیرا پہلہ گراں رہا
 وہ سر و مہر کون سے دن مہربان رہا
 اونچا ایک ہاتھ تیغ کا پانی رواں رہا
 شب بھر ہمارے سینے میں گھٹسا دہواں رہا
 تربت پاپ اپنے سایہ سرورہاں رہا
 ہم اس باتے بٹنے والوں پر غالی ہنگام رہا
 مرنے میں لطف کیا ہے جو وہ بدگماں رہا
 ماتم نئی طرح کا سرکش تنگ رہا
 میرے لئے زمیں کے تلے آسمان رہا
 ایک ایک ذرہ میں تیرا جلوہ عیاں رہا
 گرتیرے آسمان کا جبین نشاں رہا
 آنکھوں کے بند ہونے پہ ہیرا رواں رہا
 پایا اسی نے نام کہ جو بے نشاں رہا
 مرینگی کیا خوشی تھی جو میں تھادماں رہا
 ذروں میں ایک مہر کا جلوہ عیاں رہا
 وعدہ پہ آیا جب کوئی تیرا گماں رہا
 تختا پر وہ حیات کہ جو درمیاں رہا
 میں پھر بھی دیکھتا ہی تیری شہزیاں رہا

ایمان در حق تعالی و کتب مقدس

ایمان در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

در حق تعالی و کتب مقدس

ایک جلوہ ہی ہے گبر و مسلمان آیا
 پاؤں سے پہلے لگے جبکہ بیاہاں آیا
 جامہ حشمت کا جو مخمور نے کیا زیب گلو
 چونک اٹھے تیرے خوابیدہ جو سوتے
 آبلہ پانی ہوئی جوش جنوں کی رہبر
 آنکھ کھلنے نہیں پائی تھی کہ آئے آنسو
 دل کا جانا کوئی آنا تھا کہ جا کر آئے
 وسعت جوش جنوں بعد فنا بھی رہی وہی
 پروہ حسن بھی ہے جلوہ عالم افرور
 جوش و شہت ازل ہی سے اڑاے حکم سے
 شے کیوں میرے رحمت کی گز گاروں پر

آئینہ خانہ میں جو آیا حوسراں آیا
 ہاتھ کام آئے جو ہاتھوں میں گریباں آیا
 میرا اوتر اہوا کیا ٹھیک گریباں آیا
 حشر آیا کہ کوئی خواب پریشان آیا
 غلش خار سے جانا کہ بیاباں آیا
 اشک قطرہ نہ رہا تھا کہ جو طوفاں آیا
 جس کا دشوار تھا جانا وہی آساں آیا
 پھر شکر میرے درد میں بیاہاں آیا
 بچے جانا جو نظر سے کوئی تہماں آیا
 صورت نیچے میں سو جامہ میں غریباں آیا
 کس کے ہاتھوں میں تیرا گوشہ داماں آیا

شعلہ گدازی جو شب بھر کسی نے نہ کہا
 کوئی بھی تو نہ میرے حال کا پرساں آیا

شہر میں حضرت دل چاک گریباں کیسا
 کھل گئے زخم خیال لب شنداں کیسا
 قطع جامہ ہوا دامن کے قریں خاک سے
 دل جگر سے ہر لاکھ جگر جاں سے الگ
 خاک شائق ہو کہ اٹھ اٹھ کے قدم لیتی ہے
 میکشوں کا ہر قدم حافظ و نامہ بردم

ہوش میں آؤ بھلا کھڑے بیاہاں کیسا
 اور ٹر ہوئے اگر درد تو درماں کیسا
 دیکھئے رقتا ہے انداز گریباں کیسا
 آج نیک مجھ کا جس سے پریشاں کیسا
 اور وہ جاتا ہی اٹھا سگے ہوئے اماں کیسا
 کشتی سے لے لے نوح کا طوفاں کیسا

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ایک ایسی جگہ ہے جس کی طرف سے
میں نے اپنے دل کو منسوب کیا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

منه ما لا يدرى من هو ولا من أين أتى
منه ما لا يدرى من هو ولا من أين أتى

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲

۱. *مجلس اول در بیان احوال و سیرت ائمه*

بیانی دل بس دم گشتن ہے ہمارا
شاخ سر آہو پہ نشیمن ہے ہمارا

لقد تامل ہو ذرا ذوق تپیدن
ہے طائر جاں ابرو کے خجرا پہ تامل

شعلہ بجز ارکھنے نہ امید بتوں سے
سب جھوٹ ہی کب وہ بیت پر فن ہی ہمارا

ہوا کے گھوٹے پہ آیا جو شہوار آیا
جگا و ساقی کو پھر نشہ کا اوتا آیا
بڑا دووینگے بھون کر گستا بگوار آیا
بزار رنگ میں تیرا امیدوار آیا
یہ کیوں خیال خم زلت تا ہزار آیا
یہ کون عرصہ محشر میں مقرر آیا
تمہارے بے زہ خط سے گلوں کو خار آیا

ہر ایک سانس میں سخت دل نگار آیا
خمار فیدہ کارندان بادہ خوار آیا
بیتوں سے گشت سے شہر پہ شہر ساز آیا
کبھی تو قیس کبھی کوہن کبھی دھوق
شکن جہیں پہ پڑے مجھے اور بھی اچھے
وہ چھپتے پھرتے ہیں گھبرائے کیا قیامت
تہاے رنگ کیا کیا چمن نے کھانڈ داغ

بتوں نہیں مجھے شعلہ کہ سر کو ٹکراؤں
فراق پار میں کہنے کے قرار آیا

میں ایک آنسو ہی سمجھا تھا یہاں کیا کیا گل آیا
یہ دشمن اور میرے خون کا پیا سا گل آیا
جو روکا تو کو سینہ میں تو نالا نکل آیا
یہ شہنشاہی کو سانپ کا جوتا نکل آیا
اٹھی جیسا تیس آنسو سچ ایک دریا نکل آیا
رفیقوں کے جگر سے اب تو گانا سا نکل آیا

جگر آنکھوں سے ٹپکا اور دل شہنشاہ نکل آیا
خیال ابرو کے قاتل نے پھرنل پر کر بانڈی
کے رخصتہ فوجا لے کر گیا ایک تھکے ہوئے گیسر آیا
کہاں لہرائیں روئے پر عرق پرانی لہریں
کیا ہی فوج کے طوفاں کو پانی میری دلی نے
اٹھانا ہو وہ گل مجھے نہ آواں کی بزم سے شعلہ

آله شکر و در کتب و کتب
آله کبریا و در کتب و کتب
آله کبریا و در کتب و کتب
آله شکر و در کتب و کتب

آله شکر و در کتب و کتب
آله کبریا و در کتب و کتب
آله کبریا و در کتب و کتب
آله شکر و در کتب و کتب

در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب

در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب

در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب

در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب

در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب

در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب
در کتب و کتب و کتب و کتب

بتوں میں کوئی بھلائی بھی ہو سوائے تم
بنال بات بگڑنے سے روزِ محشر بھی

تراہو پیر اول ناسخہ اکدھر آیا
اٹھیں خاک سے ہم جیہ گور پر آیا

کہاں کی آہ و بکا بات بن گئی شعلہ
زباں کے ملتے ہی فریاد میں اثر آیا

سرخِ اشک سے جب شک گھساں ہوگا
دل پر داغ بھی وقتِ سرِ شرکاں ہوگا
آگے سے تپیں غم یا رجو ہماں ہوگا
بہر کاوش نگہ ناز کے پہلو نہ بدل
ساتھ جاسکے لہریں بھی غم و داغ و الم
عرضِ حشر نہ کیوں نہ جھٹکھیں گے
نہ کفن سے نہ لحد ہے نہ جنازہ نہ فرار
لحیٰ مرگ ملی شہد شہادت کی عوض
سیکسی دروالم چھوڑ گئے لاش میری
بادیں اُس بت گلپوش کے رونا آیا
ہجر میں اور بھی شکل ہے ٹکنا دم کا
خاکِ زینا سننے سے یہاں نشوونما لگے گی
مرگِ غربت میں نہیں میرے ہی رویے لے
جی تو آنکھوں سے گرنے لگی میرے سر پر توست
شعلہ کچھ اور سنا تو بھی بقولِ مومن

سائے جامہ میں گریماں ہی گریماں ہوگا
یہ ہی کانسٹے جو آزار نکستاں ہوگا
داغِ دل خواں نصبت کا ٹمکہ ایں ہوگا
یوں بھی دھپ تیرے تیر کا پیکان ہوگا
ایک ہی گور میں کل گنجِ مشہیداں ہوگا
ایک ہی تیر کے پلہ کا تو میداں ہوگا
شمع کیا ماتم پروانہ کا سماں ہوگا
زہر آلودہ تیرا خنجرِ براں ہوگا
سب کدہریں تو کیا خاک میں نہاں ہوگا
قطرہ اشک میرا عطر گریباں ہوگا
میں اسی بات پہ مرنے لگا کہ آساں ہوگا
نازہ ہو جائیگا وہ داغ جو نہاں ہوگا
سیکسی کون تیرے حال کا پرساں ہوگا
ہاتھ میں آپ کا جیب گوشہ واماں ہوگا
آخر اس پر خم میں کوئی تو سجدہ ایں ہوگا

کمن ہو خدا کے لئے ہٹ جاو یہاں سے
تکلیف دہر اجنبش ابرو کی اٹھاؤ

لڑکوں کا تماشا سیر بل نہیں ہوتا
باتوں سے علاج دل میں نہیں ہوتا

باہر وزنی طور نظر آتے ہیں محلہ
لمحنت کے قابو میں کبھی دل نہیں ہوتا

اے دل ہلی وہ چرخ کی بنیاد یا نصیب
میں وا دو خواہ تم سیر میدا یا نصیب
رشتا بے عد و نگاہ غضب گروش فلک
پہلا قدم اٹھاتے ہی میدان عشق میں
ہوگی کبھی تو آپ کے کوچہ کے رخ ہوا
بہتر ہے یہی کوکھنی سے توجہ نکلی
پا پا ل کر گئے تھوٹا و نشان میرا
آئے پھنسے چلے گئے مرغ چمن ہزار

کرنے دے ایک اور بھی فرما یا نصیب
جو کچھ ہو میرے واسطے ارشاد یا نصیب
ایک بیگمہ کے سیکڑوں ہلا یا نصیب
کہتا تھا مجھے قیس کہ استاد یا نصیب
ہونے دو میری خاک کو زباور یا نصیب
ایک تیشہ اور اے سرفراور یا نصیب
جو کچھ پڑی چرخ کی افتاد یا نصیب
ہے ایک میری تاک میں صباور یا نصیب

سحلہ او نہیں پسند نہیں ہے میری خوشی
ہوتا ہے شاد و پھر دل ناشاد یا نصیب

اے حضرت عیسیٰ انہیں کچھ جانے سنو اب
سینچا گیا پھولا ہستی سر سے چمن اب
اوشوق اسیری کھیلے کیسو کے شکن اب
خاموشی نے معدوم کیا اور ذہن اب
یاران وطن کو ہے غریبوں سے کنارہ

وہ آگے رکھو اے تہہ کر کے گفن اب
اشکو کی گئے سیر سرے و انج کہن اب
ترس گئے قفس کے گئے مرغان چمن اب
تم ہی کہو باقی رہی کیا جائے سخن اب
غربت کا تھا عتاب ہے کرو ترک وطن اب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کتابخانه عمومی مسجد جامع کاشان

[illegible]

<p>تم تو ایک بار کی کہتے ہویں ہر بار کی بات پوچھتے ہیں میرے قاصد سے وہ نثار کی بات پتھر کی بلبل گل میں تیرے خسار کی بات دیکھ پھر تو نے افسانے وہی تکرار کی بات منہ سے نکلی چربی کو ٹھون تیرا تکرار کی بات</p>	<p>ہوئے مجھ کو دئے یا غیر کو انصاف کرو اس کے یہ معنی کہ پھر نامہ و پیغام نہ ہو گل نیا کھلتا ہے اور تفرقہ اندازِ زمین طلب ہوئے لب پر مجھے کہہ دے بیٹھے وعدہ غیر لب یا مہرِ ناز سے نہ سنا</p>
---	---

مسئلہ بھی دیدہ و دل بند کے لیتا ہے
 ابتر محشر پہ گئی آپ کے دیدار کی بات

<p>کروٹا بدل رہی ہر کھل کی نہیں عبث اور بد لحاظ تھی شکر گیس عبث تم حال پوچھتے ہو دم واپس عبث کیوں چرچ کر رہا ہے چنانچہ عبث ہو چھ مجھ پر مجھے بتاتے ہو عین بر جیس عبث کیوں کھلے جانا پر غم دنیا و دی عبث کھینچے مجھے ہے آپ کو عرش بریں عبث</p>	<p>سوں ناتواں وصال کا مجھے پتھر عبث آنکھیں تو اڑ رہی ہیں ہر نرم غیر سے یہاں کہیں ہیں دم و شکر و شکایت کی واسطے افسانے سے انکو عقدہ پروں کو کیا مثال یہاں بھوکھ لکھی لب پہ نہیں تنگوہ ٹانے جو آواز عشق کو نہیں پروا کے دو جہاں یہاں خاک میں تونگا بھی رتبہ بلند ہے</p>
---	---

آرام گاہ عشق ہے گھر عیس کا نہیں
 اسے شعلہ قبر میں ہے دم آتش عبث

<p>اچھا نہ ہو اگر تو مسیحا کا کیا علاج اسے دوستار و درخش مسیحا کا کیا علاج دھند کو میں ہیں جاں زلیخا کا کیا علاج</p>	<p>بیمار عشق چشم فسون زاکا کیا علاج شکوہ نہیں گلزارِ ذکر سے وہ نہیں معشوق پر جفا ہو تو عاشق کی موت ہے</p>
--	---

ہے عالم شباب کو پیری کا انتظار
میری شبِ قرآن کو بھی ہو سحر نصیب
پہلو نشین تھا صبح تک اضطرابِ شام
لاسا قیا شرابِ صیدِ جی کہ بے پئے
مشتاقِ رخ کا کوچہ گیو میں کام کیا
وہ ہمکنارِ غیر ہے میں ہمکنارِ غم
ہر کس کے یار میرے داغ و آغ میں

جیسے مسافر ہوتا ہے امیدوارِ صبح
برقع اٹھا بھی لے کہیں اوپر وہ دارِ صبح
دن بھر گنا کیا میں غم بے شمارِ صبح
دن بھر لگاڑا ہے طبیعتِ خارِ صبح
کیا جانیں لطافتِ رات کا اہلِ دیارِ صبح
یارِ شبِ فراق بھی ہو ہمکنارِ صبح
خورشید کی طرح سے ہوں آئینہ دارِ صبح

پیری میں شعلہِ حسنِ چشم کی چھوڑ دوں
کچھ اور صفت دیتا ہے ہوس و کنارِ صبح

پانی ہو کر بھی ہے خونِ عاشقِ دلگیرِ سرخ
آگِ حشر میں لگی ہے گرنی رفتار سے
کب لہو ارا ہو سکیں بہزاد کی گستاخیاں
تھکا ہوا دل کیا کھلیا آنکھیاں رہ نہ سکیں
ایک بار کرا بھی نہ بیٹھا ہاتھ اٹھ کر رہ گیا
بیگنا ہوں کا چھپا کے سے ہو چھپتا نہیں

میرے ہلو سے منگے ہیں تہا دی تیرِ سرخ
بچے بچے ہو گئی ہے پالائی زنجیرِ سرخ
ہو گئی غصہ سے ماسکے خود بخود تیرِ سرخ
کروے ہیں اس گڑھے ناخنِ تیرِ سرخ
سنت جانی پر ہوئی کیا کیا تیری شیرِ سرخ
ہو گئی خوں و میر و چشم بہت بے پیرِ سرخ

شعلہ ایک ایک حرفِ ہنسنے ہمارے خون کا
قفل کے شکر کے بے شکر ہے تیرِ سرخ

رک نہ دل میں نہ بھر ہی سر زباں فریاد
میں نیجاں وہ بلند اور تاواں فریاد

خرو سیکھ گئی تیری خوشیاں فریاد
کہاں ہی چرخ کہاں ہیں ہوں اور کہاں فریاد

فصل گل آل ہوا ہے سحر طغرائند
 ہے دل صافی میں اپنے عکس دئے پارتند
 کیوں نہیں ہر یاد خط میں دیدہ خوبا رند
 دیکھ رہا ہے نہ دل میں حسرت پیراز رند
 محبت پہنچے ہیں رند و نیم بھٹکا کچھ رند
 غیر سے ہو بوج میرے دل کی سرکار رند
 اگر کیا دل میں جگمگ ہو کر خیال پیر رند
 رنگ بگڑ رہے چین کا چھائی افسردگی
 غم نے حسرت ہاں نہما کر کچھ منہ دکھایا
 یہ خیال سوزن خمر گاہ چہرحت کا ظلال
 ہم تو جیتے ہیں نہ مرنے میں غدا پہ ہجر میں
 کسی آنکھ میں کرکٹیں پرست ہیں بزم کو
 ہم نہیں ہوئی کی صورت باعث افتاد حال
 جنش ابروئے مارازندہ ٹھوکر نے کیا
 آرزو کے سر دھری ہاں ایک آہ سر داود
 کیا کیسی بات لب تک آتے آتے رہ گئی
 ہم اسیر ان قفس سے ظاہر ہاں کیا کہے
 کون آیا وجہ کیا دریاں پہ اتنی بڑھی
 کجا لیاں لئے نہیں حرف کمر پر مجھے

چشم میں نے کسے ہیں زخمشہ دیوار بند
 آئینہ نے کر لیا ہے پر تو رخسار بند
 زخم کر دیتا ہے اک شہر مہم زنگار بند
 پھر نہیں کھلنے کی آنکھیں گریوں الیاء بند
 کچھ اندلیں دیوار پانیں گرد و رخسار بند
 ساتھ ہوں آنکھوں کی میرے ذوق دیوار بند
 روزن گوہر میں سے گنبد انوار بند
 تم ہو ہوئی سب چشم نریں ہمار بند
 ایواں کسے ہیں شوق پرست لب انہار بند
 کرتے ہی کسے میرے زخم دامنہ راز بند
 پینے چلتے ہو گئی ہے عمر کی رفتار بند
 ہو گیا نسل میں دور سا غریب شہار بند
 جبے ہاں تک بات آئی ہو گئی گفتار بند
 گل گئیں سو بار آنکھیں ہو گئیں سو بار بند
 اسے دل افسردہ کر دے گری اختیار بند
 کیوں ہاں کھلتے ہی کھلتے ہو گئی گفتار بند
 جب کھڑا بازو کا ڈورا ہو گئی منہار بند
 کس نے جھانکا مجھے ہیں کیوں نہ دیوانہ
 گویا مثل قفل اسجد تھا دمان یار بند

دل پر شتہ سے کیا ہو سکے کباب لذیذ
ہے بوسہ سبب ذوق کا دم عتاب لذیذ
رقیب و اعدا شک گرم کیا جانے
غم فراق سے چکھا نہیں دل بریاں

شراب تلخ ہے اور میرا خون ناب لذیذ
شمر کو کرتی ہے گرمی آفتاب لذیذ
بچھا ہوا تیرے بیمار کا ہے آب لذیذ
حرام خور کو لگتا نہیں کباب لذیذ

مرا کچھ اور ہے خون جگر میں اے شعلہ
کچھ ہے زخم کے انگور کی شراب لذیذ

پھینک دے دل نچلے گل بھول سر خساروں پر
شکلی باندہ بنی اچھی نہیں رخساروں پر
خط کو پیدا کیا اللہ نے رخساروں پر
پھر نظر ڈالتی ہے آپ کے رخساروں پر
کون بازار میں رشک کہ کھاں آیا
تشنہ شربت دیدار پہ کیوں تیر ہوئے
وہجیاں حبیب کی ان کے ہیں ٹکڑے ٹکڑے
جہنم میں کو میرے گھر سے کچھ ایسی قدرت
دل جلائی وہ پہلو میرا دیکھا ہی کے

توڑ دوں عقدہ تیرا کو تیرے باروں پر
آنکھیں کھول دیکھے کسی دن تیرے نظاروں پر
کائے رکھ دیتے ہیں سب باغی دیواروں پر
کچھے بلبل کے کباب آج لٹکنا روں پر
منفی چھائی ہو دوسرے خریداروں پر
آگ برساتے ہو پانی کے طلب گاروں پر
آج کل یار ہو جو تیرے آواروں پر
چاندنی تک نہیں تیری میری دیواروں پر
بجلی گرتی رہی کیا کھیل دیواروں پر

اچھی سورت کی طرف شعلہ نہ دیکھا ہے
آنکھیں کھول بیٹھو گے اک دن انہیں قطاروں پر

ہم بھی بگڑ گئے زمانہ سے تیری تو ہو کر
بان میں بند تھا آپ مجھ کو رکھو لیں

طیڑہ پر مرتے ہیں پھر مائل امیر و نوکر
وہم بلیں نہ نکل جائے کہیں بوجہ نوکر

شریک در تکیه استوار باد
 شریک در تکیه استوار باد
 شریک در تکیه استوار باد
 شریک در تکیه استوار باد

وہ کہہ کر اٹھ کر گئے۔

۱۰۰ - در این کتاب که در این کتاب
 ۱۰۱ - در این کتاب که در این کتاب
 ۱۰۲ - در این کتاب که در این کتاب
 ۱۰۳ - در این کتاب که در این کتاب
 ۱۰۴ - در این کتاب که در این کتاب
 ۱۰۵ - در این کتاب که در این کتاب
 ۱۰۶ - در این کتاب که در این کتاب
 ۱۰۷ - در این کتاب که در این کتاب
 ۱۰۸ - در این کتاب که در این کتاب
 ۱۰۹ - در این کتاب که در این کتاب
 ۱۱۰ - در این کتاب که در این کتاب

کتابخانه عمومی
شهرستان کاشان

کرمه عجمه ایست که در کوه کرمه
کرمه کرمه ایست که در کوه کرمه
کرمه کرمه ایست که در کوه کرمه

میں وہ ہوں بلبل بلغ مقدر آشیانہ ہے
 کلیسا میں ترے آنے سے کیسا زلزلہ آیا
 الہی کیا کیا کشتہ طرز خموشی ہوں
 جنوں میں دیدہ تر فرش راہ ہو ہو کے کہتے ہیں
 یہ بے نظارہ بازی مگر کئی ہر سورج سیستہ میں
 بت بیک محشر میں بھی تو ہوا دم نہیں ہوتا
 پس مردن ٹپسٹیکا اور بھی کچے خوش حشوت
 کہاں کا طور اور کس کی تجلی تھی خدا شاہد
 خیال خجڑ قاتل میں اپنی عمر کتنی ہے
 درم فوج نہ پوچھو مگرئی بے تابی بس
 سر بازار ہو گا جلوہ گار حشر کا عالم
 جلا یا مگرئی خنجر لے کیا کیا شمع رویو لگی
 یہاں کیفیت تمنا نہ کر کیا ہوا برابر اداں سے
 جلوں کو تکرار شریک قتل اعدائے کہ آخر کو
 تماشا ہوا اگر زندہ ہو بجار مسیحائی
 دریں موج ہوائے صحن گلشن پر کتر ڈالے

میر اور طائر سردہ کا ایک شیشہ نشین پر
 برہمن دوڑ کر پتھر گر اور بت برہمن پر
 مہیا چکے چکے روئے ہیں میری بدفن پر
 جو ہم آؤ تو موتی ٹاپک میں حشر کے دہن پر
 عروڑ نکو جھانکا میری آنکھیں کبہر ڈرتی پر
 قہری دم خم ہیں ابرویں وہی شوخی ہی حشوت پر
 ہنسی چاکلن کو آری ہی چاکل دامن پر
 عجیب ہو گا ہوا موتی کو تیرو روڑی روشن پر
 یہ وہ کشتی بوجہ طبعی ہی بروم آب آہن پر
 کبھی گردن لگی خنجر پر کبھی خنجر تھا گردن پر
 خدا کیواسے کچھ اور ڈالو اسکے طعن پر
 بتی ہے شمع پروانہ میرے طرز تعلیم پر
 گھر سے ہو قتلہ کشاہ برق بنکر میری خرمین پر
 چڑھنے کے بھیل میری خاک کے ٹوکن کی بدفن پر
 کوئی اٹھو کر لگاتے جا کے عیسیٰ کی بدفن پر
 اگر بلبل گنہ رجائے میری خاک نشین پر

وہ تحسین شعلہ یاد آیا مصرعہ آتش

ہمارے شتر کا انصاف ہو انصاف دشمن پر

دیکھ مر جاؤ نگاہیں مرے کچھ قابل ٹھوڑ

کون ہونٹ کٹ دست اجل بسمل ٹھوڑ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴

۱۰
 ۲۰
 ۳۰
 ۴۰

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ।

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

آگیا غش دیکھتے ہی دیکھتے زہرہ حین
 مال و مایا خیر کیا سے دل قرار سا چاہئے
 ماہ کو اُس نوجواں کو کیا ہی نسبت ایفلاک
 زہرہ سے بھڑکے مر اساعز نہیں ہرگز تراب
 اس نگاہ گرم سے صیاد کچھ تو ہو حصول
 کھل بجائے سار بال پر لپٹی پرودہ نہیں
 کر جفا ہے برقوش سکیا ہے گڑ طرز مستم
 خود بخود گردن جدا ہوئی تیغ رشاک سے
 عمر نے کس سے وفا کی ہو جو تجھے ہو امید
 سامنے میں جمع ٹھوکر کے لئے افرائے قش

مجھے یوں آنکھیں لاکر جاوے پائل بچھوڑ
 جان بھی کر گئے تو خال کا نہ ساق بچھوڑ
 اس ٹیر پائے میں تیر ناقص کا مل بچھوڑ
 دور سے خالی مجھے لے ساقی کھل بچھوڑ
 آتیاں کو خاک کر مجھے برقی کا خال بچھوڑ
 شوق بخوں پرودہ در سے پرودہ کھل بچھوڑ
 بے حصول مدعا تحصیل لا حاصل بچھوڑ
 عرصہ و فصل میں چکاو غیر کے شمال بچھوڑ
 میرے جیتے جی جفا کو اسے جفا مال بچھوڑ
 لے ہوا بے نجد ایک زہ پس کھل بچھوڑ

شعلہ بیتابی پروانہ ایچی دیکھی نہیں
 دل کو چپکے سے اٹھائے یوں سر کھل بچھوڑ

آیا نہیں ہے وہ بہت رشاک قمر ہنوز
 ہم مٹ گئے دیانیں سوز جگر ہنوز
 وہ دل میں ٹپھیکر مجھے پامال کرتے ہیں
 نقشہ حمایت ارات کس کے خیال کا
 واس اگر نہیں تو سپینہ ہی چاک ہے
 وحشت پکارا کھنٹی کہ چلو شہر کی طرف
 چنونا ٹانہ بعد مرگ بھی میں نہ ایسروں

کیوں زندگی نہیں میری پرودہ در ہنوز
 فوہ کی جا ہیں خاک میں اُسے تشر ہنوز
 بھولے نہیں قرام سر رہنوز ہنوز
 کیوں صورت مرتع ہیں دیوار دور ہنوز
 ہاں میرا صبر ہے وی وحشت اثر ہنوز
 بنتے نہ پایا تھا ابھی صحر میں کھر ہنوز
 لٹے ہوئے نفس میں ہیں دو چار پر ہنوز

پہاں سے بات چیت تھی وہ بھی نکلیا
تج کیسے سمجھیں قصہ طور و کلیم کو
شابہ شبہ حال و روگ کی استغنی

خاموش کیوں نہیں لب زخم جگر منور
آئے نہیں وہ جھنجھٹے کو بھنی ہام پر ہنور
بولا نہیں ہے آج جو مرغِ سخن سحر ہنور

تجناجن کا انتظار وہ اگر چلے گئے
شعلہ نگاہ شوق بے کیوں ہوئے وہ ہنور

وہ اور زیادہ ہوئے نالوں کے خنابس
مقل ہی عجب ہوم تھی کچھ تیغِ نظر کی
کیوں لڑتے ہوئے نکلداں پہ نگداں
بہرِ قہ میرا راہ نہیں گرنی بازار
ہم غش کے تو قائل نہیں ہوئی کی طرح سے
کیا روک دے تیرے قائل نہ تجھ سے
وہ آگے تابلوت اٹھانے کے بہانے
پیری میں کہاں اولہ جوش جو اپنی

ایدل نہ اکٹھرایے کہیں تیری ہواں
کہتی تھی ادا اور تو کہتی تھی قضاں
ہم دیکھ چکے زخم کی شورش کا فراں
ہو جان کے گاہک مری میں بجان گیاں
کیا اتنا ہی جلوہ تھا ترا ہمیشہ رہاں
لب پہلے تو پیانے تھے کہ چہاں تھاں
اے بکسی خاموش ہوا سے الٹے آس
جاتا رہا بے موت کے مرے کا فراں

کچھ نام سے شعلہ کے بھگ جاتے ہیں اگلے
بس دیکھ لی تاثیر تری آدہ سا بس

انہیں کو پہاں سے ناوک نظر کی تلاش
لیجے تو کو چہرے اسٹے سے نامہ بر کی تلاش
میں وہ اسیر تھا صیاد کو گشتاں میں
کسی کے رنگِ فلانی تھے کرو یا ہر زرد

یہاں پڑی ہی مجھے اپنے ہی جگر کی تلاش
پیامبر کو وہاں ہو مدد کے گھر کی تلاش
پس قیامت ہی رہی میرے بال پر کی تلاش
رہی ہی کیا ساری میں کسکو زری تلاش

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴

چند روز بعد از آنکه از آنجا بازگشتیم
چند روز بعد از آنکه از آنجا بازگشتیم
چند روز بعد از آنکه از آنجا بازگشتیم

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

سید الشهدا علی بن ابی طالب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کر دیتا ہے پہلو سے کلیجہ کو چھ اقص
خیمہ کی نئی چال ہے بسل کا نیا اقص

دل توڑ دے ہیں ترنگوں کو رک صدائے
تم بھی تو ذرا دیکھ کو متقل کا تماشا

کھائے ہوئے ہم بخوریں بس ترک ہیں سحر
اک پانوں سے کرتا ہے جہاں قبلہ تماقص

داع کھوٹا بھی اگر ہو تو ندوں کی عوص
اچھا سودا ہی جو پٹ جائے کہیں کی عوص
ہم ڈلائی کریں یوسف کے برابر کی عوص
منہ چھپائے رہو یہاں تلوہ شکر کی عوص
گھر میں جو چاہے سو کہہ دیجئے باہر کی عوص
اوڑنی ہے بلبل تصویر کو بتر کی عوص
ایتور یور کے نشاں کافی ہیں یور کی عوص
انگلیاں خون میں نہول رہیں شکر کی عوص
آس کیا دیکھے بتاویں دل مضطر کی عوص
بل کر گھاتی تو کہیں لٹ منہر کی عوص
سو دکھائے ہیں ستم ایک سگر کی عوص
عمر جاوید کو ہم دیتے نیم بھر کی عوص
اسنے باتوں میں لپٹا ہے بستر کی عوص
قطرہ ہو جائے نہ دریا کہیں گوہر کی عوص
توڑی صبا دے منتار مری پر کی عوص

زخم پر مردہ کو بدلوں نہ گل تر کی عوص
کچھ وہ رخصتی تو ہیں لے لینے پتھر کی عوص
زور بازو کو کہیں نہ پتے ہیں زر کی عوص
حشر تک حسرت پیدار کھٹکتے موت دو
گالیاں کو سنے عاشق کو نہر کچے میر راہ
لیچا خط کو میرے ایڈل حیراں میرا
رنگ نکھر ہی نہر آگے کھلایا ہے چمن
چٹکیاں لیتا ہے فضا و دم جوش جنوں
کوئی تو خیمہ بویا ہے ہر اسے تسکین
بال سو گئے ہیں کہیں باقی بکریاں ہی نہیں
چرخ نے مجھے لٹکائیں کہاں کے پردے
ایک دم ہی سہی پر کچھ ہونہاں لذت
طعنہ صبر و وفا ہی میں ہوئی اصح وصال
کاش سوئے نہ ان پر کوئی عقدہ چلی جائے
نغمہ سخی نے چھنسا یا ہی نفس میں سحر

رخ سے الٹ پلٹ کے ہر بام زلفت کو
ایدل کچھ اُن کا پاس نزاکت بھی چاہئے
چکر اڑاتے کھانے تو نالہ کا نام ہے
نفس قدیم کی طرح نہ اٹھوں گناہک سے
وہ سے نکل گئی تو رہی کس کی روک ٹوک
جو شش قلعی میں شکوہ دشمن بجا رہے
مانا کہ سن لیا ہے مگر اس کا کیا علاج

تم نے تو گردن میں عجب روز و شب غلط
ہیں بفرار پیاں تری اوبے ادب غلط
کرنا ہوں آسمان کی گردش کو اب غلط
ماٹھوں سے تم مٹاؤ میں ہوتا ہوں کب غلط
لب پر رکی ہے آہ اجازت طلب غلط
سکھائے غیر سے تیرے کے ساتھ یہ سب غلط
کہتا ہوں حال دل تو وہ کہتے ہیں سب غلط

مشغلہ نہیں شراب تو خونِ حبس مگر سہی
آخر کسی طرح تو ہو رنج و توبہ غلط

گل ہیں وارثِ جگر خدا حافظ
وام گیسو بچھا رہا سے کوئی
ہائے کہنا شبِصال اُس کا
وارغ تازہ پسند کرتا ہے
حشر میں اور کوئی حشر نہ ہو
آفریں بہت نظر بارہمی
برقی یا نالہ دلِ بتیاب
اے گریباں شبِصال کی
آپ چلتے تلک نہیں پائے
لے پس مرگاز روئے وصال

کھانا چائے نظر خدا حافظ
ہاں بے بال و پر خدا حافظ
بھگتی تو تیرے خدا حافظ
نیلِ زمین جس گھر خدا حافظ
آیا وہ فتنہ گر خدا حافظ
دل و جاں و جگر خدا حافظ
کچھ تو ہے چرخ پر خدا حافظ
صبح ہے پروہ در خدا حافظ
وہ علی اب مگر خدا حافظ
اواسیہ در سفر خدا حافظ

[illegible]

مجلس اول در بیان احوال و سیرت حضرت علی علیه السلام

کیا سوزش دل و جو دکھا کئی اثر شمع
بس غیرت یللی کی اٹھی شب سواری
عشق تری بزم و جاتے ہیں نکالے
آنکھوں میں جو چھایا اندیر شب وقت
کیا کثرت پروانہ کوئی میری خطا تھی
دوا برو کوئے بیخ میں نقشہ نہیں کینچا
محل میں تری شرم و تھا جوش نہ ہست
جھکو تو اند میری میں بھی آنے نہیں دیتے
رہتا شب و روز خیال رخ روشن
پیری میں بدن توڑ کے مٹا کئی مگر جان

پیدا تو کرے پہلے ہمارا سا جگر شمع
ہے نجد کا ہر خار میرا ہندو شمع
پروانوں کو پروا ملی دیتی ہے مگر شمع
گر تیرا ہوں ٹھکر کے جواتی ہے نظر شمع
مُحفل میں اٹھا کر جو ٹنگی میری شمع
کافر نے بھلائی در کعبہ یہ مگر شمع
ڈوبی ہوئی پانی میں رہی تا بکر شمع
جاتی ہے بلانیکے لئے غیر کے گھر شمع
پروانوں کو چاہتی ہے یہاں آٹھ پھر شمع
فلوئس سوچا کائے گی ہر کام سحر شمع

اس محفل کیرنگ کا پروانہ ہوں مشعل
جستی نہیں گل سو کے جہاں باروگر شمع

بس وہ ہوں کہ جسے کھلی ہے جان شمع
کئے کے لے شمع سے کچھ امتحان شمع
نوارہ بن رہے ہیں لب خوشچکان شمع
مستقل ہیں دیکھ فصل بہار و خزان شمع
زخم نہاں سے پوچھے راہِ نہان شمع
سو گشتیاں تری اکا اک نشان شمع
تیر نگہ کو تانے لیس کرمان شمع

ہو میری قدر شمع کو میں قدر دان شمع
حالم ملاشے میری بان سے زبانی شمع
میرا ہوتی گی کہاں تک نہانی شمع
میں سحر و ہوا تو عدو زرو ہو گیا شمع
تیر نگہ شرم لے کھلے دیا نہ مال شمع
اکسا کہ بغیر ہی کیا لاکھ لاکھ داغ شمع
تو کئی آفرین پیشاں بارو بھی ہے ضرور

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

چند روزی که در آنجا بود

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

خم ہو گئی تو گردن بسل میں مار تھی
 کیا سر کے بل چلیگا کوئی راہ عشق میں
 ابرو پہ بل بنا نگہ بد کے واسطے
 گردن تک چٹے ہیں تارے ہلال پر
 گردن جھکا کے جیسے کوئی ناز میں چلے
 آگاہ ہے ہلال عید کے کہکشاں بنا
 ہم جب تلک جین ہی دم خم بنا رہے
 یہاں سید ہی ترچھی لٹو لگا کر خم ایک سا
 بسل تمہارا سایہ شمشیر میں دیا
 جو آئے سامنے سر بازار قتل کر

کتنا سبک ہی بھول سے بارگزار تیغ
 جائے نشانِ نقش قدم ہے نشانِ تیغ
 زنگی پسیر ہوا ہے مگر پاسبانِ تیغ
 چویر چپکے ہیں مگر دھیراںِ تیغ
 اب تو تمہاری شان سے مٹی کی نشانِ تیغ
 گردوں پہ لاکھ رنگ کے پھونپھا نشانِ تیغ
 یارب و فاشا رہو ہمیں ہیر جوانِ تیغ
 کچھ آپ ہی سمجھتے ہیں سو دو زیاںِ تیغ
 تو پا پڑا ہے سر پہ مگر آسمانِ تیغ
 اے ایرٹے خمیدہ لگائے دکانِ تیغ

شعلہ مگر ہے کوچہ قاتلِ ادب کی جا
 یہاں سر کے بل چلے تو نہیں کسرِ شانِ تیغ

سارمی دنیا اک طرف ہیں بندہ دراک طرف
 ور پہ چھو بھی لگائیے دوسراک طرف
 مکیسی بیٹھی رہی تربت کے باہر اک طرف
 اب تمہارے ہاتھ تو چلنے لگے ہر اک طرف
 دیکھتا ہوں بزم میں دیکھیں وہ کیونکر اک طرف
 سارے دریا اک طرف تار و ریدہ تر اک طرف
 آرزو بھی ہو گئی دل کے اندر اک طرف

نالہ دل اک طرف ہے شورِ محشر اک طرف
 ہموں گدائے عشق کو چپ میں پڑا رہی دو
 تھما جو مہرِ ویدار کیا بعد فنا
 میں تیں تیں تم سے غیر بھی چورنگ ہیں
 آج تو کچھ چہرہ پہ بل کی کشش ہی چار سو
 آفت سے جوئی بزمِ اللہ سے بسا پاشاک
 شوق سے آجاؤ سینہ میں نہیں کچھ گڑھی غیر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

Handwritten text in Devanagari script, likely a continuation of the previous page's content.

وَقَدْ كُنَّا مِنْ أَفْوَاجٍ

١٥٩

دیکھو کہ تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے
 دیکھو کہ تمہاری جیبوں میں کچھ بھی نہیں ہے
 دیکھو کہ تمہارا پیٹ بھر گیا ہے
 دیکھو کہ تمہارا دل بھر گیا ہے
 دیکھو کہ تمہاری آنکھیں ابھی تک بند ہیں
 دیکھو کہ تمہاری زبان ابھی تک بند ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

ה'תש"ח

وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ طَرَفًا

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥
 ॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

و اما در این کتاب که در این کتاب است

پامال کر کے خاک اور انیسے فائدہ
باداے چھٹکے دام سے صیاف کے کرم
کہتا ہوں کون مرگ اجازت طلب نہیں
دل گری رقیبے جل عین کے رنگیا

ایسے چلو کہ میرا مٹا دوشاں تلک
پہونچا دو کوئی محجو میسے مہرباں تلک
یہاں مہر کا ہوا ہے فقط تیری ہاں تلک
اور میرا فیض دیکھ نہ اٹھا دہوں تلک

شعلہ کے بعد ختم ہے ایجاد طرز نو
کچھ لطف تھا سخن کا اسی خوش بہاں تلک

ہے گلشن حیات کا بے اعتبار رنگ
پر ہے روز روز نئے روزگار رنگ
فلوٹا ہو گئے بھی ہیں عناصر براجہرا
اب زرد ہو گئے جھروے عاشق ہو سنج کیا
عجراں ہیں زرد چہرہ آئینیں سفید ہیں
چھٹے ہو گئے گنتے ہنودا ہن یہ کیوں بھی
ایکایکس بوند کے نکلی گئے دل کا خون

ٹھہر گیا گنتی دیر یہ تا یا بدار رنگ
گردوں کے ایک رنگ میں گناہ دار رنگ
کیا خوب ایک پانی میں گئے ہیں چار رنگ
چڑھتا نہیں اوتر کے یہاں با بدار رنگ
اُلٹا چڑھا رہی ہے شب انتظار رنگ
عاشق کا خون لایا نگار و ز شاد رنگ
سارا انچوڑے مرقہ اشکبار رنگ

کیوں میری خاک دہن قاتل کی دیہار
شعلہ جہار ہے کچھ اپنا غبار رنگ

وہ ہیں نہیں کچھ پائے پھروں گناہیں دل
گے سر شمس میں ہو گا انتظار میں دل
یہ خوفِ تم کہ آتا نہیں نہاں میں دل
ہزار عرصہ طعش ہو میر کے قابل

جو لیتے والے طعش کیوں نہاں میں دل
بہت دلتے ہیں آنکھوں کے اختیار میں دل
مچل گیا مرا آغوشِ غمساں میں دل
اُٹھے گا کون اگر لگ گیا مزار میں دل

دکھا دکھا کے لحد کو سکندر و جرم کی
ڈر اسرک کے سرانے سے بیٹھے دیجئے
و غور غم سے سی ہیلو میں کچھ تہ و بالا
ضرور نکلیں ایسے تو کچھ کہ ورت بھی
کوئی کہی بھی دیتا ہے مال بے مطلب

سنا رہا ہے فسانہ مجھے فرار میں دل
نہ کیسی کو کہیں کھینچ لے فرار میں دل
یہ اضطراب کی دل میں کہ اضطراب میں دل
غبار آنکھوں میں کیا ہے اور غبار میں دل
سوال ہو سہی و ستا میر و دار میں دل

خدا کے واسطے نازوں کو روک لے متحمل

بچھڑا تا گیا آتش سدہ بار میں دل

ہو لے ایتھو خیر اٹھانے کے قابل
نہیں ویدہ تر بہانے کے قابل
وہ آئے تو کب آئے پر دے سے باہر
ہم اپنی ہی دیوار سے پھوڑ مرتے
وہیں پر سے اہل جہاں کو ہٹا دو
ابھی سے مری جان غم و نئے وعدہ کے
تبسم سے کیا خندہ شکل کو نسبت
خدا کے لئے کیسوں کو تریل دو
مری قہقہوں کی کو کھن کی کہانی
نہ آئے نہیں ہوتا شئی تباہ میں
دل پر غمت خال ہندو یہ مانیں
بتوں سے امیر و فاکب ہے متحمل

بنے ہو گئے سے لگانیکے قابل
ہر آنسو ہے موتی لٹانے کے قابل
ہو جی میں اتنے چھپانیکے قابل
اگر سہی ہوتا اٹھانے کے قابل
جگہ چھوڑ دو تلکھانیکے قابل
ابھی ہو تو لہ آئے جانیکے قابل
کہیں متہ بھی ہو مسکرا نہیکے قابل
یہ جو دہی نہیں سرخڑا نہیکے قابل
یہ قصے ہیں سنئے سنا نہیکے قابل
الہی ریش متہ دکھانیکے قابل
مسلمان کا مردہ جلا نہیکے قابل
زمانہ نہیں دل لگانے کے قابل

لیں بے پروا تیری گہائے تیرے ہم
کون آگیا نظر میں جو چہرہ تیرا
آئی بہار چھوڑ کہیں گھر شک اٹھے
اچھا کہا جو غیر کو اچھا وہی سہی
محشر ملک نہ ہاتھ سے وہن کو چھوڑے
نالہ لکارتا ہے اوکھاڑوں فلک کے پاؤں
ہاں لے غرض ناخن غم کیا مئے دے
لے دل ہی خون نہا کیلئے غم فراہم کیوں

چھینیں شمیم زلف نسیم سحر سے ہم
مثل نظر چھپے میں کچھ اپنی نظر سے ہم
صبا دوڑو نیلے نقش بال پر سے ہم
پر ہے یہ تو کئے برس ہیں کس سے ہم
پھر جی میں ڈٹ گئے تری نازک کمر سے ہم
اور اسک کہہ رہے ہیں گدہ چائیں سے ہم
منہ چوم لیں ترالہ زخم جگر سے ہم
کیا محشر مانگ لائیں کسی قلم سے ہم

شکوہ زباں پہ لائے نہ ظالم کے ڈسے ہم

کون ہے تجھے جو دو چار نہیں
ہائے فصل بہار و جوش جنوں
سینکڑوں درد اک نہیں درماں
ہم نہیں جو ایک بھی مانیں
سب ہی گل بٹی بٹی مطرب بٹی
وصل کیا جب نہ ہجر کے ہوں مرتے
خیر سے لے کے کیوں نکالتے ہو
ہاتھ آجائے آپ کا دامن
کیا ثبات دور و دور پہ مرے

ایک میں ہی گناہ گار نہیں
یہاں گریباں ہیں ایک تار نہیں
لاکھ غم کوئی غمگسار نہیں
آپ کرتے رہیں ہزار نہیں
تو نہیں ہے تو کچھ بہار نہیں
وعدہ کیا جس کا انتظار نہیں
میں کہ ورت کا کچھ غبار نہیں
حشر کا بھی کچھ انتظار نہیں
زندگی کا کچھ اعتبار نہیں

رتبه اولی که در این مقام است
 رتبه دوم که در این مقام است
 رتبه سوم که در این مقام است
 رتبه چهارم که در این مقام است
 رتبه پنجم که در این مقام است
 رتبه ششم که در این مقام است
 رتبه هفتم که در این مقام است
 رتبه هشتم که در این مقام است
 رتبه نهم که در این مقام است
 رتبه دهم که در این مقام است
 رتبه یازدهم که در این مقام است
 رتبه دوازدهم که در این مقام است
 رتبه سیزدهم که در این مقام است
 رتبه چهاردهم که در این مقام است
 رتبه پانزدهم که در این مقام است
 رتبه شانزدهم که در این مقام است
 رتبه هجدهم که در این مقام است
 رتبه نوزدهم که در این مقام است
 رتبه بیستم که در این مقام است

رتبه اولی که در این مقام است
 رتبه دوم که در این مقام است
 رتبه سوم که در این مقام است
 رتبه چهارم که در این مقام است
 رتبه پنجم که در این مقام است
 رتبه ششم که در این مقام است
 رتبه هفتم که در این مقام است
 رتبه هشتم که در این مقام است
 رتبه نهم که در این مقام است
 رتبه دهم که در این مقام است
 رتبه یازدهم که در این مقام است
 رتبه دوازدهم که در این مقام است
 رتبه سیزدهم که در این مقام است
 رتبه چهاردهم که در این مقام است
 رتبه پانزدهم که در این مقام است
 رتبه شانزدهم که در این مقام است
 رتبه هجدهم که در این مقام است
 رتبه نوزدهم که در این مقام است
 رتبه بیستم که در این مقام است

رتبه یازدهم که در این مقام است
 رتبه شانزدهم که در این مقام است

رتبه نوزدهم که در این مقام است

رتبه بیستم که در این مقام است

کون کہتا ہے کہ تمہیں جو کچھ دیا
دیکھئے تو اپنا منہ آئینہ لیکر ہاتھ میں

کل کسی کا خون ہو گا شہر میں مشہور ہے
شعل منہ دی لگ ہی ہو لگ گھر گھر ہاتھ میں

کیسے آو گرم جو وقت کی راتیں
لاکھوں میں دو چار ہوا شش جہات میں
چلتی تیرے ساتھ قیامت قدم قدم
نیچے زانگاہ نازنے کچھ تو چر الیا
مروں میں جان آگئی جب تیرے لب پہ
سن لے تمہارے کس لب جہاں بخش کا مزا
ایسے سن میں کیا ہے مزا جسکے سامعین

غل پڑ گیا کہ آگ لگی کائنات میں
تجھ سا نہ پایا ڈھونڈو لیا کائنات میں
اعجاز عیسوی برتری بات بات میں
آنکھیں لگی ہوئیں نہیں مگر وکی کہاں ہیں
عیسیٰ کو کیا کلام رہا تیری بات میں
مر جائے تھر ڈوبے آپ جہاں میں
معنی ہی ڈھونڈ مٹی ہو کر کشت اللغات میں

کیا تا پ سنے ہے سر محفل جو سراٹھائے
شعل زبان کٹتی ہے وہاں بات بات میں

ہزاروں کروٹیں بڑھ آیا دل ہی قابو میں
تن لاغر لے کیا کیا واپس کبائے عشق گلوں میں
نہ سینہ میں نہ پہلو میں نہ آنکھوں میں نہ انسو میں
نہیں یہ نیلگوں ڈو کے کی بندش پر نکلتے
پستلج آرائش نہیں وحشت پسندوں کو
خیال فال ویا وکیہ ابرو میں جان منکلی
دکھائی اتر کر بعد مرون وحشت مجنوں

خدا نے کوٹ کر بھری ہوئی کوئی پہلو میں
یہ وہ کائنات ہو چکا ہے ترازو میں
الہی کون ل کو کھا گیا پہلو ہی پہلو میں
نشان انوشکی اسکے پڑ گئے ہیں گولے بارو میں
کبھی دیکھا بھی ہو سر نہ کسی سے چشم آہو میں
جسے ناسہ چھوٹا ہے مسلمان اور ہندو میں
ریگی روح لیلی جتنے پتلی چشم آہو میں

نشانہ تو کرتے چلو پہنچ گئی ایذا پانویں
 پھر بہار آئی چین میں زور آیا پانویں
 مانع راہ فلک ہے آبلہ پانی مری
 آمد و شد ہی تری کے تصور میں مدام
 رفعت اعلیٰ سے ہو جاتا ادنیٰ کو زوال
 ہاتھ تم ملتے پھر وگے جھکو کر کے پائمال
 ہاتھ اٹھا کر قص میں دامن کو جب حکم دیا
 گردن چشم فسون پر داز کس کی دیکھ کر
 کون آیا ہاتھ کیوں تھکے ہزاروں گوسے
 آبلہ کے ٹوٹے ہی دشت میں طوفاں اٹھا
 روز بہتری کا لگانا گھما کے خالی نہ تھا

دیکھئے اٹھ گئی پھر زلفت چلیا پانویں
 باندھ دئے اسے جوش و شہدے کھمرا پانویں
 سوزن علی چو پڑتی ہی کانسٹا پانویں
 وجہ کیا ہی روز پڑ جاتا ہی چھالا پانویں
 آفتاب آتا ہی جب سر پر تو سایا پانویں
 رنگ لایہ گامرا خون تمنا پانویں
 ایک مالہ گرد و سر تھا ایک مالہ پانویں
 سر پھر اگر دن کے اوپر چکر آیا پانویں
 فرد کیوں چونکے یہ سکا دامن لچھا پانویں
 بنکیں ساری لکیریں موج ویریا پانویں
 دل سپاہی دو جگہ یا ہاتھیں یا پانویں

نہ خون دل ہی نہ مے کا خمار آنکھوں میں
 پھر ہیں تپلیاں بریگانہ وار آنکھوں میں
 تو وہ شہر سر کہ ٹھہرے نہ چار آنکھوں میں
 بلائے جان ہو طلسم بہار آنکھوں میں
 پھر کہ نا ہی وہ شعلہ بار آنکھوں میں
 کہاں گئی تو وہ نزع حسرت ویدار

بسی ہوئی ہی تمہاری بہار آنکھوں میں
 چھپا ہوا ہے کوئی پروار آنکھوں میں
 میں وہ مخیف کہ کھٹکوں ہزار آنکھوں میں
 جو سر نہ ڈالے وقت خمار آنکھوں میں
 ہر ایک اشک کے سیلابے ار آنکھوں میں
 وہ عکس دیکھتے ہیں بار بار آنکھوں میں

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کتاب الفقه فی المسائل
کتاب الفقه فی المسائل

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

سورة الكهف
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

کافر نہیں کلام سے اقرار ہے ہمیں
 عیسیٰ کی بات بات پر تکرار ہے ہمیں
 کس کی پسند شوخی گفتار ہے ہمیں
 کیا خواب ناز دولت بیدار ہے ہمیں
 آگے تمہارے بات بھی دشوار ہے ہمیں
 اسے جہاں ٹھہر کر حشر پیدار ہے ہمیں

قراں کی جائز خاطر خسار ہے ہمیں
 کیا وقت مرگ فوق لب پار ہے ہمیں
 یہ چپ لگی کہ پیکر تصویر بن گئے
 سوئے ہیں آنکے دامن نظارہ بھر لیا
 تم ہی کہو کہ کس سے کہیں شکوہ ہائے جور
 احباب ہائے گھر گھر آنکھوں پر وقت گزرتا ہے

عذر نہ کرنا آہی گیا سب درمیاں
 اب آرزوئے قتل بھی دشوار ہے ہمیں

نیا جوں لٹا کر تباہ کیوں سرکار چکی ہیں
 اڑا ہے جوش و جشت میں کسارت چکی ہیں
 کمر جاتی ہے کیا گل شوخی رفتار چکی ہیں
 ہنر و ہوش بڑھنے والے اسے بہت خود بخود چکی ہیں
 اٹھایے ہیں اب تو آپ بھی تلوار چکی ہیں
 دیکھئے بال پر مٹھی میں آدھنکار چکی ہیں
 بدل جاتا ہے رنگت آئینہ بے زار چکی ہیں
 دبا دے ہے کوئی جیسے لب و لہجہ چکی ہیں
 اٹھ کر چٹیک ویسے خاک جسم زار چکی ہیں

غزلباغ میں بگاڑ و ہزار چکی میں
 کہاں دست چوڑی جھیلے ماں کی ہانی ہو
 کیا شہتی خرابی زارے پامالی گلشن کو
 نکال جسم سے سو جان اک اک صحت برد چکی
 عقدہ دو انگلیوں کی مشق سے طرز ستم کیجے
 دم فوج ہے کیا صیا دکا انداز میر چکی
 یہ کیسا فندق دست خان کا تصور ہے
 دمان زخم تیرے نظر سے اس طرح چیاں
 عبت فکر لحدی ناتوانی جہاں چاہے

سر گریو کا چھوٹا اک بلا کا سر پہ لینا ہر
 کہیں پتی پتی ہر شعلہ زبان بے چکی میں

دنیا میں خضر کے لئے گزہر میں نہیں
کیوں خوش تھا ہے آنسو جان خرم نہیں
بل پڑ گئے ہیں تیغ میں ابرو میں ہیں نہیں
اب آپ کہتے ہوئے سحر تک نہیں نہیں
وہ آسمان نہیں یہاں وہ زمیں نہیں

جینے کی آرزو ہو یہاں کس امید پر
کہہ آئے کیا عدو کو بھی آئیکے واسطے
لاٹھوں کے سراوڑ لے اشاروں کے اپنے
کہتا ہوں میں بھی صل کی شے شہ فراق
کیا شور میں ہیں گوہر لے نالباے دل

دنیا میں شعلہ سیکڑوں آئے چلے گئے
یہ وہ مکاں ہے کوئی بھی جسکا کہیں نہیں

لیٹ کر تیغ پھندہ اڑ گیا بل کی گرون میں
میں وہ کانٹا ہوں جو کھٹکا ہمیشہ چشم و شمع میں
چراغ زہر دامن سے لگی واک امن میں
عجب کچھ لطف آتا ہے مری طر تہید میں
پڑا جو دار خیر کا تیار نار گرون میں
یہ موتی لٹ رہے ہیں او بہر لوح و قلم میں
چربے سینہ سے آنکھوں میں گرو آنکھوں میں
الہی خیر بانی آگیا کشتی کے روزن میں
نظر آتا ہے اک پروہ شیں خرم گاہی حلقہ میں
خدا جانے مگر کشکاسا آواز شیون میں
جو اگر روزِ شتر فرق مجھ میں اور دامن میں
بہار آئی گریباں کر چلو پو مدد دامن میں

او چھکر گئیں ساری کیف فوق تہید میں
تہ جکو صبر صحرا میں نہ مجھ کو بدین گلشن میں
دل پر داغ لے گیا ہے ہر گاہ میری نہیں
جو اچھے پانوں یا تھوئیں لپٹے ہاتھ گرون میں
کیسی سخت جاتی الفت طفل برہمن میں
لگا ہے آنسو و زکاتار تم بھی اک نظر دیکھو
تہ و بالا کیا ہر ذوق گریہ نے یہ اشکوں کو
وڈو نے کون عاشق کے بچھڑے آنکھ بہائی
نصرت کسی کا کوئی تو آنکھوں میں بہتا ہے
عدو سے کہہ رہے ہیں وہ کہ کوئی مر گیا ہو گا
تری نظریں گواہی دینی تری جہر کی کیا کیا
دہر رنداں پہ دیوانہ کچھ جھڑکتے ہیں لکھارا

اٹھائیں یا وعدہ و صمیم کی کیفیت
نفس کی ٹھیس سون بکے ٹوٹ جاتے ہیں
وہ شہسوار گیا اور خیال دل میں رہا
تہیں ہی نام کو بھی جان حضرت یسے

جو رکھیں میرا سادل شیخ و شایہ پہلو میں
جگر کے آبلے مثل جناب پہلو میں
چھٹی جو ماتحت آئی رکاب پہلو میں
ٹوٹے ہوئے اسے جناب پہلو میں

نہ آیا ذکر پہ جبر لب تلک شعلہ
یہ آگ رکھی تھی کیا اب و اب پہلو میں

آنکھوں کے سامنے ہو مگر کچھ نہیں
حسرت کے دیکھنا کوئی عیب نظر نہیں
عشق تباں میں ہستی دل کی خیر نہیں
چارو نظر کے سجدہ ابرو میں غل ہے
افتادگی سے عشق میں رتبہ بلند ہے
اولیٰ تبر و عشق کے مردوں کی بات ہے
کیوں کہا ہے ہو باز آگے یہ تیغ باب
مایوسی وصال سے کیا مردہ دل سے
شب بھر وہ گل و بارہا آغوش غیر میں
آنکھوں کے کچھکے پکے تو پیا تو اب ہے
شب بھر جلا ہوں جیش و ہن کی واسطے
پس پس گئے ہیں غیر کی کھانکے شو کریں
احسان رتخ منبت صندل کہاں تلک

اسنے نظریں ہو کہ تم آتے نظر نہیں
کیوں رخصت نظارہ بیدار گھر نہیں
تجھ میں جب تلک ہو قریب شہر نہیں
تم جہ میں کھرے ہو تو کعبہ کد میں نہیں
جو آشک آئینے سے ٹکرے وہ گہر نہیں
اہل جگر وہی ہیں کہ جن کے جگر نہیں
خجھر بجھے ہی دو جو تمہارے کمر نہیں
لب پہ فعال نہیں ہی فغاں میں اثر نہیں
شکست ہو اردو دل نسیم سحر نہیں
مے کی طرح حرام یہ خون جس گھر نہیں
ہو جاؤں آپ گل وہ چرخ سحر نہیں
ہم خاک راہ ہو گئے تو راہ پر نہیں
یا سر نہیں ہو دوش پہ یا دروسر نہیں

موقوف حشر میری ہی فریاد پر نہیں
 مثل چراغ گوش نشین بھی قبر نہیں
 پر کیا کرس کہ دوش پہ دوچار نہیں
 دل میں جگہ نہیں جیسے آنکھیں گہ نہیں
 جب دل میں بتو تو حاجت پیغام پر نہیں
 جب تک کہ رو سپاہ تو نامور نہیں
 ہم بھی بشر ہیں ایک طبیعت میں شہر نہیں

تم بھی دکھا و جلاوہ عالم فروز کو
 کیا باریاب ہوں تری خلوت میں اہل حسن
 ہم بھی دیکھتے تری تیج آزمائیاں
 لے اشک خاک خون میں ہی لٹا پستہ
 جو چاہا تم سے کہہ دیا جو چاہا حسن لیا
 روشن ہی یہ کہ کوئی بھی مثل نکلیں یہاں
 دیتے عدد کے خندہ بجا کے سو جواب

شعلہ سخن کی جنس کا بازار بند ہے
 دنیا میں قدر والی اہل ہنر نہیں

اٹھا کے آنکھ میں رکھ لو غبار آنا ہوں
 شراب پیٹا ہوں پر ہیر نگار آنا ہوں
 پیکار اتیر گلچہ کے پار آنا ہوں
 کرم سے دیکھ لے امیدوار آنا ہوں
 تجھے تو اب بھی بہت ہوں ترار آنا ہوں
 زمیں نے چھینکا رہا بقیر آنا ہوں
 بنی میں سجے ہیں بگڑی میں آنا ہوں
 دہان زخم سے راز دار آنا ہوں

کبھی نظر میں نہ کہنگوں نزار آنا ہوں
 بنوں کو چاہتا ہوں اس قدر سماں میں
 جو اُس نے زور سے پہنچا تو چوم کر انگلی
 نہ مجھ کو خواہش دیتا نہ خواہش عصفے
 نحیف ہوں پیٹہ غم یا تیرے کھانیکو
 پس قنات مجھے گھیر کے گور سے باہر
 غم فراق پیکار کہاں گئے دل جاں
 کبھی کھلی نہ کسی پر تری نظر کی بات

ابھی تو شعلہ وہی سوزوں سے پیری میں
 چراغ صبح ہوں بے اعتبار آنا ہوں

کساں ہونوں کی سخت پریشانی تو واضح کو
یہ کس نازک گم کو وصل کا پیغام لکھتے ہیں

بٹھالیتے ہیں جہاں کو ہلا کر یوں گھر میں
ہوئی باتیں ہیں خدا کی ساری عین سطر میں

شراب تاپ کا پیمے ہی تک رنگ چھٹا ہے
یہ وہ دہن ہے جو شعلہ دے گا جو من کو ختم میں

دل سکھائے گا اگر جو روج بیا د نہیں
نالہ کل کا سا نہیں کل کی فریاد نہیں
کیا کہوں نزع میں کیوں شکوہ بیا د نہیں
میاں لے شوق ایسی جین آیا د نہیں
کیوں دم حشر میں دل شاکل بیا د نہیں
دی نالہ تو ہیں تازہ کوئی فریاد نہیں
سلسلہ ٹوٹنا اچھا دل تاشا د نہیں
لوگ کہنے کو تھے رشک پری کہتے ہیں
سیکڑوں کو گنگ ناز کے گردن مارا
بے اثر شکستے اچھا جو آنکھیں کھولیں
اپنے پرانی ہی منقار سے بوجھ میں سے
دل خراشی سے کیا کو کنی کو نسبت
بخود دی میں نہ تھا کچھ کہ خدا ہی کیا ہے
قفس کا حکم تو آنکھوں اشاروں میں ہوا
دل نہیں مہفت لے کیسے ہن کا یوسہ

ہم بنائینگے اگر تم ستم ایسا د نہیں
بیل باغ کو پھر آج سستی یا د نہیں
دم پہ یوں آگے ہی فرصت فریاد نہیں
پر نہ کہتے تھیں یہاں اور کہیں صیا د نہیں
کچھ تری چل تو لے غیرت شمشاد نہیں
آنکھ کھڑا ہو بھی فلک کچھ ہی آفا د نہیں
دم چکے سے نہ کٹے جس کہ فریاد نہیں
آدمیت تو یہی ہے کہ میرزا د نہیں
میں نہ مانوں گا کہ آنکھیں تھی جلا د نہیں
تاخلف سے تو یہ بہتر ہے کہ اولاد نہیں
کیا کروں تاپ فراموشی صیا د نہیں
باخبر غم سے قروں تیشہ فریاد نہیں
دیکھ کر موت کو یہ بھولے کہ خدا یا د نہیں
کہنے لگے اور تو حق میں مرے ارشاد نہیں
گھر میں کچھ مال نہیں عین کے رابدا د نہیں

[illegible]

一、
 二、
 三、

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کتاب الفقه المجمع

بسم الله الرحمن الرحيم

بہاڑیں ڈالو کسی پہلو میں کہوں ایکے
 خال نکرو کے زیرِ پا پر سنگارات دن
 اس قدر سختی سے کیوں متوجہ نظر کے واڑیں
 چشم پوشی کر رہی ہے پھر بھی چشمِ نیم باز
 ضعفِ دوم آنکھ میں آنا سفر ہی دور کا
 تم ہمارے اور آئینہ تہا رہے رو برو
 تم کھڑے بیٹھے یہاں دل کی کدورت ہو وہی
 پھیر نیکو سیکڑوں تل بھر کے دھن لائے ہو
 ٹھہر بھی جاؤ ابھی قربان نہیں کی تمنیاں
 چکے آئے بزم میں اور جانے کیا کیا لینگے
 طبعِ موزوں کیا گئے حبیبی طرح ویسی غزل

کچھ جگر انگر نہیں کوئی شرارِ اول نہیں
 چھوٹ جائے رخصتے قشاک سارا دل نہیں
 اسے بت سنیں جگر کچھ سنگسارِ اول نہیں
 پھر کہو گے تم کہ ٹکڑے ٹکڑے سارا دل نہیں
 ناتوان کچھ ابھی پاتا سہارا دل نہیں
 یہاں ہمارا دل تھیں وہاں تمہارا دل نہیں
 تم ستور لٹھٹے یہاں بنے ستوارا دل نہیں
 ان دلوں میں بندہ پرور کیا ہمارا دل نہیں
 بیٹھ بھی جاؤ ابھی صدقہ اوتارا دل نہیں
 کوئی بولا جاں نہیں کوئی پکارا دل نہیں
 کچھ زمین شعر پر اپنا: جارا دل نہیں

شعلہ لاکھوں بار دھوا اور اوجھلا لاکھ بار
 پھر بھی بھر عشق سے کرتا کنارا دل نہیں

جاسمے ہو جسے یا شمع کا تیلر کہتے ہیں
 چشمِ بدور اسی کو تو لٹکے کہتے ہیں
 اب بھی اس آگ میں پانی کا اثر کہتے ہیں
 کیا اسی کو ترے نالوں کا اثر کہتے ہیں
 گھر بدل لینے کو دنیا سے سفر کہتے ہیں
 ایتر اوجھلی نہیں اسکی خبر کہتے ہیں

برق کہتے ہیں کسے کسو شر کہتے ہیں
 مرجاصل علیٰ ابرخس جگر کہتے ہیں
 آنکھ بھڑاتی ہے جیب سوز جگر کہتے ہیں
 کچھ وہ گھبراے سے آکر مردِ گھر کہتے ہیں
 گور کچھ دور نہیں فکرِ مسافت کیا ہے
 بخود ہی عشق کی یہ بھی کہ خبردار ہوئے

ہزار ہا ہنس گئی تھیں تو نہیں
 نہ نکلے سینہ سے باہر کچھ آرزو تو نہیں
 صدائے نالہاں ملتی ہے کچھ تری آواز
 بتوں کے عشق سے پکڑے ہیں چار طرف
 پلو اسے پتے ہو یہ بد و ماعینا کیا ہیں
 بگڑ گئیوں ہے میرا سے تم باؤں پر
 ہو ایسی ہوئی اتنی بے شکست جھڑپیں
 کہاں چلے ہو بھلے مہکتے تنکے کی
 یہ کون حشر میں نیچے جھکائے دیتا ہے
 تمہاری نرم سے اٹھ اٹھ کے بیٹھنا کیسا
 وفا گناہ اگر ہے تو کیا عفا کا ذکر
 خیال ہون ٹرگاں کو کیوں ملے میرا
 یہ سچ ہے عشق میں رونا ذلیل کرتا ہے
 خدا کا گناہیہ چھپتا نہیں کسی کا خون
 ہزار در سہی پاس ہی مگر دل کے
 نقاب حشر میں اٹھتا نہیں ہر کیوں رخصت
 نہ منہ سے بولے کچھ ہو ہو نہیں کیا کام
 یہ رشک حسن ہو گیا تو دھو دھو دھو گئے ہو
 یہ بچو اوک سے سحر ترے تکلف کو

خنسی میں دل و دلی تم ہی ہو تو نہیں
 لگا ہوا ترے پر کیاں کے منہ ہو تو نہیں
 لکھا ہوا کہیں زخم رگ رگ ہو تو نہیں
 ہزار کھینچ رہی دل پر ایک سے تو نہیں
 کفن کی بوس کی کچھ تخمین کی ہو تو نہیں
 تیرے اہلب و عیار غصت کو تو نہیں
 لکھا ہوئی تری زلف خمیرہ موت تو نہیں
 یہ میری جان ہی دشمن کی آرزو تو نہیں
 سوار گردن قاتل مرا ہو تو نہیں
 صدائے نالہ ہوں آواز خوش گو تو نہیں
 یہ سچ ہے قابل حشر میں ہیں تو تو نہیں
 زیادہ زخم سے دیکھو کہیں رنو تو نہیں
 ہزار اشک ہوں تیرا برو تو نہیں
 قبا کے ذیل سے دہلا مارا ہو تو نہیں
 وہ لاکھ گم سہی محتاج جستجو تو نہیں
 یہاں بھی یہ نظر خاطر عہد تو نہیں
 دین کے بوسہ کے طعنے لگتے تو نہیں
 یہ بچکے کس سے ہو آئینہ برو تو نہیں
 کہاں سے لادوں یہاں ساغر و سبوت تو نہیں

لکھتا رہوں میں حشر تک نامہ فراق
اے اہل بزم عشق بہر و جام بخودی
کیا کیا ہیں انتظام صفت قتل گاہ میں
تو آرزوے دل پر تمنائے جان ہے تو
گریہ نے پھر دکھائی ہیں خانہ خرابیاں
سنائیوں میں وہ کہتے ہیں بہر قتل غیر
اڑتے پھرے جو خواب میں شب آسمان پر

آرزوہ طبیعت میاں بس نہ ہو
ایسی پیو کسی کی کسی کو خبر نہ ہو
یہاں کا وہاں بجائے ادھر کا اُدھر نہ ہو
کیوں میرے جی کو چین تجھے دیکھ کر نہ ہو
اے بیل اشک دیکھنا دلو اور نہ ہو
ایکاش یو ہیں سچ ہو کہ اُنکے کمر نہ ہو
نکسب میں کوئی طائر سدرہ کا پر نہ ہو

سُحُلِ عِشْقِ تُو جِنِا مَحَال ہے
کس کام کا جگر ہے جو دردِ جگر نہ ہو

ماجرائے دل مشید اُسٹلو
اے بتو دل کا بھی نا اُسٹلو
طشت از یام ہوئی طور کی بات
جو کہوں گا سیر حشر اُٹھ کر
نہ سنو غیر کی کہنے دو مجھے
عش ہوئے حضرت ہوئے تمہر
وعدہ وصل عروسے ہی سہی
عمر بہر بادِ خط و لب پہ گئی
ٹھہر و ٹھہر و کہ بڑھارنگِ فغاں
تہر درویش بجان درویش

میرے دکھ درد کا قصہ سٹلو
بانگِ ناقوس کلیسا سٹلو
لوگ کیا کرتے ہیں چرچا سٹلو
پہلے تم بیٹھ کے تنہا سٹلو
تہ کہو کچھ مرا کہنا سٹلو
اے لواک اور تماشا سٹلو
کچھ ہماری بھی تمنا سٹلو
حسرتِ حضورِ مہیا سٹلو
راگ اک اور بھی چلیا سٹلو
لوہے خون کا دعوئی سٹلو

مکمل کے سینہ پر داغ سے چلی ہو جان
 الہی کو کسے خاندان نشیں کا کشتہ ہوں
 اٹھایا دیدہ تر مائے نرم جاناس سے
 جھکے کا سر ترے خنجر کے بارہ منہ سے
 اٹھنے کے حشر میں بھی کیا نہ کشتہ پیدا
 براہو آرزوئے وصل کا لحد نے مجھے
 تمام عمر بسر ہوگی عشق کا کل میں
 بعد از جوش تریسے نکاح نہیں دیتے

ہوا یہ پوسے چین سے سوار ہو گیا
 تریں چھٹی ہے گھر کی مزار ہو گیا
 لگاؤں آگ ترسے اشکیا ہو گیا
 کہ شوق قفس سے گردن میں ہار ہو گیا
 وہ چھوڑے ہیں کفن سا زنگار ہو گیا
 بغل میں پہنچ لیا ہمسکار ہو گیا
 وہ طول دینے مرے اختصار ہو گیا
 وہ جانے مجھے نہیں کیا پیقرار ہو گیا

رہے نہ عشق میں اسے سحر دین دنیا کے
 بے بتوں سے خداں میں خوار ہو گیا

اوڑی ہو کہت گل لیکے پرہیز کی بو
 دماغ میں تھی بسی کسکے پرہیز کی بو
 وہ بال کھوکھے پیٹھے ہیں ایڑی کوٹھے پر
 یہ رنگ لائی ہو شوق کی کیا عرق ریزی
 الہی تیر ہو جگمگ میں جی نہ لگ جائے
 لگا کے ہاتھ میں ہندی جو بال ہو دی ہیں
 ترے فراق میں گل غار خار چشت ہیں

جو رانی غنچہ تے چمکے سے کچھ دین کی بو
 فرشتے سو گھڑے ہیں مرے کفن کی بو
 ہوا میں لپٹی ہے گیدہ کے پر کفن کی بو
 کہ جو سے شیر میں ہو خون کو کفن کی بو
 کہ مچھو آئی ہو غربت میں کچھ وطن کی بو
 حنا سے آئے لی تافہ خلق کی بو
 کہ کیوں دماغ پر شاں کر کر چین کی بو

چھپاؤ ہم سے تو سحر نہ طبع سوزوں کو
 تمہاری بات میں آئی ہے نہ سخن کی بو

<p>کیا کہے واپس پہنچا نجد کی جاگیر کو لے چلا مٹی مری بیتخانہ کی تعمیر کو بدر کی صورت بڑیاؤں تاشن تدبیر کو</p>	<p>لیے مجھ کو تیرے سے مروی جانچوں کشیدہ نازتیاں وہ ہوں کہ سر پر ہوں عقدہ تیرے شکل اور فلک سینہ سیاہ</p>
---	---

شغل یاد آتا ہے جی تیری فصاحت گلیاں
 بھول جاتی ہیں خدا جانے کلام میں سر کو

<p>چھینے مرنے کا تماشا دیکھو غیر نے پھر تمہیں دیکھا دیکھو جاؤ اپنا کہیں رستہ دیکھو اٹھ سناٹے کہیں پروا دیکھو اس کے کیا معنی کہ اچھا دیکھو اس مداری کا بھی لٹکا دیکھو غیر پر توڑا جھبلا دیکھو چھپائی کا یہ چھپنا دیکھو میری تقدیر کا لکھ دیکھو</p>	<p>لب واپرو کا اشارہ دیکھو پھر سر بھی آنکھ میں کچھ آتا ہے کوئے قاتل ہے یہاں حضرت خضر زندگی تم پہ فدا ہوتی ہے یہ بری کشتی پیاں پر رو شانہ ہاتھوں میں کھاتا ہے وہ زلف وہ ہمیں ہیں کہ جفا سہتے ہیں اس پر مرنے ہیں کہ ہم پیٹتے ہیں پیچھے کے خط میں لکھا تھا سلام</p>
---	--

کیا دکھائے گا قیامت شعلہ
 پیار کا وعدہ فرما دیکھو

<p>تسے جب تم ہی نہیں پھر کوئی تسایا ہو بابے جس قطرہ میں پانی نہ ہو دیا گیا ہو دل ہی میں چکیاں لیاؤ تو پھر افتا کیا ہو</p>	<p>حسن بے نعل کی پھر حسن کا دھوا گیا ہو آجکے پھر پائی ہیں آنسو کی تمنا کیا ہو چکے چکے ہی رہے ظلم تو روا کیا ہو</p>
---	--

سوہو قیامت اٹھتی ہیں اک اک قسم کیساتھ
 اب غم کیساتھ ملے نہ دل ہی غم کے ساتھ
 پس پیری روح ترے دست جو سے
 کشاں نہیں نکالے یوں فقط اپنے دماغ سے
 ہم دم دیا ہے کہ نہ دم بازیاں گئیں
 ادم ہزار دم ہیں مگر ہو گئی یہاں
 دم کے مجھ کو ساتھ رقیبوں کے چل دیئے
 کیا دیکھتے ہی دیکھتے اہل وطن گئے
 وہ زخم ہیں کہ خندہ گل بے نمک کروں
 ہے اپنا آفتاب دم تیرے پیشوا
 کنگ و کھانے جاوے زخم جگر انھیں
 الکار تجھے غم و غم کے قدموں پر رکھے ہاتھ
 کبیر پنج وں میں نیت کوہن کہ عیوض
 اگر نقد دل لیا ہے تو لو نقد جان بھی
 خط لکھتے لکھتے ہجر کا مشعر بنا ہوا
 زنجیروں کو میرے شہر غم سے ڈار تباط
 وہاں شکوہ ستم یہ ستم اور بھی قزوں
 مضمون اشک اور بھی پانی چڑھائیے
 شاہ بہنا لے کہ کمر پاس آگئی

مشترک ہوا ترے اندازِ رم کے ساتھ
 جگر کے تمام ہو گئے سب ایک دم کے ساتھ
 اچھا کی میرا دم ترے شجر کے دم کے ساتھ
 طبل کے جھمکے ہیں قندیلے دم کے ساتھ
 سوہو لئے ہیں اپنے دم ایک دم کے ساتھ
 قطع ہزار دم کی امید ایک دم کے ساتھ
 اچھے نہیں ہیں روز نئے و ہم کے ساتھ
 چھوٹے ہیں کیسے کیسے الہی غم کے ساتھ
 وہ دماغ ہیں کہ صفت نہ بدلوں دم کے ساتھ
 لشکرِ جلای روح کا طبل و علم کے ساتھ
 کنگ نہا ہے جاسیئے اہل ستم کے ساتھ
 اقرار ان سے اور کے سر کی قسم کے ساتھ
 کب عیش جاوواں کو بدلتا ہوں غم کیساتھ
 اک اور بھی بڑی زخم اس غم کے ساتھ
 پٹی خدا سے صحر پر قدم کے ساتھ
 عرفوں کو رپا ہوتا کیسے غم کے ساتھ
 یہاں لب پہ شکر شکوہ جو رستم کے ساتھ
 وریا کو باندھے ہیں مری چم غم کے ساتھ
 زلفوں کو بل بند کیوں پوچھ و خم کے ساتھ

اب گلے لگتے ہیں میسر خستہ آن کے شعلہ
یا لگائے نہیں پاتے تھے کبھی باز کے ہاتھ

لوٹ جاتی ہر طرف سے قیامت آئی
حضور رنج کو چھیڑا میں راحت آئی
سج کل ہو گئی کیا بزم میں آفت آئی
ابتداء عشق میں یاد قد و قیامت آئی
شب تنہائی مرقد میں جو وقت آئی
طلح کیوں گئے تبویوں قصہ قیامت چکر
کھا چکے تیر مگر ہاتھ کا بوسہ لیں گے
تو وہ غبار ہے لینے کو گنہ گار و نیکے
جائے خیر بھی اس کے نہیں ہوتی معلوم
ساتھ پھر گئی آنکھوں مگر زلف و راز
و کیہ لو پہلے دہن بوسہ کا وعدہ تو کیا

نہیں بولتی نہیں بولتی طبیعت آئی
زخم جتنا کہ گزید اگلے لذت آئی
بے تکلف ترے آٹھٹھے ہی قیامت آئی
میں ابھی مر چکا تھا کہ قیامت آئی
بیکسی دور سے چلائی کہ حضرت آئی
فخر کیوں نہیں گنتے کہ قیامت آئی
لب تک جان اگر بچے سلامت آئی
عرصہ حشر سے باہر تری حمت آئی
مجھے پھر کچھ دل و دھن کو محبت آئی
کچھ ترار و پنا کر شب فرقت آئی
بات بگڑ گئی اگر بیچ میں حبت آئی

عرصہ حشر کو خالی کرو شعلہ آیا

اہل محشر کو ہٹا دو مری نوبت آئی

بھول کر کچھ تذکرے دل کے زباں پر آگئے
رنج کیا ہو کر گل و بلبل جگر کھلا گئے
تم تو کچھ تیر نگاہ ناز پر اتر آگئے
میں سلامت ہوں تو آئیں گے نہیں کہ دم قرار

تم تو اتنی باتیں سننے ہی میں گھبرا گئے
حسرت ان چٹخوں پہ جو بے کھلم مر چکا گئے
دیکھ لو پہلو ہی میں کیا دلو کبھی تم کھا گئے
میر قرار ہی کبھی ہی آپ کیوں گھبرا گئے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کچھ آپ کو ہے اپنی نزاکت کی خبر بھی
 گر خیرا دوسری تو قیامت کے اور بھی
 ہیں دفن مرے ساتھ مرے داغ جگر بھی
 پیہ ایوں کہیں غل جوان کے ثمر بھی
 نادان کہیں کشاؤ کھڑے سفر بھی
 لیتا نہیں کشتیوں کی کوئی آگے خبر بھی
 مانا کہ خطا ہوں بیاب کی لیکن
 اوساتی بدست یہ کیسا ہے تلافی
 تم اڑنے کے حق یہ معلوم نہیں تھا
 وہ سبزہ خواہید رہی تربت یہ ہماری
 نظارہ الجھتا سا ہے گیسو کی شکن میں
 ہر روز قسم رنجہ میا کو مبارک
 اسے جان خریں چھہ تلافی یہ بچانا
 توشہ کی عویں گو ہیں رکبہ نیک غل کو
 یوں پھیرے وہ ہندوہ میٹوں رنج محل
 قال نہیں گردن کا ڈکھنا دم آخر

زلفوں کو بیٹھا لو نہیں جاتی ہر کمر بھی
 رفتار سیکتی ہے تجھ گردن کی کدھر بھی
 کہتی ہر مری خاک کدھی بھی ہوں رہی
 حسرت وہ خدا ہے جو ادھر بھی پہلے رہی
 چلنا ہی تو اس قمرل ہستی سے گذر بھی
 اوقتہ فحشر کہیں کروٹ لے اور بھی
 بچلی نہیں رہتی تری آنکھیں نظر بھی
 غم بھی ہیں ترے نرم میں تجھ پس اور بھی
 ہونٹیں پر نرا دلی صورت کے بشر بھی
 آتی ہر صبحے پاؤں جہاں بادِ بحر بھی
 پابند نفس ہوتا ہے اب میرے نظر بھی
 کہتی ہے مجھے کاک روڑ اور بھی
 خود رقصی دیتی ہے کچھ آنے کی خبر بھی
 لازم ہے مسافر کو کچھ اسباب سفر بھی
 پہنچے نہ غم گردن ناتھہ نطسہ بھی
 اک بوجھ سا چڑھا تا ہی کچھ سر پہنر بھی

اسے شکر چھیدی رہتی ہیں بر بھی سی ہزاروں
 دیکھا نہ کہیں ہوگا ہمارا صاحب گھر بھی

پہنچو نہ کہیں ہاں تازہ مضمون سے کہنا ہو
 سلام زخم بمل خیر قال سے کہنا ہو

و کذا یکنون فی کل وقت من اوقات
 و کذا یکنون فی کل وقت من اوقات
 و کذا یکنون فی کل وقت من اوقات
 و کذا یکنون فی کل وقت من اوقات
 و کذا یکنون فی کل وقت من اوقات

[illegible]

۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴

۱۰۰

کتاب الفیہ فی التفسیر

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

اٹھا دوپٹہ کو سینہ سے دیکھ لیں تو ذرا
زمانہ ناقہ لیٹے نہ کرو یا یا مال

یہ کیا چھپا ہوا ہے گلوں کے بارے سے
ہزاروں پھرے ہیں یہاں قس قس طائیں ہی

عدو تو کیا ہے فلک کا پتہ نہیں چلتا
یہ آگ شعلہ مری آہ شعلہ باریں ہے

مشق خرام ناز سے پامال ہم بھی
مہر و وفا کے بدلے ستم ہی ستم بھی
خنجر بکھینچ پھر تے ہو یہاں بھی کرم بھی
بلجائے پٹھر رہنے کو ٹھوڑی جگہ کہیں
مرنے بھی دے مجھے کہیں لے انتظار یار
بچھے نہیں تراوش مرگاں کا وہ اثر
آخر تو انگسار و ندامت میں فرق ہی
دل اور ایک بوسہ کو انصاف کیجئے
نم دل کی آرزو ہو تو کیا دل سے دور ہو
صاحب اجہر سے کہئے روخا نہ عدو
سنے نہیں ہو کیوں مئے گرہ کی بات حیت
باقی کوئی ستم ہے جو ہیں بدگسائیاں
دل کی عوص جگر کی عوص جان کی عوص
تیغ عالی کی مار ہوا سپر چر پھیر کے منہ
موجود قتل گاہ میں ہی عاشقوں کی فوج

چلنا تو دیکھ لیں ترا دو ہی قدم بھی
دل میں خوشی نہیں نہ بھی غم ہی غم بھی
آئی کسی کی کیوں نہ ہو پر اب کے ہم بھی
کعبہ اگر نہیں ہے تو بیت الصنم بھی
آتی نہیں ہے نیند تو خواب عدم بھی
اب کے ذرا چھ اور بھی لے چشم غم بھی
میری طرح سے غیر کی گردن بھی خم بھی
اس پر بھی یہ گراں ہی تو کچھ اور کم بھی
آرام جاں ہوا کھ طبیعت میں روم بھی
کہلائے کیوں ہیں آپ مجھی پر کرم بھی
لگتی ہے یہ بھی زہر تو رونا سہم بھی
تم کو یہ ہی یقین ہی تو پھر مجھ میں دم بھی
اک بوسہ دیجئے مفت کے کوئی رقم بھی
میری طرف سے گزرتی ہو میں خم بھی
چہرہ جو کاٹتے ہیں تو سب اک ظلم بھی

اڑتے ہیں شر آتش گل سے چمن میں
سب لعل پر ترک صنم سخت گندہ ہے
بہول ٹیڑھ پہ مرقی ہر قرہ لوک کے ہے
پھر بچتے ہیں مرغان چمن دام چمن میں
بچھلے ہوتے شکاری جو رہاں پر مرے آئے
زادہ ہرے لوتے ہیں سر سخت جگر کو
پھر جوشِ خون کا ہر قلش برکٹ پے میں
بیتے کی کسے فکر ہے مر گیا کسے غم

بلبل کی مگر گری فریادِ غضب کے
لے حضرت نوح ہی ارشادِ غضب کے
شاگردِ جبرائیل تو اسادِ غضب کے
پھر کھلتے ہیں اس کیلیدی صیادِ غضب کے
کس ناز سے کہتے ہیں تری یادِ غضب کے
کیا بہرِ پدِ رما تم اولادِ غضب کے
پھر ٹوٹتا ہے نفسِ فسادِ غضب کے
کچھ دل میں جی رنج کی بنیادِ غضب کے

اے فخر کے شوق سے ناوک فگنی کا
مرغانِ قفس ہوتے ہیں آزادِ غضب کے

جی اٹھوں جو فرماؤ ملک پاس ادب کے
وہاں شیرِ بلیکیر میں اور شیشِ طرے کے
بچھریاں تم کرنیے فرست نہیں کہ ہے
دولت جو نہیں پاس تو کیا رنجِ قفس کے
ہر وار یہے صل ٹالی جائے ادب کے
وہ کیا ہیں کر کے ابھی غیر و کی خوشامد
ہر وار یہے خنجر کے ہے ابرو کا اشارہ
پھر دیکھ لو میں آپ کی شوخیِ شہرارت
کیا لیکے کریں سبے سرو پا نصرتِ دنیا

قربانِ تیسم کے یہ کیا ختمہ لبے
ہم عیدِ کویلوں پوچھتے ہیں اگر کہ ہے
اختیار یہ بھی ظلمِ مگر میرے سبب ہے
سولی کا بہر و سہاؤ فقیر و کا بھی رہے
او زخمِ ملکِ بنیر یہ کیا خندہ لبے
جو بات نہ ہو حضرتِ مال سے عجیب ہے
ظالم نے نکالا نئے چورنگ کا ڈھب ہے
تہاں میں آجاؤ کہیں لطف تو زرب ہے
ہاں سب ہوس ہی نہ یہاں سکا طرب ہے

عاشق ہزار ہوں کو کچھ نور چاہئے
دل آپکا ہے درد و غم و رنج ہیں میرے

کافی ہزاروں شمع کو پروانہ ایک ہے
اس سارے کمر کی نرمی میں بیگانہ ایک ہے

کس ناز سے وہ کہتے ہیں وحشت کے ذکر پر
شعلہ بھی اپنے ڈھنگ کا پروانہ ایک ہے

جانکی کا درد و حسرت کا مجمع وہیں ہے
کچھ بسم اللہ کر لیجئے تم جو دل میں ہے
یا دابر میں تری خود بخشی تو دل میں ہے
کیا غمناک اہل جہاں چاہئے کچھ سیر دل
کیا یحیٰ یا میں وحشت میں اہلکار تاراج کا
کیوں ہنگامہ تیری جان و جگر میں کچھ نہیں
میں کوئی نہیں عاشق ہوں پردہ کس سے
گور نے کہتیا او دہر آسو بہا لائے ادھر
کوئی جی اکٹھا کر لی سب کوئی کشتہ ہوا
تیرا ہی جلوہ ہے کہ یہ میں تیرا ہی دیر میں
دل جو بھرا آٹھ سینہ میں آٹھ احوال و آسائش
تو سن غم و روال جاتا تو میرے لئے بچے
کچھ خیر سے رگ گزرتی کچھ پڑا بار ہو
جانب پہلو لگائے کان پر جان حریف
منہ نظارہ چھپے برا در تم نچلے نہیں

اضطراب نہیں مار سارے محفل میں ہی
یہاں ایک شہی باقی اکدم سہل میں ہی
طاقت پر دوا راہی طائر سہل میں ہے
خلوت فالوس بہر شمع محفل میں ہے
آل گرفتار تعلق سیکڑوں شکل میں ہے
ورق کو کیا فائدہ اس سببی بی محل میں ہی
خان آلودہ یہ لیلیٰ کے اگر محل میں ہی
دیکھتے جاؤ کہ جگر ز میری آٹ گل میں ہی
قدرت حق کا تماشہ کوہ قاتل میں ہی
کچھ نہیں کہتا تم کیا حق باطل میں ہے
موج ثیابی دریا دہن سال میں ہے
طرز پرداز پری اس برودہ محل میں ہی
فرق آئے وہاں تھی کاشی و سال میں ہی
تیرا بچاں ہی کہ کوئی حرف تسکین دلیں ہی
پروہی ہاتھ کی خوشی پردہ حال میں ہی

کتاب الفقه فی شرح منہاج	کتاب الفقه فی شرح منہاج
-------------------------	-------------------------

کتاب الفقه فی شرح منہاج	کتاب الفقه فی شرح منہاج
-------------------------	-------------------------

کتاب الفقه فی شرح منہاج	کتاب الفقه فی شرح منہاج
-------------------------	-------------------------

کتاب الفقه فی شرح منہاج	کتاب الفقه فی شرح منہاج
-------------------------	-------------------------

کتاب الفقه فی شرح منہاج	کتاب الفقه فی شرح منہاج
-------------------------	-------------------------

ذرا جو ہاتھ کسی بندہ خدا کے چلے
 چرائی اٹھ تو جان و جگر خدا کے چلے
 جو میری جان نہیں کیوں چلے ہو پہلو سے
 رہے گا قرب خدا فاقہ شہیدوں کا
 یہ کیا آئے ہی میرا سچے گئے مطلب
 جہانہ نقشِ تمنا تمہارے کوچ میں
 عدم کی آمد و شدیں بھی سچ و راستہ
 ہماری خاکِ امانت ہے انکی ٹھوکر کی
 ہم وہ شوقِ شہادت تھا جہدِ طفلی میں
 کسکی آمد و شد کا ہی بخود ہی میں مہمان

قیامت آئیگی دامن کہاں اٹھا کے چلے
 بچی نظر تو نگاہوں میں تمہارے چلے
 جو میری روح نہیں کیوں ہوا تمہارے چلے
 ذرا بہشت میں ٹھہرے کربلا کے چلے
 اٹھ کھڑے ہوئے منہ پھیرا سر کے چلے
 نشانِ سجدہ سر پاؤں سے مٹا کے چلے
 بیاہ آئے تھے کاہنوں پہ قہر کے چلے
 صبا سے کہہ دو کہ تربت ذرا بچے کے چلے
 زین ہی پاؤں اٹھے تھے کہ سر جھکا کے چلے
 حواس چاکے جو آئے تھے تو ہوش آگے چلے

قدم اٹھاتے ہی سٹپ ہے منزلِ مقصود
 کہاں قیام کریں کوچہ فنا کے چلے

وہی فتنی کوئی دل کا انتشار بھی ہے
 ہزار دروہیں کچھ ان کا چارہ کار بھی ہے
 ستارے کیوں نہ نہیں نامِ راوی و حشت
 امیدِ عفو چکھے اس کو رجم کی عادت
 یوں پہ جان بھی ٹھیرے تو کس بھروسہ پر
 کہے جے جہنم فونسا ز شپاکِ کیفیت
 اوچھرا تو ہے پوسہ کیواسے ایدل

جو دروہا سر بستر تہ مرا بھی ہے
 ہزار غم میں گم کوئی غمگسار بھی ہے
 جنوں بھی یہ گریباں ہیں کوئی تار بھی ہے
 وہ بخشہ لٹا اگر تو گناہ گم بھی ہے
 جو وندہ آنے کا بدولت انتظار بھی ہے
 تھارے بھی یہ کچھ نیت کا خوار بھی ہے
 مگر خیالِ جہ زلف تابدار بھی ہے

Handwritten text in Persian script, likely a continuation of the historical account.

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or a line of poetry, located at the bottom of the page.

۱۰۰ - در هر روز یک بار بخواند که
 ۱۰۱ - در هر روز یک بار بخواند که
 ۱۰۲ - در هر روز یک بار بخواند که
 ۱۰۳ - در هر روز یک بار بخواند که
 ۱۰۴ - در هر روز یک بار بخواند که
 ۱۰۵ - در هر روز یک بار بخواند که
 ۱۰۶ - در هر روز یک بار بخواند که
 ۱۰۷ - در هر روز یک بار بخواند که
 ۱۰۸ - در هر روز یک بار بخواند که
 ۱۰۹ - در هر روز یک بار بخواند که
 ۱۱۰ - در هر روز یک بار بخواند که

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

۱- در این کتاب آمده است که در روزی که
 ۲- در این کتاب آمده است که در روزی که

[illegible]

روزِ بید سے کچھ ہنسی ہوا آتی ہے
 اشکِ غماز کو کیا آگ لگا آتی ہے
 اشکِ خونبار سے کچھ پوئے حنا آتی ہے
 دل بیمار بکار اک ہوا آتی ہے

سرد مہری سے تری دل بگر سیر ہوئے
 لئے وہ گریہ خاموش سے بھی گرم ہوئے
 کسکے تلو و تے تصور میں مٹی نہیں آگئیں
 ہاتھ جب سینہ کے ناسور سے اپنا سر کا

شعلہ ہے الفت و نیا تو فقط مادِ ممرک
 زندگی یاد کے بعد فنا آتی ہے

کافر سے کیا بگاڑیے اور کیا بنائیے
 جان پر نظر نہ کیے سودا بنائیے
 عاشق کو راہ راہ سے بندہ بنائیے
 بیباختہ نہ زلف چھپا بنائیے
 سارے جہان کو تو نہ اندھا بنائیے
 دالان کے لئے کوئی پروا بنائیے

بیگانہ گر ہو کوئی تو اپنا بنائیے
 ملتے ہیں الفتِ حضرتِ دل ہوسے زلف
 بہر خدانہ دو سر بازار گالیاں
 جھٹکے نہ دیچکے کہ پیسے ہیں ہزار دل
 کہتا ہے کون یہ کہ وہاں دگر نہیں
 غنیمتِ بپا نہ کیجئے یوں راہ چلتوں پر

شعلہ سے کیا بگاڑ کیا تم کو دل دیا
 غمروں کے سامنے تو نہ اتنا بنا سکتے

کیا گیا میں نے آپ کیا ہے
 کوئی سمجھے ہوئے کو کیا ہے
 درد کو جان کی دوا ہے
 دل بد خوئے فدا ہے
 گریہ کو طرزِ انتخاب ہے

تکمر کو مشکوہ جفا ہے
 ہم تری بانٹ با صفا ہے
 مرض الموت کو شفا ہے
 اس ترپنے کا درد عا ہے
 ہسے ناواں سر شاکِ پوچھ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

۱- در کتب معتبره
 ۲- در کتب معتبره
 ۳- در کتب معتبره
 ۴- در کتب معتبره
 ۵- در کتب معتبره
 ۶- در کتب معتبره
 ۷- در کتب معتبره
 ۸- در کتب معتبره
 ۹- در کتب معتبره
 ۱۰- در کتب معتبره

[illegible]

خجسته
خجسته
خجسته
خجسته
خجسته
خجسته
خجسته
خجسته
خجسته

[illegible]

چلے گئے سوسے ٹھہرے اہل حق پہول گئے
چار ہی دن میں گردل کی جلن پہول گئے
وہ رفو کرنا مرا چاک کفن پہول گئے
وہل میں ہجر کے سب بیخ و بن پہول گئے
حضرت دل نرے گیسو کے شکن پہول گئے

کو چھڑ لفت میں جاتے ہی پُری رُخسہ نظر
سرو مہرئی تیاں پر ہے طبیعت مائل
شوقِ تظارہ رہا بعد فنا بھی کیا کیس
گو میں سوئے ہیں آرام سے کیا کیا پس مرگ
شوقِ تظارہ سنبھل کی تک ہے پہر بھی

یہ طبیعتیں مزاج نہ زبان میں کچھ لطیفہ
شعلہ مدت ہوئی ہم طرز سخن بہر دل سے

نہیں حکمت سے مراد ہے دروگاہ و رماں خالی
 تیرے شہر کے لیے کہ اپنی نیا کنکناں خالی
 کہیں گے سینکڑوں گروہ سے گریباں خالی
 دل بہرا آیا جو ہے دیدہ گریباں خالی
 کہ روئے بہار سے قیامت کے ہنگام خالی
 کفر سے تم نہ کہو فال سے فراق خالی
 ساقیا ویکھ سٹھا ہے مہر مضاں خالی
 ماتھم کہا کہ گریباں روں گریباں خالی
 کہا ہے اپنے نہیں دشمن امیاں خالی
 کہ گئے دیر و حرم میر و مسکیناں خالی
 کون سے سر پر کسی کو کوئی ہماں خالی
 پانک بانہیں ہوتا ہی چٹاں خالی

کب ہو ہر قسم سے ہر نادان خالی
ہی دیون کے لئے گردشِ دوراں خالی
بچہ بھی مشعل سے چلے لیکے وہ اماں خالی
جو ورنہ کس سے دشمن کو نہ واناں خالی
ایک دن زخم سے ہوا شوقِ پیہن کیا کیا
تپوئے ذوقِ شمعِ یکہ تو دس شمعِ چل
بار وں کوئی سیار کس رہی یہ فاقہ کشی
ولی کو کب تک اسی میں کسی کو ہر مقام
رخسارِ پوچھیں اس سر سے کس سے
کون آیا صبا بھیاں کس سے وکرا یا جھوٹ
آپ آگے تو ہیں پر مہرِ شمعِ لیسے ایں
چشمِ لبیب جو منظور تو ایں لیکن پان

زندگی اور اجل میں کبھی جھگڑا ہوگا
آپ اگر گرم سخن بھی دم رفتار ہوئے

شعلہ کس فکر میں خاموش ہو دوونکے لئے
زندگی چیرے کیا جس سے کہ پزار ہوئے

بعد قیامی دل و تپ غم بخت میں ہے
کیا کیا شب وصال ہم پر غم بخت میں ہے
نظارہ کر رہے ہیں تر اس کے انوں تک
ہم کے بھی پیچھے نہ رقیبوں کے رشک سے
بالا سے سانپ اپنے آغوش تاز میں
نا طافتی سے ہوتی ہیں زہر آزمایاں
اب کیا رہا ہے جسکے پھر سے یہ زندگی
پھر کیوں بخت میں دوسرے دن کو دوں جگہ
اور اق دل پہ وصف خط یا رہے رقم
جنت میں بھی گیا یہ جہنم بخت میں ہے
کچھ جی بھی جاتا ہے جو عالم بخت میں ہے
دل سے کہ آئینہ قدر آدم بخت میں ہے
دیکھا جو گور کو تو اس کا عالم بخت میں ہے
کہتا ہے کوئی گیسو کے خوش خم میں ہے
پہلوں دل سے یا کوئی رستم بخت میں ہے
اک دل سے سوچھی بلا بخت میں ہے
اپنا ہی دل ہی ایک سو کیا کم بخت میں ہے
یعنی کتاب عشق کی ہر دم بخت میں ہے

پروٹے پروٹے ہاتھوں کی کچھ دل پہ چوتھے
اب شعلہ کوئی تو ہے جو برہم بخت میں ہے

دل سے دشت کی آرزو نہ گئی
لحی مرگ کا نہ رست پوچھ
اپنے دل پر بھی رشک آتا ہے
تا پ کیا نکس روئے زیبائی
اُس گل چست پیر میں پہ مرے
زلف خود میر کی سر سے بوند گئی
زیر کی ٹھونٹ تا گلو نہ گئی
نہ گئی کاوش عدو نہ گئی
آر سی رخ کے رویہ نہ گئی
جس کا دامن نسیم چہر نہ گئی

۱- سید کریم الدین شمس الدین محمد بن ابی
 محمد بن ابی محمد بن ابی محمد بن ابی
 محمد بن ابی محمد بن ابی محمد بن ابی
 محمد بن ابی محمد بن ابی محمد بن ابی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰



۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴

نہ بنایا جو دین صاف ہے اچھا ہی ہے
حسرت و پیدہیں مرے ہیں کہ جسے آغا

یہ وہ عقدہ تھا کہ کہیں میری قیامت ہوئی
مردم شہر کے انھوں میں ہی گزرتا ہوئی

نوجوانی میں قدر امت کی یہ کہ وہ جسے
 دوست تھا اس سے بھی یہ کہ یہ کیا ہی آئے
 تھا جس سے کہ اس سے کہ اس سے کہ اس سے
 یہ کہ اس سے کہ اس سے کہ اس سے کہ اس سے
 دوستی کا نہایت ہی نصرت ہو کہ یہ کہ یہ
 ایک پسند کہ وہ کہ نہیں اپنے یہاں
 منتر کہ ہو اٹھوئی اٹھاوٹا پونٹ

یہ وہ تو رفت کو دیکھ کر کہیں کہیں ہوتی
 اور کیا اسے یہ حال کس سے ہو رہا ہو
 رہا ہو تو اسے تو اسے تو اسے تو اسے
 اسے تو اسے تو اسے تو اسے تو اسے
 اور یہ کہیں کہیں تو اسے تو اسے تو اسے
 اسے تو اسے تو اسے تو اسے تو اسے
 اسے تو اسے تو اسے تو اسے تو اسے

وہ چھوٹے ایسے پہاڑ کی مشابہت میں ہیں۔

دیکھئے روز بروز ہوشاں دار کی
 انہیں جسے جیسے کہ کے سوائے
 اور جسے کہیں کہیں کہیں
 چاہئے کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 دل وہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ

سوئے تصور تھی قیدِ امانی کی
 تصور نہ کیا کہ آفتِ آرمانی کی
 راجہ پائی مجھ کو ساقی کی
 زنی صورتِ شیرِ مغانی کی
 سپر گزشتہ خدا کی
 روحِ مشاق ہے چیدانی کی
 پاس کے لذتِ برہمنہ پانی کی

و من بعد از آنکه در این شهر
از راه کوه و دره و از راه
دریا و از راه کوه و دره و از راه

و من بعد از آنکه در این شهر
از راه کوه و دره و از راه
دریا و از راه کوه و دره و از راه

و من بعد از آنکه در این شهر
از راه کوه و دره و از راه
دریا و از راه کوه و دره و از راه

و من بعد از آنکه در این شهر
از راه کوه و دره و از راه
دریا و از راه کوه و دره و از راه
و من بعد از آنکه در این شهر
از راه کوه و دره و از راه
دریا و از راه کوه و دره و از راه

و من بعد از آنکه در این شهر
از راه کوه و دره و از راه
دریا و از راه کوه و دره و از راه
و من بعد از آنکه در این شهر
از راه کوه و دره و از راه
دریا و از راه کوه و دره و از راه

و من بعد از آنکه در این شهر
از راه کوه و دره و از راه
دریا و از راه کوه و دره و از راه

و من بعد از آنکه در این شهر
از راه کوه و دره و از راه
دریا و از راه کوه و دره و از راه

و من بعد از آنکه در این شهر
از راه کوه و دره و از راه
دریا و از راه کوه و دره و از راه

اللہ کن کے تیج کا دوزخ اندہ باند ہے
 باتوں کو بے نقاب سے منظور کشمکش
 جھجھری کیوں خفا ہو کہ تیری نظر ملی
 تم نے سنا نہ بیٹھے کچھ حال چشم تر
 آنے و دور و زحمت و کبا و ننگا بعد مرگ
 اپنا ہی ایک غم ہے سو کیا کم ہے بخشش
 دل پہنیکہ وں نکال کے سینہ سے جب کہو

امید قطع ہوتی ہے امید واری کی
 جالی بناؤ میرے گریباں کے تار کی
 میں کیا ہوں تم پر پرتی میں آنکھیں ہزار کی
 اوپری بات اور گئی ابر بہار کی
 تم خود کرو گے آکے زیارت مزار کی
 دل میں کہاں جگہ ہے غم روزگار کی
 حسرت گذشتہ نہیں ہے مرے اختیار کی

پیدل ہوں شعلہ پر یوں میں اسکے رکاب میں
 نلتی نہیں ہے گرد و بھی جس شہسوار کی

داغ جل جل کے جلاتے ہیں مجھے
 لا غری لطف فنا دیتی ہے
 بزم کیونکر تہ و بالا نہ کروں
 مہربانی میں بھی ہے طرز ستم
 سب سمجھتا ہوں رقیبوں کے بگاڑ
 کبھی ہاتھوں سے کبھی پانوں سے
 حال لکھو تو کس سے کہئے
 کیوں ابھی آپ نہیں گرم خرام
 غیر کے ہاتھ سے لیتے ہیں وہ جام
 دل یہ کہتا ہے کہ جب دے ہی چکے

رخم منس منس کے رد لیتے ہیں مجھے
 لوگ پہروں نہیں پاتے ہیں مجھے
 بیٹھ کر عیسرا بٹاتے ہیں مجھے
 ہو کروں سے وہ جلاتے ہیں مجھے
 آپ ناحق کو بناتے ہیں مجھے
 کہتے ہیں کہ مٹاتے ہیں مجھے
 منکے لاکھوں وہ سناتے ہیں مجھے
 اہل محشر تو جگاتے ہیں مجھے
 زبر بہر بہر کے پلاتے ہیں مجھے
 آپ پر کس سے چہاں تیں مجھے

زلف لیکے کی پریشانی ہی وحشت میری
 قرہ ہوں مہر نے چمکائی ہو قسمت میری
 اہل محشر سے الگ کیوں رہی حالت میری
 آئینہ خانہ ہوئی عشق میں حیرت میری
 رشک بلبل نہیں سرگوشی گل سے مطلب
 سجدہ دیا ہے غم سے تو خدا بھی خوش ہی
 اٹھ تو گئے نہ تھے پہر گوزنک آوا کیسا
 طایب بوسہ کے اقرار پہ سہمہ عذروں
 چشم تر خوب پلائی ہے مئے نایب مجھے
 دست و شستہ کچھ ڈیس میں سبیل جنوں
 وہ میں آوارہ ہوں اسے قیس کہ لیلی کی طرح
 جہنم سے رنج بہ بیگانہ کام پس کہتی ہے
 پھر وہی آپ وہی ہو حکم گل کے ایام
 سخن جانی تو اچھی دور سے مہار او تھی
 صاف ہوئے جو تھیں قیاس کے کدے جیسے
 ہستی و نیستی منزل سے بڑی دور نراڑ

زنگ ہر قیاس کی تصویر کا چہرہ میری
 تیری وحدت کے نمودار ہے کثرت میری
 کسی ٹھوکر پہ تھی موقوف قیامت میری
 تیری صورت میں نظر آئی ہے صورت میری
 منسل تصویر خموشی ہے فصاحت میری
 ناز کرتی سے گناہوں بلطاعت میری
 غصہ کہتا ہے کہ اسے پلے لوطاقت میری
 جھوٹا پہل ہوئی بڑبائی وقت میری
 لخت لیل روز کیا کرتے ہیں عیبت میری
 باتوں باتوں میں لٹی جاتی ہے دولت میری
 دھندلہ مٹی چکوری وشت میں حشمت میری
 اس وقت تک تھی قطعاً شہد رفاقت میری
 پھر وہی گل ہو قیاس ہو حشمت میری
 دہرہ خمیر نہ پھر توڑ دے مہمت میری
 آئینہ روز بہراتی ہے کدورت میری
 اسے دم مرگس زیاوہ نہیں فرصت میری

ایا کروں شعلہ حسین کا نظارہ ہی غضب

کب پہنچا تو اسے ہرگز نہ پہنچا

مشرعہ کا قد آدم آفتاب آئینہ ہے

بزم میں بل چل پڑی وہ بے نقاب آئینہ ہے

حشر کسا دیاں تو پھر زخم نقاب آئیکو ہے
 دور ہے سائی مگر جام شراب آئیکو ہے
 رخنہ بندی جو رہی میں سینہ صد چاک کی
 چھاگنی دیکوں عروسان چمن پر بخودی
 سوچ رکھو تم بھی اپنے دس عذر خوں بہا
 نالہ سینہ سے نکل آیا در دل کو ڈکر
 خود بخود ہوتے ہیں میرے دیدہ میدار

سوز ہو گشتہ اگر اکبر نہیں خواب آئیکو ہے
 اترو یا توں ہاتھ ہم تک آفتاب آئیکو ہے
 دل میں زہر دہ وہ شمع بے جواب آئیکو ہے
 چسپے لبیں دیدہ ترس میں خواب آئیکو ہے
 زخم گئے دو سوچے روز رحمت آئیکو ہے
 آج پہلو سے لوید شجیاب آئیکو ہے
 کچھ تمہاری وضع سے اکبر نہیں خواب آئیکو ہے

سائے بدست آتا ہے لئے جام و سنجو
 شعلہ آٹھ لچھو کر محفل میں شراب آئیکو ہے

رہو گے پر تو رخ کب تک چہیاں ہوئے
 پہر کی باد صبا پہر کیسے اڑائے ہوئے
 خودی میں آؤ کہ عاشق یہ بخودی چہائی
 کر لو توڑ ہی دی تھی مری گناہوں نے
 نگاہ کی طرح چپکے سے نکل جاتے ہو
 یہ اوند کو حشر کا کیا ڈر خون مانہ میں
 تنہا رمی یار نہیں نے دھوپ لاکھوں رخ
 دے کے آئے سی کیا مات جی میں بٹھ گئی
 تمہیں کہو کہ تم کا تمہیں سلسلہ تھا
 تمہاری جنبش دامن نہ جہ تک ہوگی

بہت زیادہ ہوا طور کو جلائے ہوئے
 کہ خاک بھی نہیں ہوتی ترے جلانے ہوئے
 چلے ہو پلٹتے دامن کہاں چڑھ ہوئے
 ترا کر م ہے مگر آسرا بند مانے ہوئے
 تمہیں تو چین نہیں آکھ میں سکائے ہوئے
 تمہاری طاقت بیا آرائے ہوئے
 اس ایک غنچہ لکھ لکھیا ہیں گل کھلائے ہوئے
 اٹھائے جاتے ہیں جو نرم سے تہا مئے ہوئے
 یہ ناز و غمرہ میں کسے کو سکھایا ہوئے
 آئین حشر میں کیا خاک کے ملائے ہوئے

جنگ کی طرف اور کسی سے آگے نہ گئی
پڑی ہو گویں وحشت تو یا نو ہوا
اسیر و ام محبت کا فرقہ ہے ستم

نئے نئے ترے اندازیاں ہیں ہے
جوں بھی باتھ پسا کہ ہو گفن میں ہے
قفس میں ہم ہے اور بال پرین میں ہے

کچھ اور شور میں مضمون کے شکر لکھ شعلہ
مزا ناک کا بھی شیرینی سخن میں ہے

نگاہ چہرہ پر دل لٹ پر شکن میں ہے
کوا کی ایک سی رنگت مرچ میں ہے
وہ ذکر و حدیث حق کی ہر سخن میں ہے
پراسے نام نہ لاشہ و ہر کفن میں ہے
دیکھاؤں سے یہ ہاں کہ ہر چہ داند
چلے یہ نہ رہتا حیرت نہصال کہاں
خیال پوچھتے ہیں تو میں نے یہ کیا پس
نہم اپنی آنکھوں کو آئینہ پر کہہ دو آئینہ
انکھیں کھلتی ہیں انہوں نے تو یہاں شہنشاہ
قد یاد رہا کہ میرا تاج ہے اپنے آقا ہے
نہم یہ کہیں کہیں دل کو پہنچاں

قفس کا رستہ بھی نکلا ہوا چین میں ہے
مٹا دوں قریب جو دل غم کو کہن میں ہے
شمال پر شاخ سبز ہو وہیں پر ہے
نہم انہوں نے راز جو تو یہاں ہے
جنگوں میں کہ تو یہاں ہے تو کہیں میں ہے
نکلتے سے کوئی کو لیتا ہوا کفن میں ہے
اچھپے ہو گئی آنکھیں ہر ہن میں ہے
شہر آلود ہر لڑائی ہر ہن میں ہے
یہ چاندروں پر ہر لڑائی ہر ہن میں ہے
نہم کہ ہو کہ ہو تو ہر ہن میں ہے
نہم یہ کہیں کہیں ہر ہن میں ہے

اسی کے نام نہ لاشہ و ہر کفن میں ہے

زباں میں تلخ ہے اور زباں دہن میں ہے

پیر و نام میں جو کہ کٹر کٹر ہے
نہم کہیں کہیں کٹر کٹر ہے

۱- اعمدة الجدران
 ۲- اعمدة الخشب
 ۳- اعمدة الحديد
 ۴- اعمدة الحجر
 ۵- اعمدة الفخار
 ۶- اعمدة النحاس
 ۷- اعمدة الذهب
 ۸- اعمدة الفضة

۱- البقرة
 ۲- البقرة
 ۳- البقرة
 ۴- البقرة
 ۵- البقرة
 ۶- البقرة
 ۷- البقرة
 ۸- البقرة
 ۹- البقرة
 ۱۰- البقرة

۱- مقتدر کریم که در این عالم بزرگوار
۲- همه را در کف دستش در آید و در آید

۱- سید الشهدا علیه السلام
 ۲- سید الشهدا علیه السلام
 ۳- سید الشهدا علیه السلام
 ۴- سید الشهدا علیه السلام
 ۵- سید الشهدا علیه السلام
 ۶- سید الشهدا علیه السلام
 ۷- سید الشهدا علیه السلام
 ۸- سید الشهدا علیه السلام
 ۹- سید الشهدا علیه السلام
 ۱۰- سید الشهدا علیه السلام

۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵

دست نکلیں میرے سینہ پر وہ ہار سننے دے
دو اجازت مجھے روئی تو طوفاں آئے
حال دل کے وہ کہتے ہیں بگڑ کر مجھے

ایو لگی آنکے ہاتھوں سے بہا نیو اے
ویدہ تڑپیں سمندر کے بہا نیو اے
یہیں آجاتے ہیں باتوں کے بہا نیو اے

یچلا بارگنہ سر پہ کہاں کا
وہ بے جاتے ہیں جنازہ کے اٹھائیو اے

ادھر تو ہواؤں میں نہیں ہو وہ جو دیکھ کر نہیں
نکد اٹھائی تو تھرا یا یہ برو دیکھا خفیل لٹ و
نہیں ہو کچھیں عشق امروہیل کے ایدل ایسا نکد
ابھی باقی ہے عداوت کیا ہے سیکے ہو خطرانی
جو تیری رفتار کے کشتہ انہوں گروٹ نکد
تو تیرے تو تم پر باندھی جو کچھ بھی ہوتی تو دینو پر

اک لہ سینہ میں رہی ہو اس بھی کچھ نہیں ہے
قضا کی نشیہ نہایتی تمہاری ترقی نظر نہیں ہے
یہ گھاٹ ہو جو پانور کہا تو دیکھ لینا کہ نہیں ہے
یہ روڈ زیا کی روشنی ہی یقین مانو نہیں ہے
کہاں کا خوشہ ہو صوکر کا یہاں کیو نہیں ہے
بڑی الہی یہ خیر گذری کہ ان تہ کے گز نہیں ہے

ابھی کے سچلہ بات خالی ہیں تو جاتا ہی یہ نکد
جودل کو ہواؤں ہو نہ تہا ہوں تو پادو وہ نہیں ہے

جاں دینا سے جہڑول لگی کی
دیکھیں نکلیں گے جی کی
مشر میں بھی آکے بات کہو می
زخمو لاتا سے وہ نکد اس
دو زخ دا عطا کو ہکو حینت
اس کا کوئی نہ عایت او

رونا اک بات ہے ہسی کی
پیرا ونگو تلاش ہے چری کی
سنتا نہیں یہاں کوئی کسی کی
دیکھو کہیں بات ہونہ پہر کسی
اللہ نے خوب منصفی کی
ہے خط پہ جو مہر مدعی کی

۱) این کتاب در علم نجوم است
 ۲) این کتاب در علم طب است
 ۳) این کتاب در علم کلام است
 ۴) این کتاب در علم فقه است
 ۵) این کتاب در علم تاریخ است
 ۶) این کتاب در علم جغرافیه است
 ۷) این کتاب در علم ریاضیات است
 ۸) این کتاب در علم فلسفه است
 ۹) این کتاب در علم ادب است
 ۱۰) این کتاب در علم هنر است

[illegible]

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

[illegible][illegible]

۱۰۰

مکتبہ اہل بیت

آرزوؤں کا بڑا ہو کہ کبھی جی نہ پہرا
 کا نہ مادیے کوئی آیا ہوا خاک کے قریب
 ہر نفس آمد و شد لب پہ ترے ذکر میں ہے
 اُسکو کیا رزوؤں کہ آنا نہیں آساں اوٹکا
 یا د تیری ہے تراؤ کر تصور تیرا
 ہر نفس رخصت کہ درت ہی گھڑی بہر ٹہیرو
 جسم سے فرقت جاں کوئی نئی بات نہیں
 ہوٹ کر ہستی کمزور ہے کیا کیا رویا
 شہا بد حسن ہوا عین تنافل میرا
 لائے اند میرے بغیر جلانی کو میرے
 تیش دل لئے نہ تہ تیغ ترپنے نہ دیا

مر گیا پر نہ تمنا سے ہوا دل خالی
 ہوتے جلتے ہیں جو پاؤں سے کے حامل خالی
 صورتِ واحد اسبج ہوا دل خالی
 دل کیا تھا یہاں رورو کے شکل خالی
 مشغلہ سے کبھی رہتے نہیں عاقل غنی
 کرنے دوشیشہ ساعت کی طرح دل خالی
 ایسے لاکھوں کئے اس لیلی کے محل خالی
 نظر آیا جو حباب لب ساحل خالی
 تیرے جلوہ سے نہیں پردہ حامل خالی
 حکم ہوئے ہیں کہ ہو شمع سے محفل خالی
 مجھ پہ سو بار پڑا خنجر قاتل خالی

کام کیا آئیں گے پھر دست و زیاں بے محل
 کیا کیا کرتا ہے بیٹھا ہوا غافل خالی

جنوں کا سلسلہ در پردہ نکلا سن نہیں ہے
 چلے ہیں پانوں باہر و در و گردون گرداں سے
 دل جان و جگر مل کے چٹکے چشم گریاں سے
 نچر رہا اب بھی خون کشنگان ناز داناں سے
 سحر اٹھتے ہی اٹکے ہو گئی چاک گریباں سے
 جلا سارا بدن و شمع و یہاں بوترش جاں سے

حجاب پار و سوا ہی مر کے چاک گریباں سے
 ترے وحشی کا جی گہر گیا تنگی سیداں سے
 یہاں تو خاتماں کے خاتماں و پیر طہ فاس سے
 چلو و کہیں وہ باہر آگئے محشر کے میداں سے
 مراد غ جگر تم خواب تھا خوشیہ تاباں سے
 لگی ہر آگ اس گہر میں چراغ زیر داناں سے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کہلا جاتا ہزار عشق کیا کرتے ہوں شعلہ
اوہرہ دیکھو تو رونی کی قسم لو چشم گریاں سے

<p>یہ اشارت پہ کنایت کیسی شکر کی جا ہے شکایت کیسی چشم و ابرو کی حمایت کیسی بات کسچ ہو نور وایت کیسی ان باتوں کی ہے ولایت کیسی عمر کے حق میں رعایت کیسی پہر گئی چشم غنایت کیسی قصا کیا ہے حکایت کیسی گر گدا دل میں سرایت کیسی بڑھ گئی اور یہ آیت کیسی حسرتِ مرگ نہایت کیسی دل نہ دینے کی ہدایت کیسی نہ سونو تم تو شکایت کیسی ایثار اور نثایت کیسی</p>	<p>غیر پر چشم غنایت کیسی خوب کہہ دیجئے ہم بھی چاہیں تیر و خنجر سے ذرا کام تولو طور پر تم ہی تو تھے جلو فتن جو منکشا ہے قیامت قد ہے قتلِ ناحق کا تو فتوے مجھ پر جو رہو تے ہیں کرم کے ہرے سن تولو میری شب بھر کی بات اشک آنا ہی نہیں آنکھیں مصیبتِ نوح پر مکمل آبا خط کچھ کہلی چاہیں آنکھیں آخر حضرتِ ناصح یوں کہتے دو نہاں میں تو تمہارا کیا زور وعدہ اک وقت کا کر جائیگا</p>
--	--

شعلہ کیوں کرتے ہو گھر و گھر

دل کے دینے میں کنایت کیسی

کروں لینے کو ہر پہلو میں پہکال چاہئے

میں نے تو چہ چاہا لوگ مرگاں چاہئے

کتاب الفیہ فی التفسیر
کتاب الفیہ فی التفسیر
کتاب الفیہ فی التفسیر
کتاب الفیہ فی التفسیر

کتاب الفقه المصنف لابن أبي شامة
المعروف بابن أبي شامة

[illegible]

<p> رنگ لایا صورت لالہ مر عشق جنوں آپ ناستی کیوں بناتیں ہر امر و میل حسرت نظارہ مرقاں کی تراویں کیلئے توی آتا ہیساں تاکا ورنہ آتی ہاں بہر ضمیمہ قیامت و صفت قیامت و ضرور کہتے پرتے میں وہ مقتل میں ضیافت کی طرح پائے خالی چلیے کے کیلئے گریا ہ عدم قتل سے کیا غم جنوں کو سہنس سوا تو ہی </p>	<p> دلعلم آغوشی چاک گریباں چاہئے کون کہتا ہے در کعبہ پہ ہر ماں چاہئے آنکھیں ل چاہئے اور دہیں ارماں چاہئے بی وفا کوئی تو وعدہ سے پشیمان چاہئے ایک صحرے دو سرے مہر سے چپاں چاہئے زخم کسکو چاہئے کسکو نگہاں چاہئے ہر سفر میں ایک منزل کا ساماں چاہئے دست و حشمت کیلئے خالی گریباں چاہئے </p>
---	--

ششہ کچھ نہیں ہی پھر ہو نرم سخن سنان ہے
 اس چین میں کوئی تو بیل خوش الحان چاہئے

<p> سہر جو قہر موت سے بڑھا گئے ہے عشق بخت واری مجازی کیلئے جا کے دل کو پہ گیسو میں ہنسا دم قہر رپکارا افتتہ گورے ملک عدم کا رستا دل کہاں خط کو چلا ہو دقن قصہ سوزش دل سپاں لو پائے واما ندگی عشقی نو چھ جوشش شوقی نے پایوں کیا </p>	<p> کسکا نقش کف پا آگے ہے اس سے بس اور خدائے ہے یہ نہ سوچا کہ قضا آگے ہے ہاں فرار شہر آگے ہے منزل روح فرما آگے ہے دیکھتا ہی ہو کہ کیا آگے ہے اس کہانی میں فرما آگے ہے خاک جنوں سے ہوا آگے ہے کہ اثر سے بھی دعا آگے ہے </p>
---	--

၇၂၃၄၅၆၇၈၉၁၀၁၁၂၁၃၁၄
 ၁၅၁၆၁၇၁၈၁၉၂၀၂၁၂၂၂၃
 ၂၄၂၅၂၆၂၇၂၈၂၉၃၀၃၁၃၂

[illegible]

کے لئے کہ وہ اپنے لئے اور اپنے لئے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲

Handwritten text in Arabic script, likely from a manuscript.

Handwritten text in Arabic script, likely a continuation of the manuscript's content, featuring dense cursive and some marginalia.

زندگی بھری بھی یوں گزر جائیگی
 میری تربت پہ لگاتے نہیں ٹھوکر نہ لگاؤ
 کاٹ سکتے ہیں گلا خود بھی جیسے ہمیں قتل
 عجز خون جگر باد و گل رنگ تو ہو

صل کی ایک ہی تورا ہے یہ بھی نہ سہی
 یہ بھی بس اُنکی کرامات ہے یہ بھی نہ سہی
 آپ کے ہاتھ میں اک بات ہے یہ بھی نہ سہی
 اور ہاں یہ بھی مساوات ہے یہ بھی نہ سہی

قتل قاصد پہ کمر باندھی ہے شعلہ اسنے
 خط کتابت کی ملاقات ہے یہ بھی نہ سہی

کہاں ہر شہر جو پیش ہے دعا کے لئے
 مریض عشق کو کیوں فکر و شفا کے لئے
 بڑے چاؤں میں دم تالہ رسا کے لئے
 خدا سے مانگے ہاتھ نہیں جفا کے لئے
 نشانِ قاک نشینی ہے بے نشان ہونا
 یہ خیر تھی کہ جو پردہ میں تہی کلیم سے بات
 جو چہرہ انا لہ چانسوز ساز حسن ہوا
 جد ہر کو چاہے مکیچاے روحِ قالی سے
 اگر نہیں نہ سہی میں وفا شعار مگر
 کہسا کے گھیر نہ آجائے آستانِ کفریں
 زمانہ کہتا ہے اک دن قیامت آئیگی
 اوی کو فکر نہ رہی بھی مشغول ہوگی
 چلے میں جان و جگر لب پہ رہ گیا تالہ

خوش رہنے دے اے ہنسختِ خدا کے لئے
 یہ دروہہ جو ملتا نہیں دوا کے لئے
 کمی کا ڈر نہ ہو کر عمر بے وفا کے لئے
 قدم اترنے او تو کر مری دعا کے لئے
 کہ سر لندی ہو مٹا ہی بخش یا کے لئے
 کسے تھی تاب نظر حقن بر ملا کے لئے
 وہ آئے پر وے سے یا ہر مری بعد کے لئے
 ہنسکتے رستے میں اک کو پڑ قفا کے لئے
 بہلا نہیں تو برا بھی نہیں جفا کے لئے
 سمٹ رہی ہر میں تیری جہیہ کے لئے
 تہاے وئے تو ہو نہیں قفا کے لئے
 جو روز پہنچا ہے کاسے گدا کے لئے
 رکھا قافلہ اہل دل را کے لئے

[illegible][illegible]

وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کو پالیا اور اس کو مرانا ہے۔

۱- در این کتاب که در این کتاب
 ۲- در این کتاب که در این کتاب
 ۳- در این کتاب که در این کتاب
 ۴- در این کتاب که در این کتاب
 ۵- در این کتاب که در این کتاب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہمارا چاکر گرہاں تو تابدا رہا ہے
میں آؤں بزم میں کیونکہ تمہارے حکم بغیر
وفانہ ہونہ سہی لطفت انتظار تو ہے
وہ نقشہ شیخوں منقار سے نکل آئی
کیسکی تیغ کے اقبال تے اوٹا یا سر
کمر کو صاف لکھا ہے نشان ویم تحریر
نرمی نظرس نہیں شیخ و برمن میں فرق

ایک ہاتھ کا پ رہا میں مری قبا کے لئے
کہ دست شمع میں پروانہ ہی صبا کے لئے
ابھی سے مر تے ہیں ہم وہندہ ہزار کے لئے
زبان بلیل سدرہ کی مر حبا کے لئے
یہاں گلہ ہی نہیں سایہ بھا کے لئے
دہن کو چوڑ دیا عیب کی نذر کے لئے
سے ایک جلوہ تراخیر و آشنا کے لئے

پیو بھی شوق سے سقلم کہاں کا تقویٰ ہے
شراب رنگ ہی ناموس پار سا کے لئے

وشت ہیں روئے گریز مری ہو جائے
نچڑیں جا کے جوڑ وول تو مری ہو جائے
اوڑھ خلی رخ پر تے زلف پریشاں تیری
وٹا پ کر مٹہ چو کٹن میں تراکشتہ روئے
موش اوڑھ جائیکے مقصون لکے ہیں خما ہیں

شاخ آہو جسے کہتے ہیں ہری ہو جائے
بید مجنوں کی ہر ایک شاخ ہری ہو جائے
اک تماشا ہے یہ ناگن جو پری ہو جائے
نخل تابوت کی ہر شاخ ہری ہو جائے
رفقہ رفقہ نہ کہہ تر بھی پری ہو جائے

سرو مہر می بیتاں کا جو اثر ہو شعلہ
کوہ طور اپنے برس کوہ مری ہو جائے

شامت ہیں پیسے ہائے نہ تقدیر کیسی
آیا کوئی دامن کو نہ ہائے سوئے تربیت
کیوں طور کی باتوں چعبث ناز ہی موسیٰ

اللہ نہ ہو زلف لگو گیسو کیسی
تقدیر محمد کرتا ہے تسخیر کیسی
ہم بھی تمہیں سنو اینکے تقدیر کیسی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

مستند به این کتاب است، و این کتاب در دسترس است.

مکتبہ اسلامیہ لاہور

۱۰۰

ساقیا طرز تکلف دورگستاخی سوا
ایک سے ہوتا ہی کیا دو چار دیوانہ مجھے

اس قدر شعلہ بند ہی شوق پر مروی ہوا
لے اور اتحت نیلماں کی طرح کبتر مجھے

جو فریج کرنے پہ آمادہ میرے تو ہو جائے
دکھاؤں گلشن فردوس کی بہار میں
اگر سو گرم فغاں میرے ڈھنگ سے قبل
نکل کے اشک جو آجائے آنکھ سے باہر
ہر ایک عضو شکر رک گلو ہو جائے
جو داغ سینہ بوزاں میں رنگٹ بوبو جائے
چمن ہو خشک لسم بیمار لو ہو جائے
دیر نسیم کی کوہی کی آبرو ہو جائے

یہ عشق ایسی بلا ہے کہ جس سے اسے شعلہ
جگر کے ٹکڑے ہوں پہلوں دل ابو ہو جائے

کون سے ماب جیو جلوہ رخسار کی ہے
جیسے بوجہ کشتش ابروئے خمدار کی ہے
اور کس دلیں جگہ زلف سیّد کار کی ہے
خوش مرگ بجا مرگ طالب نگار کی ہے
کیا انھیں حشر میں ہم منزل متی کے تھکے
دل پروا میں ہی کو چہ جانماں کا خیال
نغمہ سنجی چمن دام میں گام اسی گمی
دل ناواں بہت عیار سے اسید وصال
بہر لیا دامن نظارہ کو چاہا جس لئے
واغ کو بھی ہے یہاں مرتبہ حسن کمال
دہوم ہی دہوم فقط حشر میں دیدار کی ہے
دلیر کچھ چوٹ اوچھٹی ہوئی تلوار کی ہے
میر و گہر میں ہی مگر خدہ شب نگار کی ہے
وہی اچھا ہی جو مہر تیرے بیمار کی ہے
وہ چلے جائیگے طاقت چنیں قمار کی ہے
یہاں مہر و مہا خلد کے ٹکڑاں کی ہے
قدر صیاد کو مرغان گرفتار کی ہے
ایک بوسہ پہ تو لیت دیاں نگرار کی ہے
لوٹ سی لوٹ تری دولت دیدار کی ہے
دلیر تصویر ترے چاند سے رخسار کی ہے

ترتیب اول در این کتاب است
ترتیب دوم در این کتاب است

ترتیب سوم در این کتاب است
ترتیب چهارم در این کتاب است

م

ترتیب پنجم در این کتاب است
ترتیب ششم در این کتاب است
ترتیب هفتم در این کتاب است
ترتیب هشتم در این کتاب است

ترتیب نهم در این کتاب است
ترتیب دهم در این کتاب است
ترتیب یازدهم در این کتاب است
ترتیب دوازدهم در این کتاب است

م

ترتیب سیزدهم در این کتاب است
ترتیب چهاردهم در این کتاب است
ترتیب پانزدهم در این کتاب است
ترتیب شانزدهم در این کتاب است

ترتیب هجدهم در این کتاب است
ترتیب نوزدهم در این کتاب است
ترتیب بیستم در این کتاب است
ترتیب بیست و یکم در این کتاب است

م

ترتیب بیست و دوم در این کتاب است
ترتیب بیست و سوم در این کتاب است

ترتیب بیست و چهارم در این کتاب است
ترتیب بیست و پنجم در این کتاب است

م

ترتیب بیست و ششم در این کتاب است
ترتیب بیست و هفتم در این کتاب است

ترتیب بیست و هشتم در این کتاب است
ترتیب بیست و نهم در این کتاب است

لله اعلم

در این کتاب است
در این کتاب است

بند مردن لاش پر کرو بت کئے لگا
تاما رو وصل کو میرے تھدا کیا ہو گیا

ولہ

اے الفت ابرو میں جو کامیرہ تن اپنا
اُس منہ کی کریں بات ذرا منہ کو تو بتائیں
سایہ کسی تلواری کا ہو گا کفن اپنا
غنجوں سے کہو صاف تو کر لیں من اپنا

ولہ

مردہ اے جان خیزی کے ستم اچھا دیا
پہنچے جب شہر خوشاں میں وطن کی ہو جی
ہاں مبارک سر شوریدہ وہ چلا دیا
خون ترا وعدہ کہ اتنا کٹے بچے یاد آیا
پہنچے جب شہر خوشاں میں وطن کی ہو جی
حیف اے عمر کہ آخر سوئی امید ہی ہیں

ولہ

ابروؤں پر قطع رہا جسم و جان ہو جائیگا
قافلہ روح رواں کا جسکے واں ہو جائیگا
فیصلہ ہو گا جو تجھ و میاں ہو جائیگا
جہنم بھی اک ن غبار کا رواں ہو جائیگا
آبرو جاتی رہے گی رحم کر یا گناہ
ظلم ہے پیر فلک کا اب جو انوکھی طرح
یار رکھ دینے اگر لاشہ گراں ہو جائیگا
آسمان کیا ہو گا جسدن تو حوال ہو جائیگا

ولہ

کب ہو سگم گل میں مجھے خفتاں نہیں ہوتا
دل آپکے دیوانوں کا کامیکو لگے لگا
کب وہت جنوں میں یہ گریباں نہیں ہوتا
سنتے ہیں کہ جنت میں پیاباں نہیں ہوتا
کیا رستہ دور روزہ کے لئے آج نہ دے
اس جینے میں مرنے کا بھی سامان نہیں ہوتا

کیا دیکھتے ہو میری طرف حقیرت منجھ
کچھ دل کا لگانا بھی تو آساں نہیں ہوتا

منه و انچه سپردی به من	منه و انچه سپردی به من
------------------------	------------------------

منه و انچه سپردی به من	منه و انچه سپردی به من
------------------------	------------------------

منه و انچه سپردی به من	منه و انچه سپردی به من
------------------------	------------------------

منه و انچه سپردی به من	منه و انچه سپردی به من
------------------------	------------------------

منه و انچه سپردی به من	منه و انچه سپردی به من
------------------------	------------------------

دیکھو دیکھو مجھے دیکھ بہاں لینے دو لگا لوں حشر دل کی بٹائیں لے لیکر ابھی اٹھا دینگے ٹھوکر سے قندہ حشر وہ کہتے ہیں مجھے چھڑو نہ راویں شعلہ	لوٹھہراؤ ذرا دل بہاں لینے دو جو چکواٹھیں زلفوں کے بال لینے دو پراونکو پاتھوں میں دہن بہاں لینے دو اوسراود میر تو ذرا دیکھ بہاں لینے دو
--	---

دل

زبان خار حشر یہ ویریش قیس ولید اہو جوانے خشک شکران پر نہ کیونکر راز مہا اہو یہ وہ قطرہ ہی جو آنکھوں سے گرتے گرتے دریا اہو	جنوں فصل بہاں آئی گریباں نذر صہرا اہو یہ وہ قطرہ ہی جو آنکھوں سے گرتے گرتے دریا اہو
---	--

دل

حالت ہر لہر کی دل کے جن کی ہر شمع کا فانوس کہ چادر ہے کفن کی	
---	--

دل

تم جیسو شوق سے نظارہ میں رہ گیا کیا ہر دل میں جب آگئے ہر اک گئے کا پرد کیا ہے	
--	--

دل

کرے یہ پہلو کو دل اور تن کو جاں خالی میں مردہ کسے مری چشم و رفتاں خالی لے کسی نے تو اٹھیا کے پان کے بوسے	یہ کون آیا کہ ہونے لگے مکاں خالی جواناں بیچ چکے کر گئے دو کاں خالی ہوئے ہیں تمکے تواضع میں خاصداں خالی
--	--

دل

اجازت دوں جو نالو کو مکان لا مکان بٹھو خدا پھان ہو تا ہے لہر کا تنگ ہو جاتا	آہٹاؤں گریز میں سر تو کج آسمان بیٹھے بہاں مردہ کہاں لہر کہاں اٹھ کہاں بیٹھے
--	--

دل

۱. در این کتاب که در این کتاب	۱. در این کتاب که در این کتاب
۲. در این کتاب که در این کتاب	۲. در این کتاب که در این کتاب

در این کتاب

۱. در این کتاب که در این کتاب	۱. در این کتاب که در این کتاب
۲. در این کتاب که در این کتاب	۲. در این کتاب که در این کتاب

۱. در این کتاب که در این کتاب	۱. در این کتاب که در این کتاب
۲. در این کتاب که در این کتاب	۲. در این کتاب که در این کتاب

۱. در این کتاب که در این کتاب	۱. در این کتاب که در این کتاب
۲. در این کتاب که در این کتاب	۲. در این کتاب که در این کتاب

۱. در این کتاب که در این کتاب	۱. در این کتاب که در این کتاب
۲. در این کتاب که در این کتاب	۲. در این کتاب که در این کتاب

۱. در این کتاب که در این کتاب	۱. در این کتاب که در این کتاب
۲. در این کتاب که در این کتاب	۲. در این کتاب که در این کتاب

ہر رو دیں پانی جاں نوازی تیری رحمت سے گن ہوں کی خرابائی بہت	ہر زخم میں دیکھی چارہ سازی تیری نازائے ہوں میں شکے لیے نیازی تیری
میں سے تو چلیں تیری لگا ہو مکروہاں عشر میں نہیں ہے جیب خراب رحمت	یونچے گا نہ کوئی پرگاہوں کو دہاں پھر کون گئے گا گناہوں کو دہاں
خالی کبھی فکر کم وہیں سے نہ ہوئے وہ کون سے رحم تھے جو تونے نہ کئے	ہم سیر کبھی تیرے کرم سے نہ ہوئے وہ کون گناہ تھے جو تھے نہ ہوئے
میداد و جفا ستم ستاری کب تک آنکھوں کی بہت دنوں نظارت دیکھی	یہ جرم و گناہ کی رو بکاری کب تک اور لغت مری سرشتہ داری کب تک
اسے شعلہ نہ غم نہ شادمانی ہوگی کیا آج ہے اور کے فسانے سنا	پیری ہوگی نہ ہو جوانی ہوگی کل تیری ہی زندگی کہانی ہوگی
اے شعلہ سرور عیش و مستی کب تک پیری میں شباب کیسی حسرت افسوس	تو کیا بنے بھلا یہ تیری سچی کب تک اے مرد و خدا بیت پرستی کب تک
یوں سے کوچ چاہا چپا کے دہریہ سے حصول اس زہد و ریاض میں مرنے سے حصول	

[illegible]

7

[illegible]

57

[illegible]

4

[illegible]

67

<p> خجسته در کتب و اوراق و کتب و اوراق و کتب و اوراق </p>	<p> کتب و اوراق و کتب و اوراق کتب و اوراق و کتب و اوراق </p>
--	---

65

<p> سید الشهدا علی بن ابی طالب سید الشهدا حسن بن علی </p>	<p> سید الشهدا حسین بن علی سید الشهدا علی بن ابی طالب </p>
--	---

5

۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

ولہ

رحمت ہوگی توکل پر رحمت ہوگی
جواروں کو بھند لگا بختے گا مجھے

رحمت ہوگی توکل پر رحمت ہوگی
کیا ہے الگ میری قیامت ہوگی

ولہ

یہ دولت خستگنی و خواری کب تک
دل خون ہوا ہے فکر عجب کے لئے

ناموں کی ہائے پرورداری کب تک
اے شعلہ تری سرا بخواری کب تک

ولہ

کیا غلامی ہوگی بت پرستی ایسی
ہر چند پہاڑے حوض کوثر لیکت

ہر روز سرور روزستی ایسی
جنت ہیں کہیں شراب سستی ایسی

ولہ

اے شعلہ نچاسی خوب دنیا ایک
دیگا وہی بے طلب جو دیتا ہے دم

کیا غم ہے نہیں جو فکر عجب آریہ تک
بختے گا وہی کہ جتے بختا اب تک

ولہ

پروانہ کی رات پر حکایات کہی
لے شعلہ جلا سوں میں اپنی پروں شمعیں

جیل بچنے کو عشق کی کرامات کہی
بچے تو کہے شمع یہ کیا بات کہی

ولہ

خفا ہے بھولت کرامت اپنی
میں کیا ہوں دکھائوں نہ چوشت میں

مست چوڑھے لئے تو عاوت اپنی
مست دیکھ چھے تو دیکھ رحمت اپنی

ولہ

البرق في الحظيرة

۱۰۰
 ۱۰۱

۱۰۰
 ۱۰۱

لو انما نزلنا القرآن على قوم غيرهم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۵۶۶
 ۱۵۶۷

وہی ہے جس نے ان کو

ਅੰਤਰਿ ਮਨੁ ਭਾਇ ਸੇਵਕੁ ਹੋਇ ॥

انہ کے لیے قرآن مجید کی تعلیم

لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ

لَا يَسْتَوِي السَّابِقُ وَالْمُتَأَخِّرُ
لَا يَسْتَوِي السَّابِقُ وَالْمُتَأَخِّرُ

الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ

وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور ان کو پالیا اور ان کو مرانا چاہتا ہے۔

[illegible][illegible]

၂၁၂

[illegible]

تہا کو نسا وہ روز جو ہم پر کرم ہوا	اور کب ہمارے واسطے کی غیر پر حیا
ہکو تو خاک ہی میں ملاتا رہا سدا	منہ دیکھنے سے پہلے ہی کس دن صاف تھا
بیوہ کیوں غبار رکھیں آپسی سے ہم	
کیا جان ایسے لوگوں پہ ہم خستہ خال دیں	لے شعلہ جو عدد کے لئے گہر سے نال دیں
ان آئینہ رخنوں پہ نہ کیوں خال خال دیں	سے نام آرزو کا تو دل کو نکال دیں
مومن نہیں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم	

مجنس یر غزل رہد لکھنوی

ہر لطف جب کہ سینہ ہو نام سرائے دل	اور ہو رہی ہو پہلو میں کچھ ہائے دل
پہر او فراد جو پیر کے صد جو اٹھائے دل	آئے فے میری جان کسی پر چھائے دل
کچھ مشغلہ ضرور ہے آخر میرائے دل	
کہا لگا ہوا تھا کسی کا تھا انتظار	سبتلانہ دل بہنائے سے تیر کی تہار
ٹھیک ٹھیک اوشٹا کبھی ٹڑپا میں یار	آیا کسی طرح سے نہ فرقت میں جب قرار
لیٹا رہا میں ہاتھ کے نیچے دپائے دل	
تیر کے ہی واسطے تو ہیں نیا سے بچر	تیر سے لئے ی رنج آٹھائے ہیں عمر بھر
تیرا ہی دل تو تیری جی جاں تیرا ہی جگر	تیر سے بیٹھنے کی تمنا کرے بشر
آواز تو مے جاں کے تو مدنا سے دل	
فہمیں کا کچھ خطر ہے نہ کچھ خوف باغیاں	جی کہل کہل بولے خال ہر گستاں
ہائے وہ بیکے کہ چن سواٹھے وہاں	آغہ لیب پٹکے کریں آہ وزاریاں

<p>من هو ذا سر آینه من است در آینه</p>	<p>من است در آینه من است در آینه</p>
	<p>من است در آینه من است در آینه</p>
<p>من است در آینه من است در آینه</p>	<p>من است در آینه من است در آینه</p>
<p>من است در آینه</p>	
<p>من است در آینه من است در آینه</p>	<p>من است در آینه من است در آینه</p>
<p>من است در آینه من است در آینه</p>	<p>من است در آینه من است در آینه</p>
<p>من است در آینه</p>	
<p>من است در آینه</p>	<p>من است در آینه</p>
<p>من است در آینه من است در آینه</p>	<p>من است در آینه من است در آینه</p>
<p>من است در آینه</p>	<p>من است در آینه</p>

نظارہ سوز شاہد مضمون شباب ۲

پردہ سے اوغروس سخن بے نقاب ۲

اُوٹو چشم سر پر مری ہاتھ دہر کے اٹھ

اُوٹو چشم شوق دامن نظارہ ہر کے اٹھ

اُوٹو قیامت سوز کے اُوٹو

اُوٹو شاہد خیال سراپا تکہر کے اُوٹو

گنجینہ بیٹھ بیٹھ کے جن لوچین کے پھول

بلبل کے منہ سے پھرتے ہیں شمع سخن کے پھول

مہر کے کمال سخن میں کچھ پیش و کم کروں

افسوں پری کا تخت سیلماں پیہم کروں

منظور ہے کسی کا سر اپا قسم کروں

نچلتے جور ظلم کی گزروں کو کم کروں

جلوے دکھاؤں عکس بت بے مثال کے

اک قدر آدم آئینہ رکھ دوں نکال کے

یسا ہے حشر کے قدم جہاں کے یار یار

پیادہ جلوں سر پہ گنگشا چوہا

قاسم ہے وہ کہ جس سے قیامت نہیں ہزار

طوبائے حلد بھی دم گنگشت ہی ہزار

اوس تقدیر کی اس اوٹھان پہ صدقہ اوتار کے

قری کو فوج کیسے سر پر سے وار کے

یاشین ہیں لکشاں کی کرامات مانگے

بن بن کے روز بکڑے ہی کیا بات مانگے

بالوں کے بیچ میں رہ ظلمات مانگے

کیوں مانگ کڈو لوگی یہ وراثت مانگے

اشٹاں بہرا جو مانگ میں پُر تور ہو گئی

دو ٹکڑے بیچ سے شب و بچور ہو گئی

مجھے نکل سکیں گے نکالے کے پھر جو

کتاب ہے خاموش ہیں چوٹی کے کیا رقم

تیمور شاه در خوارزم و خراسان
تیمور شاه در خوارزم و خراسان

۱۰۰	۱۰۱
-----	-----

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ १ ॥
 श्रीकृष्णाय नमः ॥ २ ॥

<p> ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ </p>

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ
 اَتَمَّ صَلَاتِكَ

۱۰۰	۱۰۱
۱۰۲	۱۰۳

[illegible][illegible]

Handwritten musical notation on two staves, featuring various notes and rests.

سنة ١٢٠٠	١٢٠٠
----------	------

مستی میں چور چور نشہ میں بہری بہری اک حال کی یہ تیز تو اک منہ کی کر کرئی	آنکھیں وہ فتنہ زائیں غصہ سر سامری ابروں دونوں آنکھوں پہ شیشہ حیدری
---	---

یا معرکہ میں باوہ گلگوں پئے ہوئے
دوست لڑنے آئے ہیں خنجر لئے ہوئے

مڑ گانے کر دیاتہ و بالا جان کو کیا خاک ہیں ملا یا ہے نشہ کی نشان کو	رختے کئے ہیں ل میں تو بند یا ہی جان کو سہرہ نے اور تیز کیا آن بان کو
--	---

دنیا کہ کب سے آنکھ میں اوس خوشحال کے
یتیم ہے بیتر گہاں کاسنہ میں غزال کے

وہ ناک جسے غنچوں کا دم ناک میں کیا کون و مکاں ہیں کسی کو امکاں صفت کا	وہ کان سب سے کان ملاحت جسے کہا وہ ناز کی وہ ناز کی چوٹے سے خوشنما
--	--

گر مرگ گل کے بوجہ پہن گل کے توڑے کان
گلشن میں وہاں صبا نے گلوتے مڑے کان

پانچ روہ لب میں ناز و میل بے نظیر شیرینی سخن کے ہیں دو نو گر مشیر	یا برگ گل پہ کہنچی بے ہفت کی کیر یسی کے قم یا زنی کے ہیں معجزے تنہیر
--	---

پس کا ہی رنگ وہ جو حقیقہ یمن میں ہے
بچی کڑی ہے پھول کی وہ جو زمین میں ہے

آتا نہیں سے صفت و ہن کے خیال میں او طبع تربے کیوں عرق الفعال میں	شہباز فکر پیش کیا غصا کے حال میں آئے نہ حرکت و کینا طرز کمال میں
---	---

مضمون وہاں تنگ کا وقت پسند ہے

پنجیہ ہے آفتاب تو ناخن ہلال ہے
دونوں میں ایک ہاتھ نہیں کیسا کمال ہے

ادھر ہے پی بھرن میں دتور کے حباب
اوپٹا بیٹھے سائے بدن کا یہاں شباب
یا مست تھے اولٹے دہرے ساغر شراب
ایک ایک کا جواب ہی دونوں کا جواب

نازل بدن کو جالی کی محرم پسند ہیں
سوئے کی چڑیا چاندی کے پتھرے میں بند ہیں

اٹھ صاف صاف پیٹے اوصاف کیجئے کیا
مٹل سے نرم نرم تو قائم سے گدگدا
کیئے جواؤں کو تھمے الماس ہے سجا
چکنا ہے برگ گل سے تو آئینہ سے صفا

کب تاب تھرنے کی وہاں لاتی ہے نظر
میں کیا ہوں یہاں ولی کی پسلی جاتی ہے نظر

موسے یہاں پہنچے کیا مڑگا قباں
اثبات ہوئی کا نہ ہے وہم کا گماں
چلتی نہیں ہیں تھری بارکیاں یہاں
مقبوم کا ہی نام نہ معبود کا نشان

یا کوئی نے میری نظر کو چورالیا
باقید ناز میں نے کمر کو چورالیا

پیر کچھ نر کہیں مجھے دکھلاتی ہے کمر
مضنون ناف آپ سے بتلاتی ہے کمر
تار نظر کے بوجھ سے بل کہاتی ہے کمر
ٹپڑھاتی ہے گرہ جو چاک جاتی ہے کمر

باریک بافت آتی ہے اپنے خیال میں
موتی پرویا صانع قدرت نے ہال میں

اے فکر اتو آہی کیا عین مدعا
ہے شرم کی چاک جو ہوشیوں کہلا کہلا

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

نوحہ جانگداز جو رستم ماہ طلعت نواز

وہی اسے نوجوان یہ کون اُٹھ گیا ہے آج	پیر فلک کھڑا ہوا سر پٹیا ہے آج
پکاکا اہل بھی شامل اہل عزا ہے آج	میدان کربلا میری ماتم سہا ہے آج
اک تار میں کی لاش پہ غم کا ہجوم ہے	عشر کا شور نالہ ہیوم کی دہجوم ہے
قل بزم شمع ہو گئی اندیس ہو گیا	آنسو پہ شراب سے جی سیر ہو گیا
بست خزاں کا باغ میں بست پھیر ہو گیا	تختہ چین کا خاک کا اک ڈیس ہو گیا
کیسی چری سی گردن بلبل یہ چل گئی	انکبت گھوٹ کی چار کے دامن مکمل گئی
با جلد جلد یا بت گل پیر بن درخ	با و خزاں لے لوٹ لیا سب پن درخ
ہشاک جسکی روز تھی زیب بدن درخ	پہنا رہے ہیں آج اوی کو تنن درخ
پر وہ اٹھا دیا بت عصت تاب لے	دھوکا دیا خواہی خستہ خراب لے
باغ تری ابھی تو یہ میرے دن نہ تھے	اسے چاند اچھی زمیں یہ او تر میرے دن نہ تھے
ہو گئے اے پال رخ یہ بکھر میرے دن نہ تھے	میرے بکھر گئے کو سنور میرے دن نہ تھے
کس گل کا حسن آخری آیا جو شہ پر	انکبت آٹھانے آئی ہوتا بوٹ دوشہ پر
ہوں خم کپے زلف معنہ کو کیا ہوا	کیوں منہ گئی یہ حتم قونکر کو کیا ہوا
ہوں زرد ہی پر روئے گل نر کو کیا ہوا	کیوں سر روی یہ جم سمن بر کو کیا ہوا

چون که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

چون که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

چون که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

چون که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

چون که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

چون که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

چون که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

چون که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

چون که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

چون که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

لیا رنگ اور کیا بیخ کھارے ہائے کیا ہو گئی وہ شکر کی رفتار ہائے ہائے

یہ تو کہو کہ کس کے مٹانے کا قصد ہے
خیرت تو ہو لی مجھے جو جانے کا قصد ہے

کیوں جہانم زیب جہانمستی قیا کیا
ادھیلا ساز شور قیامت یہ کیا کیا
کیوں بے وفایہ عمر کا وعدہ وفا کیا
خلو بیت سرا کو کلبہ ماتم کیا کیا

مسی کا عطر زلف کی بگڑی شکن میں ہے
ہوئے قبائے یوسف کٹناں کفن میں ہے

جاتے ہوئے جوڑ کے تنہا کہاں تجھے
صیغہ نہ دیکھا ایک ہی دم آسمان مجھے
ہوئے ہو کس کی یادیں لے رہاں تجھے
کرتے ہو اپنے ماتوں کیوں رنگاں تجھے

مرے سے پہلے میرا جنازہ اٹھائے جاؤ
جولے سے پہلے جھکو نہ کانے لگائے جاؤ

وہ آئی نکو آئی نہ میری قضا مجھے
سے رگ دستگیر خدارا اٹھا مجھے
اسے زندگی جواب ہے ہر ذرا مجھے
اسے شوق نزع پیروی صورت مجھے

ہاں صبر اسقہ رک جاتا تک میں کر سکوں
محشر کا انتظار کہاں تک میں کر سکوں

وہ ہے آپ جنکا سرا پا رقم ہوا
بوس تمام عمر کا رنج و الم ہوا
یا بہر لوحہ صور صبر قلم ہوا
خوش فکر جسکے دم سے تھا اسکا ہی علم ہوا

راحت کردہ تہا دل کہ جو غم استنا ہوا
خلوت کا جو مکاں تھا وہ ماتم سرا ہوا

سید محمد علی بن محمد
میرزا محمد علی بن محمد

محمد علی بن محمد
محمد علی بن محمد

محمد علی بن محمد
محمد علی بن محمد
محمد علی بن محمد

محمد علی بن محمد
محمد علی بن محمد

محمد علی بن محمد
محمد علی بن محمد

محمد علی بن محمد
محمد علی بن محمد

محمد علی بن محمد
محمد علی بن محمد

محمد علی بن محمد
محمد علی بن محمد

محمد علی بن محمد
محمد علی بن محمد

قطرہ تیار و قاتل نشتی جواہر لال صاحب عم مصنف

شد چو سوئے جہاں جواہر لال یوم شہر برت و ماہ پہان بود حیف این بختیں برادر کرد سرول را شکست و کفتم	یادگار گذشتگان حصار کہ ز قالی رسید جان حصار ختم نام برادران حصار بے پرد گشت خاندان حصار ۱۹ ۳۸
---	---

یاری کہ خدای جگت نراین خلت نشتی ہر سکر امی ملک مطہر کوہ نو مہر و شش زینت بر بویک آٹھ گیا شمع کے منہ پرے نقاب بخت بیدار نے شعلہ سے کہا سر الہام سے آئی یہ صدا	گرم پہلوئے قمر ہو گیا رخ شب روئے بحر ہو گیا کرد عا وقت بحر ہو گیا کہ خد ا تخت جگر ہو گیا ۱۹ ۳۸
--	--

تمت

و بهر که در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب است

و در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب است

نیز در این کتاب است

و در این کتاب است

و در این کتاب است

و در این کتاب است

و در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب است

و در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب است

و در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب است

اوم

سری گیشائی تر

ہے ایٹور ہے پریشور ہے جلک آتا ہے پریم آتا ہے جگدیش
ہے فرکار ہے پرکاش روپ ہے جوتی سروپ ہے برج چند
ہے ماد ہو کند تیرے گنا بنا د اور میری حقیقت چھوٹا منہ بڑی بات
ہے ہے دین بندہ ہے کر پاسندہ جو کچھ جلک میں ہو رہا ہے
جو کچھ کہ ہو گیا ہے جو کچھ کہ ہو گا سب تیری ہی کز پالتا اور ویا لکر کے
اٹھا رہے جو کچھ ہے سب کا تیری ہی مرضی پر وار و مدار ہے جو کچھ
ہے سب تیرا ہی جلوہ ہے جو کچھ ہے سب تیرا ہی پرکاش ہے تیری
نمائش تیرے میری محال نہ ناطقہ کی طاقت - شمع
صورت میں ہیں مٹی موجود ہے تو بست میں نیلے معدوم میں جو ہے تو
موجود اس سے درگزر کے اپنی اوس پرور تنہا کو دوبارہ یاد دلاتا ہوں

جو دہرم سبند ہی یا بھگوت گنا بنا دہنیں ہیں جسے نام آوری سخن اور واہ وا
کے کچھ فائدہ نہ اوٹھا سکا۔

اپو بھاک کہ مارچ ۱۸۸۵ء میں کچھ قدرتی تحریکات سے دربار سری
برنابن وہام مندر گوبند دیو جی میں بتقریب جلسہ بھارت دہرم تہا
بحیثیت ممبری و بطور پرتند ہی محکو بھی شامل ہونے کا
افتخار حاصل ہوا۔

جس جلسے میں کہ ہزاروں دیوان پنڈت اور بھگت رونق افروز تھے
اس دہرم اوتساہیں جناب دہرم گ دیوان رام جس صاحب
سی ایس آئی وزیر ہمارا راجہ کیور تھلہ و پریڈنٹ بھارت دہرم
ہما منڈل اور شرمیان پنڈت و نیندیا ل خنسل سکریٹری کے حُسن استبداد
سے محکو بھی بطور و اکھیان برج بھومی کی تہا اور دہرم سبند ہی مضامین پڑھنے
کا موقع ملا جواب بطور مسدس برج لُج کے نام سے شائع ہو کر بھارت کمنڈ
بھگوت بھگتوں کو آئندے رہا بنے یہ اوسی آئند اور مبارک تحریک کا نتیجہ ہے
جس کا مین مین من دھن سے شکر گزار ہوں۔

ہے کر پاسندہ ہے بھگت قلیل آپکے چرن کملوں کو بارہم بار ڈنڈوت میں جکی کر یا
سے آپ کے او بہت چیز تہا اور آپکے گنا بنا دہیں میرے کہہ دیا پی من کی رچی
ہوئی کہ آج اردو نظم پنج ادھیانی آپکے پریم انراگی بھگتوں کے حضوری پیش کر رہا ہوں
ہے پریم آئند بھگتوں تھکو اس پریم پونیت تصنیف میں شرمیت بھاگوت

مذخره

مذخره کما یجب علی من یستحقه من الذین یستحقونه

مذخره کما یجب علی من یستحقه من الذین یستحقونه

مذخره کما یجب علی من یستحقه من الذین یستحقونه

مذخره کما یجب علی من یستحقه من الذین یستحقونه

مذخره کما یجب علی من یستحقه من الذین یستحقونه

مذخره کما یجب علی من یستحقه من الذین یستحقونه

مذخره کما یجب علی من یستحقه من الذین یستحقونه

مذخره کما یجب علی من یستحقه من الذین یستحقونه

مذخره کما یجب علی من یستحقه من الذین یستحقونه

سری کرشن چندر مہاراج

کے چرن کملوں کو کوٹان کوٹ و منڈوٹ ہیں جن کے
چرن مرث کی ناپارمہا کشیش ساروا برہما لٹن بھی بیان نہیں کر سکتے
انہیں چرنو کی کرپا اور ویالتا سے بہگوت بہگوت کو پریم آئندرس کنی والی یہ
پریم پونیت پوتھی اردو زبان میں نظم لکھی ہے۔ اے ناظرین سنسار میں کون کیا
مشت ہے جو اس پریم پوتر شیک کو جس میں ہے آئند گن پون برہم برج
چندر کے گنا تپا دھوا دہیت چرن برن ہوئے ہیں اپنے نام پرمنوں کر نیکا
او ہنگامی ہو۔ اسے جن کوں چرنو کے وہیاں کی نعمت لائزال ہو عطا
ہوئی ہے انہیں چرن نہیں سہٹ کرتا ہوں۔

دی از کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار

دی از کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار
 و کسب و کار و کسب و کار

دی از کسب و کار و کسب و کار

توہی ہے جلوہ قمر سے دو عالم
 توہی لوحِ طلمح جان و تن ہے
 توہی درختِ خزانہ عشقِ رسوا
 توہی ہے موجدِ ایجادِ کونین
 توہی ہے عشقِ آرزو حقیقہ جاوید
 توہی ہے دولتِ کرمی بازار
 توہی ہے نعمۃ بقیۃ جنین
 توہی پیرِ وادہ توہی شمعِ محفل
 توہی لہجنِ توہی سیاتوہی رام
 زمینِ حریفِ مہرِ دماہ سیر
 فضا طرزِ خرامِ نازکی آن
 بیتِ جہتِ دورِ ما کہیں سے لیر
 ملکِ توہی بہتِ نیتِ نام
 زبانِ سبزہ ناطق ہے شائیں
 نمودِ انقیش ہے تجھی سے
 توہی فلق ہے کون دھان کا
 لاکھ کتبِ تجھے تیری گفتگو ہے
 توہی ہے ربِ سرِ تربک بالا
 ادمِ بیکر ہے لاکھوں ستار

توہی ہے خود تماشا سے دو عالم
 توہی بخندہ روح و بدن ہے
 توہی نقشِ دلگاہِ حسنِ زیبا
 توہی ہے بانیِ بنیادِ کونین
 توہی خلوتِ دلِ بزمِ توحید
 توہی خود جس توہی خود حریدار
 توہی عجبہ توہی ہے گلِ جنین
 توہی گلبنِ توہی شورِ عناد
 توہی گوئی توہی رازِ توہی شام
 دو عالم میں تماشا گاہِ شرب
 لقا اک لب کی سیرِ شیطاں
 حیاتِ و موتِ دونوں کسبِ تیر
 گھرِ زندہ تیرا بازارِ گاہِ عام
 کہ ہے سرگرم ہر ذرہ ہوا میں
 وجودِ آفرینش ہے تجھی سے
 توہی راق ہے سراپاں دھان کا
 عرضِ ایک توہی توہی توہی توہی
 توہی ہے حالِ عصیانِ شنی والا
 مری ہی شیریں لے پرانِ پیار

میں ہونے کے قابل جسم پاک
 میں ہو کچھ ہوں سب جگہ خیر ہے
 تہہ ہے گھٹا روئیہ رحمت
 کاوشیں کا بھی اودار تو نے
 کاو دین بندہ کو سہا رہے
 میں ایک وقت کا توشہ قل میں
 غیب رستہ ہے اور منزل لڑی ہے
 پستی و بلند می کا اٹھانا
 نہ سر کوئی راہ پر خطر میں
 اچھے وقت وہ جس کا کہہ ڈر ہے
 ہم آخر واں آگہوں میں ہوگا
 رتی ہوں محبت کی بھاریں
 ہم رخصت ہو گھر والوں نے گھبرا
 دوم اہل ماتم ہوں سر ہانے
 ایک کی ہو گھاہ حیرت اود
 بیاؤں میں ہونا کام دنیا
 کا تو ایک دو دم کی انتہا دی
 ہمار کام با ہم بٹ رہے ہوں
 میں سامان رخصت جب ہو طیار

بلکی کس طرح سے خاک میں خاک
 مرا انجام کیا تیرے نظر ہے
 ہیئت ہے تیری بخشش کی عادت
 اودار اود بتوں کو یا تو نے
 ہٹا بیٹھا ہوں منزل کے کنارے
 تھکا سرتا ہے سر مگر عمل میں
 جو گھر ہی سر یہ ہے جو چل رہا ہے
 ہزاروں قافلے گھومیں روانہ
 اندیسہ ہو گا ہر جانب نظریں
 سمان یہ ہے کہ جو پیش نظر ہے
 سی دن یہ سمان آگہوں میں ہوگا
 ہر ایک جانب ہوں حیرت کی گھاہیں
 گھر ابو صبا لدا و صبا میرا
 غیز و اقربا خویش دیکھانے
 گھری ہو شہسی بالیں یہ موجود
 طیاں ہوں ہم اسیر دام دُنیا
 کسی کے دل میں ہو مگر سواری
 اٹھانے والے بیانی چھوڑے ہوں
 پیرے جان اور اصل میں آئے تھرا

مکت سے چند رما لے سے مالا
 لڑی پسر سے اور مکتا سے مکتوں
 اور ہر ادب کے ہونے بازو سے بازو
 صفائی رنگ سے اینٹہ ہو رنگت
 تبسم ہو دم نظارہ با ہم
 خدا یوں گو کرے نام دو توں
 بھید کر ہو عکسِ حسن زیبا
 جو سو یوں حسن یکتا کا نظارہ
 کرے گردن ڈھلک کر پیٹ پر
 اگر اس جگہ کا آخر تیس سماں ہو
 دوشائے کی غوض ہو برج کی دیول
 لے جٹے کو لکڑی برج بن کی
 غرض اس طرح ہو انجام میرا
 یہ دولت چھوڑ دوں ناداں نہیں ہوں
 ہمیں کو شرم ہے جاں کے دے گئی
 رہوں تا اختلاف آب و گل میں
 زباں جب تک دہن میں ہو تہ بھار
 ہمیشہ درد ہو نام کراچی
 اسی آندیس یا تھی بنایوں

لڑوں سے کار بن مالا سے مالا
 لٹوں سے کیر پٹ لٹال سے کیر نہول
 اور ہر ادب کے ہونے گیسو سے گیسو
 جھلکا گوریں ہوشیام مارگت
 عیاں اک چہب میں چوین دو عالم
 بنے ہوں ایک رادے شیا م دونوں
 لکھیا رادے موں رادے کتھیا
 بہار روئے زیبا کا نظارہ
 کہنی رہی ایشی خود اکتھیں مکت پر
 مرا فرما حیات جادو دان ہو
 پیرین او ترے ہو کھلے بول
 بنے اکیر یوں پہلے کیر یوں کی
 تمہارا نام ہو اور کام میرا
 نہشت اور موٹس کا فواں نہیں ہوں
 ہمیں کو لاج ہے پیدا سے کئی
 رہے نقشہ انہیں جیروں کا دھین
 بھار ہی کروں ستر مار ستر مار
 ہمیشہ ہو رہاں پیر نام نامی
 نہ محتاج غریزہ و قربا رہوں

طرشت تبا عطر جہ میں
 شفاف دریا کی روانی
 آب و تاب تہی انوار میں
 برگرد آبِ جلا ماہ کا تھا
 ہی تہی روشنی جو طور میں رہی
 تارِ نظریاتی نظر تہی
 انشالِ تہا تہا بندہ کو کب
 صفائی آئینہ سطحِ زمیں کا
 بہ گرد دلِ محبِ صوفہ فشاں تھا
 را تہا نورِ مہ سے تاباں
 رضِ ہر نحوہ جلوہ ذرت
 و نہ دشت تما حسنِ جمال کا
 بار حُسن کا تھا جوشِ بن میں
 بے سو گئی تھی لُٹھی سوئیں
 ملک تہی سرِ گربِ برگِ شجر میں
 لعلِ عاشق کو ذوقِ درد کی روت
 پئے سیر بہارِ حسنِ چھرا
 لا دیاں دلیرا دلیرِ دلارام
 ہر باغِ شہوہ گر سر تا قدم ناز
 شاو حُسن سے نرسنت و نہ بوش

لپٹ کما خور کی موجِ سوا میں
 پہرا نکھرا ہوا چاندی کما پانی
 جھلکتی تہی زمیں جھانکی تہ میں
 لبِ دریا اد جلا ماہ کا تھا
 عروسِ شبِ مخمق نور میں تہی
 لُٹھو سہی نظر آتی نظر تہی
 مہ انور تھا اک قالِ رخِ شب
 دکھائی دے تھا منہ چرخِ بریں کا
 زمیں پر جو گرا سہیہ تہاں تھا
 بنی تہی چاندنی غلِّ آبی
 دو عالم میں تہی تہی ایک ہی رت
 نقابِ اولیٰ تھا رویِ مہ و شاکھا
 شجرِ باجم سے سم آغوشِ بن میں
 خمیدہ سرِ بن کی تہن تہا میں
 چھا چوندہ آری تہی دشتِ دہر میں
 صلائے رُجھوشی سرِ دکی رت
 شبِ مہتاب و موجِ آبِ دریا
 جھیلے جھیلے باکے جہبِ سرِ شام
 برگِ حُسنِ خود طاقِ طنار
 قیامتِ قامت و مشاقِ انوش

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

کیا چین ساری گویوں کو
 یہ کہکرب سے تن من و ہن سارا
 ابا آہا آہا آہا آہا جی
 دفر شوق سے رشتہ بدل میں
 روانہ سوئے بن از خود فراموش
 تقاضائے جنوں وحشت سر انجام
 نہ سدا گھر کی نہ سدا تن کی نہ من کی
 عصمت نہ پاس ننگ و ناموس
 حریف شرم عقل و ہوش تاراج
 گریباں پر نہ دامن نظر کچھ
 پھر جادو تھا بنسی کی صدا میں
 اٹھاننگ سے اور نام سے ہاتھ
 کوئی بیٹھی ہوئی اوٹھی جھک کے
 گلے میں تھا کسی کے ہار آرد ہا
 کہیں شانے سے آدھی رنگ سلجھی
 آدھوڑی کوئی چشم نہر کسی ہیں
 کہیں رکھا ہوا محرم میں میر
 کوئی ماہن دہی کو چھوڑ سٹکی
 کوئی دلدادہ کھسرائی ہوئی سی

پکارا پر گم پیاری گویوں کو
 چاد سگھو کہ حیرت کا منہ پیارا
 مدھر دہن بانسری باجی وہ باجی
 نہ جان تن میں نہ تن تہا پر تن میں
 پریر ویاں متھرا دوش بردوش
 تصور دل میں لب پریشام ہی نیام
 ہوا سر میں بھری مٹی برج بن کی
 خودی سے دور اور وحشت سے مانوس
 جیا گھر کی نہ باہر کی کوئی لاج
 نہ سر کی اور نہ ساڈھی کی خبر کچھ
 ہزاروں کر گئی رختے حب میں
 نکتے ہو گئے ہر کام سے ہاتھ
 کوئی اٹھی ہوئی دوڑی لیک کے
 کسی کارہ گیا سنگھار آو ہا
 کہیں زلف ایک بکری ایک اٹھی
 لگا دونوں کا سر ایک ہی میں
 کہیں تہا پانوں کا ہاتھوں میں زبور
 کسی نے سر سے ٹکی دودھ کی مٹکی
 کوئی نوخیز شرمائی ہوئی سی

اشارہ بہرِ شوق و لہرِ بالی
اولے پائے نازکِ فتنہ نگین
بچھڑ کر علیداغٹھا ساتھ سے دل
سراپا آرزوئے وصلِ جاناں

سہ سوراخِ انگشتِ خالی
صدائے نغمہ مرلِ شہرِ رین
ہر ایک دایہ ہولے تھی ہاتھ کو دل
ہر اک درِ محبت سے غلِ خواں

غزل

آئی صبح ازل چاک گریبانوں میں
گرم بے بزمِ تویر وانی بزم بھی ہو
کون ہے واقف اسرارِ ظہورِ جلوہ
بمجبہ ہی نہیں اک دامنِ سحرِ جوتوں
جسے شیرازہ اجڑاے دو عالم باندھا
نغمہ لے نکالی عجاوہِ کلب کا اجمار
شوخِ دستِ جیوں اور بڑی جاتی ہی
لذتِ زخم کو پوچھے دلِ سہل سے کوئی

درِ تہ پہلے تو میں تھی تڑپے دیوانوں میں
مغم بھی ہیں سمجھ جاتی تڑپے پیرانوں میں
کون کی حسنِ حقیقت کے اداوانوں میں
وحشیوں کا ہی تڑپے شیریا بانوں میں
ہم میں اس کیسے وٹا لیک پریشانوں میں
جانِ تمکلی ہوئی آجانی ہر جانوں میں
دھنِ دشت کو ٹاسکا گریبانوں میں
ابہر لیا شو قیامت کو ٹکدالوں میں

اسے شہ حسنِ خدار انگہ لطفِ ادھر
شعلہ فاک نشیں بھی ہے شاخِ خوانوں میں

جو دیکھا گریہوں کو بوشِ پادال
سہمی جڑ تپتے پوچھا کیوں ہو تیاب
کیا یہ تھوڑے کس کی آرزوئے

مخاطب ہو کے بہرِ سرکشِ حال
بتاؤ کیا ہے سببِ تیرے تہاب
نکالا گہر سے کس کی تپتے

غلط ہے گر سر ہو سستی ہے
 اگر میرے لئے ہے دشت گردی
 حقیقت پر اگر ہے عشق مائل
 ترائی و فکر لعل سعی ہے
 تماشا ہوں سر راہ حقیقت
 قہر میں ہوں دل سے دل کی آرزو سے
 نہ ظاہر میں ہوں یا کہیں ہوں
 نہیں ہے وہ بیان میرا جسے کہہ کم
 سوار ناقہ ہوں نے رب فحل
 تصور ہی سے دل رشک چین ہے
 مجھے ہر شے تم جتنا کاٹ ہے
 نظر میں ہے اگر حق حقیقت
 ہی چمک دل میں بھی بانگی ہے میری
 پیمان ایک تار کے پیش نظر ہوں
 کہلین دل جسطرح نچوٹوں کی کلیاں
 بظاہر ہوں اگر چہ آپ و گل ہیں
 قریب و دور دو ٹو ہیں ہوں مہور
 عیاں ہوں اپنے چین پر محفل سے
 زمین و آسمان میں پڑا راز

کہ شل بوئے گل خود سستی ہے
 تو ہے شرط جنوں کچھ یا مہروی
 نہیں ہے تنگ راہ کو چھوٹ
 بہار عشق رنگ بیخودی ہے
 مقید ہوں نہ پابند طریقت
 نہیں نتاہوں لیکن جستجو سے
 ہر اک دل میں مگر خلوت نشیں ہوں
 کہ دل ہے جلاوہ گاہ ہر دو عالم
 ہمیشہ ہوں تقسیم کو چھوٹ
 جو دل میں ہوں تو دل ہی بیچ بن ہے
 مجھے ہر رخسار دل ہنسٹ ہے
 ہر اک پہلو ہے میرا بیخ خلوت
 جگہ گردن تو پہر جھانکی ہے میری
 ہزار اندازے وال جلاوہ گروں
 رگیں ہو جائیں پرندہاں کی کلیاں
 مجھے چاہو تو وہو نہ ہوں ہی دل میں
 قریں سے ہوں قریں اور دور سے دور
 اید کے پورا اور پہلے ازل سے
 دو عالم ہیں مر کے باز یہ ناز

[illegible][illegible]

اونگلیں تھیں کہ حسرت کی ثنائی امید وصل مرگ ناگہانی
 بچے اظہار غم تھا تازہ مضمون رباعی حسب حال زار موزوں

رباعیات

ولد اوہ کسی کے پہلے اسے ماہ نہ تھے تجھے واقف رسم حسن گمراہ نہ تھے
 نصرت کی بھی پردہ واریاں نہیں معلوم
 آگاہ تھے سب تجھے آگاہ نہ تھے
 جب آنکھ نہیں تو اشکبار می کسی جب دل ہی نہیں تو آہ وزاری کسی
 دامن کی ہیں وہ بیاں تو عصمت کیا خاک
 جب جب نہیں تو پردہ واری کسی
 بیشک و شبہ ہے کون لاریکے کون دانائے صواب واقف عیب ہے کون
 ہم پر تو ہے پردہ داریوں کی تاکید
 خود پردہ کشائے عالم غیب ہے کون
 او گاؤں میں پر رحم کھانے والے اوس کو گناہ سے بچانے والے
 اوسادہ مزاج کیا فراموشی ہے
 ہم بھی تو ہیں ساتھ ہی کے آئین والے
 دل سے لے کی خود پیشانی کیا جب سرچ سمجھ لیا تو نادانی کیا
 پردہ کیسا جو ہو گر ماحسوس چاک
 دامن ہی نہیں تو پاکہ امانی کی

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

چون که در این کتاب آمده است

آنند بہار برج نندن پیارے اے تند و دلار برج نندن پیارے

و شنام سزائے ظالماں پوسہ

یہ کیسا ہے پیار برج نندن پیارے

دیگر

پامال پڑے ہوئے ہیں ہم بھی سر راہ نے طاقت صیر ہی نہ ہی طاقت آہ

اک روز یہ جور و ظلم ہو گا معلوم

ہے داوڑ حشر تو ہی اور تو ہی گواہ

کیا دولت عشق کی کہ جوڑی ہم نے آنکھیں شبے روز میں نچوڑی ہم نے

گہروالوں سے کام نہ گہر سے مطلب

جوڑی اک تجھے رکے توڑی ہم نے

شوہر کے قدم پہ جاں تزاری کیسی جیب دور ہوئے تو پاسدار کی کیسی

بیہوش کیا تیری چہ بتے کہن شنام

جب ہوش نہیں تو ہوشیاری کیسی

جو کچھ کہیدی ہوئی ہے رکے معلوم ہر ایک کا بخت ہے ہر اک کا مقصوم

تو واقعت حال ہے ازل سے اپنا

اے محرم دل نہ کہہ خدا را محروم

دنیا کو گئے ہیں بھول تیری خاطر تھے کو دیا ہے طول تیری خاطر

جاں دیکے ہوا ہے جاں کا اولٹا و تمن

قالب کو کیا تسپول تیری خاطر

لگائی آپ تو نے آگ دل میں
 سراسر اسیج ہے عجبے و دنیا
 سوال صبر کے خود کام تاج نہ
 نہ قابو ہے نہ زور صبر دل پر
 اگر ہم سے یہی ہتی کج اوائی
 ترے خواہاں ہیں سوداوی نہیں میں
 ترکہ لطیف خداوندی سے یابوں
 قیامت خیز ہے درد جدائی
 نہ ہم میں طاقت رفتار باقی
 فغانِ سرو کو ہے گر محبوبی
 دل بیتاب قابو میں نہیں ہے
 کہے دیتی ہیں سنجیدہ نگاہیں
 نہ پہلو میں نہ آنکھوں میں لب پر
 نہیں ہے وجہ کچھ صحرانوردی
 دل و پہلو کا رشتہ توڑ دیشیں
 خیالِ حسن زیبا ہے اوسے میں
 ترے ہاتھوں میں اسے شورخ جفا
 یہ شورِ حشر کیا ہے بانسری میں
 انہیں زلفوں میں اسے حسن آفاق

مزاجِ شاہ ہے درد متصل میں
 نہیں جزیئرے کچھ جسے تن
 جواب بوسہ کب ہیں مکمل بند
 نہیں ہے اختیاری جبر دل پر
 تو کیا تھا مدعا کے دلربائی
 خدائی کے تمنائی نہیں میں
 نہ کر بہر جفا پا مال افسوس
 تو ہی کچھ سوچ رسم آشنائی
 نہ ہم میں قوتِ گفتار باقی
 سرشک گرم کو ہے چشم پوشی
 کوئی شے تھی کہ پہلو میں نہیں ہے
 چورالائی ہیں وزویدہ نگاہیں
 دل مشتاق نکلا تیری چب پر
 تلاشِ دل میں ہی یہ وشت گردی
 جو ہوتا دل ہی دل تو چھڑ دیشیں
 بہری ساری تمنا ہے اوسے میں
 دل سوزاں کی آتی ہے میں بو
 دل تالاں چپا ہی بانسری میں
 دل گم کروہ پہلوئے مشتاق

بیتان رشک بلبل گل کے ٹھیس ماتھے
 گہے مہنی کشائے خندہ گل
 دواں تھا اچھلا تپتے مراک کے
 کناری تہی کناری پست پست کی
 کوئی سرگوشی گل میں تہی مشغول
 پیٹے ماتھے میں کوئی تھی پٹکا
 لئے ہاتھوں پہ جان دل سر دہست
 کوئی موزوں صدا و مساز مرلی
 و فور ذوق میں لرزاں گ و پے
 و مانعوں میں بہری بوئے گل تر
 ہراک کے رخ سے بینائی ہویدا
 جو دیکھا حسن گل کو اپنا و ساز
 کہ دستور ناز مہ جیساں
 ہمیں اک بار پیتا بی فراموش
 بنی سرکش ہراک تمشاد و قامت
 ہراک سا وہ میں شوق کج ادائی
 سری کہ شقام ناز بے نیازی
 ہوا آگاہ حال رنگ محفل
 جہاں ہے غم سے ہے ارجمندی

دہرے تھے تہروں پر پھول سے ہاتھ
 گئے متوجہ فریا و لبیل
 چٹائی اک دوسری پکڑی لپک کے
 بلائی تھی جاگیر جنبش ملک کی
 کوئی سلجائے تھا الجھے کرن پہول
 کوئی دیتی تھی نٹ ناگر کو جھٹکا
 ہزاروں ٹیلیں اک گل تہیں مست
 کوئی مستانہ آواز مرلی
 سرایت کر رہا تھا نغمہ نے
 ہراک تھی شاداں جانے سے باہر
 ہراک بھی ہوئی اینا ہی شیدا
 ہوا کچھ ٹبیلوں کو عشق پر ناز
 غرور حسن سے ہم حسیناں
 سمجھ کر شام کو شتان آغوش
 ہراک نو خیر فتنہ اک قیامت
 ہراک بچو دین ذوق خود نمائی
 ادا ہم رسم رموز عشق بازمی
 کہلا ایک ایک کا اندیشہ دل
 پسندیدہ نہیں ہے خود پسندی

جہاں تار یک ہے سب کی نظریں
 صدا اوٹھی تہ گلبانگِ درا کی
 نہ بوئے پیرِ مہنِ یادِ صبا میں
 پریشاں گو پیاں تھیں بر سرِ راہ
 کرے دامن پہ آنسو چشمِ تر سے
 جگر سینے سے دل پہلوئے کئے
 پریشاں سرِ صبحِ تھیں ہر اک سو
 ہر اسان ہر طرف نظریں اٹھائے
 ہر اک جانب نگاہِ حسرتِ آمیز
 ادائے دلبری طرزِ جنوں زرا
 تلاشِ دلربا میں یہ خودانہ
 ہر اک خود رفتہ تھی جو بائے گہنشاہ
 ہرے کانوں میں قہقہل کی صدا کو
 اگر غنچہ کوئی چسکا تو چومیں
 کوئی تھی دیکھتی آغوشِ دبیر میں
 نظارہ خوابِ ساتھاروئے گل کا
 ہر اک تھی دم بخود حیران و ششدر
 کہ ہر ہوا لاجی جو وہاں دوارے
 کہ ہر ہوا سے ٹکٹ و ہاری مزاری

اندھیرا چارہا ہے بحرِ دبیر میں
 ہوئی آہٹ نہ کچھ آوازِ پاکی
 نہ باقی گونجِ نفسی کی ہوا میں
 عجب بکرا ہوا تھا خرمنِ ماہ
 ہوا نورِ نظرِ غائبِ نظر سے
 کلیجے ہاتھ کے قابو سے نکلے
 بتانِ شوخ، ہیمچستانِ آہو
 غزالانِ سیا باں زخمِ کھائے
 یہ چشموں کی چوٹوں و حشتِ انگیز
 پر پرویاں شہرِ میسرِ صبحِ را
 بزنکِ نالہ دل تھیں روانہ
 ہر اک گم کردہ تھی شوخِ دلارام
 ہر اک کہتی ہوئی آوازِ پا کو
 اگر تپا کہیں کہکا تو چومیں
 کوئی تھی تھی اب اب تھا نظر میں
 پتہ کوسوں نہیں تھا پوسے گل کا
 پکارا اپنے اک اک نامِ پیر
 کہ ہر ہوا سے سر می گہنشاہِ مہر
 کہ ہر ہوا سے سر می پائے بہاری

ازباں پر گفتگوئے جلوہ ذات
 کہ اسے برگ نہالِ صحن گلشن
 او سر کو آئے ہیں جدیتِ ہمارے
 بہم بجنے کی یہ آواز کیوں ہے
 کوئی تھی پوچھتی سبزے سے بد حال
 یہ کیوں اک اک قدم پر وہ ہمارے
 نہیں ہے رہنمائی سنے اگر کام
 شکر خواہی شبِ مہتاب میں ہے
 عبت نا آشنا دیوانگی ہے
 حصارِ اسیرہ گویں بت کو ہتاوے
 چلی کوئی گل و سنبھل کی جانب
 کہلی زلفیں کھلے گیسو کھلی مانگ
 پہی سوچ بھی کے سر رکھنے کی
 کوئی روکے ہوئے بادِ صبا کو
 نگاہوں میں تھا قدرِ شوخِ پیراک
 کہا سننے کے سارے پہنچ کہو لو
 یہ کیوں انرا نی نگہ ہے چمن کی
 گلوں کی کچھ ہوشنا پیر بد معاشی
 چلی آتی ہے بڑے یوسفانی

ہر اک پتے سے حسنِ سبز کی بات
 ہوا دارِ ہزار شاخِ گلین
 کہیں دیکھے ہی نہیں گشتِ نامِ پایے
 نہیں واقف تو برگِ ساز کیوں ہے
 کہ تو کس پائے نازک کا پایاں
 سبک رفتار کوئی تو گیا ہے
 ڈبو یا کیوں جہاں میں خطر کا نام
 مقدر کی طرح کس خواب میں ہے
 حین سے کیوں مجھے بیگانگی ہے
 اگر گشتِ نام دیکھے ہون بتاوے
 کوئی نالاں بڑھتی بلبل کی جانب
 لگاتی پرتی تھیں چتر کی تہاگ
 لگی گیند کو چوری سپاس کی
 کوئی پکڑے ہوئے موجِ ہوا کو
 لگی تھی قمارتِ شمشاد پر تہاگ
 کوئی کہتی تھی غنچوں کو ٹھٹھو لو
 چورار کہی ہے تو کس پیر میں کی
 ذرا ان کی بھی لو چامہ تلاشی
 بہری ہے رنگ میں نا آشنا

تمھیں ہو یا سبباں دشتِ جنون کے
 بنگاہوں میں ہی حسنِ شوخ و نچوڑا
 نہیں آیا اور تو کا ہنہ پیارا
 بنا دیں گے تمھیں زربفت کی چھول
 مگر حیوانِ انیس سایہ کب تھے
 گئیں بس التجائیں یوں ہی بے سود
 کوئی پامال سایہ رشک سے تھی
 کہ اے طوفانِ محشر سے ہم آغوش
 تو ہی جو شہنشاہِ خونِ دل ہو
 تو ہی ہے باعثِ آرامِ عاشق
 ترے رستے بنے ہیں بحرِ بریں
 کجائے توشہ کچھ لختِ جگر باندھ
 اگر چاہے کسی ہمراہ کو سنا
 جب آئے گھوڑا سے سرور باز چوچے
 ادا کر کے سلامِ اول کا دستور
 سحرِ سحر دم بخود خاموش رہنا
 کہ سب سے بڑا کرم دریا ہے رحمت
 انیس شبِ تریے اندوہ گین ہیں
 نہیں قابو ہیں جوشِ چشمِ گریاں

نگہبانِ گردشِ چشمِ فوس کے
 یہ کس کے واسطے ہو چشمِ برراہ
 غزالِ شوخ برنہدا بین ہمارا
 سجادیں گے سینگونی میں کرنِ چل
 ہو اے دشت میں رنجورہ سب تھے
 کہاں صحرائیوں سے چشمِ بہود
 مخاطب کوئی طفلِ اشک سے تھی
 قیامت کیلئے ہیں کیا تیرے جوش
 تو ہی ہمرازِ در و متصل ہے
 تو ہی ہے قاصدِ پیغامِ عاشق
 تو ہی چالاک ہو سب کی نظر میں
 خدا را بے تکلف اب کمر باندھ
 تولیتِ جافغانِ و آہ کو سنا
 قریبِ خلوتِ دلدار بھونچے
 کھڑا ہو ادبِ آئینہ کچھ دور
 نظر تیری طرف اوستے تو کہنا
 گو اراکِ شنگاں پر کیوں ہو رحمت
 جیسے بزمِ سببِ حشرِ انیس ہیں
 ہلاکتِ تک چوڑیں حبیب و دامان

پے نقش قدم اغراز تجسکو
 خدارے نشان گمراہ گو پال
 غرض سب گو پیاں تھیں سر نصیرا
 ادای دلیر با بیستابی دل
 مرزا کانٹوں کا تلوے پار ہے تھے
 نرالے ڈھنگ کے تھے جیسے داناں
 سوئی گردوں تھیں حسرت کنی لگا ہیں
 نہ تھا پیر اضطرار دل میں کچھ فرق
 مخاطب تھی خیال بت سے ہر فرد
 تصور دو بد و آئینہ تمثال
 بڑھا کر ایک نے دست بنا جات
 کسی نے بقیہ رسی کو دکھایا

فلک پر لاکھ فحش روز ناز تجسکو
 تجھی پر ہے جہاں ہوتا ناز کالال
 پریشاں حال وشت عشق رسوا
 غرام ناز مشق رقص بسمل
 گریباں تابدا من جا رہے تھے
 جنوں سا دانا ہر اک بے سار و سہاں
 لبوں پر سسر دگر دگر م آہیں
 ہر اک پہلو وہی جو لالنگی سرق
 مستہش میں سنائے شلوہ و رط
 دکھایا استبدادی عشق سے حال
 سنائی مختصر سی حجم کی بات
 کسی نے آشکباری کو دکھایا

مسدس

یا دایام کہ یہ خلوت میں تھی نرم توحید
 کچھ لانی تھے عشاق کی یاں خسروید

یا دایام کہ پردے میں تھا حسن جاوید
 رنگ گئی قفل حقیقت کو محبت کی کلید

جلوہ حسن ازل یوں سر بازار تھیں
 بے باجنس کو گاہک سے سروکار تھیں

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وجلته

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فقد حضر هذا المجلس

العلمي الشريف في دار
العلم والهدى في يوم

الجمعة المباركة من شهر
الربيع الثاني سنة ١٣٤٥

هـ الموافق لـ ١٩٢٦ م
في الساعة العاشرة صباحاً

للمحاضر الفاضل
المعالي الشيخ

عبدالله بن محمد بن
عبدالله بن محمد بن

عبدالله بن محمد بن
عبدالله بن محمد بن

عبدالله بن محمد بن
عبدالله بن محمد بن

عبدالله بن محمد بن
عبدالله بن محمد بن

عبدالله بن محمد بن
عبدالله بن محمد بن

عبدالله بن محمد بن
عبدالله بن محمد بن

عبدالله بن محمد بن
عبدالله بن محمد بن

عبدالله بن محمد بن
عبدالله بن محمد بن

	اک قدم بھی نہوا عالم امکان پورا	
ہم ترپوں کا تھا کیا خون رواں بر سر خاک	قاتل را وین بدیش و جہا جو میا ک	ششم اوتار پر سر اہم کا تہ و سنا اتوین بار بر سر می اہم شبہ عالم پاک
	آٹھویں بار تر احسن دو بالا آیا دونوں عالم میں عجب جلوہ بیکتا آیا	
جلوہ گرین کے ہوا خانہ پسد یوں پور	دلیں اک خوش محبت تھا تو آنکھوں میں سرور	بر نہاں کو پسند آ ہی گیا حسن ظہور بدی خانہ تھا حقیقت کی خوشی و مہمور
	میں پسد یوں تھے یہ محبت جگر میرا ہے دیو کی تھتی بھیں گودی کا پس میرا ہے	
نہ لیس ہوئے تے نے محبت جگر سے مطلب	تھا نگر ایک حقیقت کی نط سے مطلب	ماور سے عرض تھی نہ پدر سے مطلب خانے سے نہ کچھ کام نہ گھر سے مطلب
	حسرت دید نہاں جلوہ جاوید میں تھی دونوں عالم کی خوشی گریہ تولید میں تھی	
اور وہ بھاؤ کی تھری رحمت باری کا نزول	ذرہ ذرہ تھا عیا و بت میں سراپا شمول	وہ شام کہ گزرت تھے شفق سے کیا پھول عاپنے ہوئے پیر بن رنگ قبول
	ہر گھر و ہونہ ہوتا تھا جگہ تئیں ہوئے کو آسماں پھر تاتھا مہمیرا کی زمیں ہونیکو	
خرج کرتا تھا زمیں پر و راجم کو نثار	رات تھی تابہ کمر صورت گیسوئے نگار	وہ شانہ کش کا کل غلٹ شب تار تاتھا فلک سب مجھے عہدے میں اوتار

سید شمس الدین محمد بن ابی القاسم

وہی ہے جو کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہی ہے جو کہ جس نے اسے دیکھا ہے

[illegible]

میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک نئی چیز
 سیکھی ہے، انہوں نے کہا کہ یہ تو سب سے آسان ہے

[illegible]

تسعة ايام من شهر ربيع الاول سنة ١٢٠٠
تسعة ايام من شهر ربيع الاول سنة ١٢٠٠

[illegible][illegible]

سید محمد باقر تبریزی

سید محمد بن علی بن ابی طالب علیه السلام

بسم الله الرحمن الرحيم

وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور وہی ہے جس نے ان کو مرانا دیا۔

۱. چو کعبه بپوشد کعبه بپوشد
بپوشد کعبه بپوشد کعبه بپوشد

၁။ နေရာအားလုံးတွင်
 ရှိနေသော အခြေအနေအထား

1

بہاؤ کی لہر سے بہتا تھا ہر اک برگِ شجر

نہ لانا چمن سجد میں کئے ہوئے سر

گوچ گہریاں کی تپوں کی ہوا نکلی
سنگہ دہن قری کی کو کوئی صدمہ نکلی

صرف استت تھا ہر ایک قسم مرغاں چمن
پھول چن لینے کو پھیلا تھا زمین کا دامن

پشپ بر کہا تھی کہ اوڑتے تھے ہوا پر گشن
دیوتا کہتے تھے جے کرشن کی جے دہن ہون

حسن میں غور سما یا تھا سیاہی ہو کر
سر پہ آیا تھا ملکٹ فیر آئی ہو کر

آئیں پیروں کی طرح بجز سے موجیں باہر
گاہیاں دامن دریا سے کسین سینو نیر

ساڑھیاں آبِ دہلی تھیں بند ہیں تا بھر
ہر حجاب سرور یا تھا بنا محرم زر

فقر دریا سے اوچھلے تھے گہر جھال پہ جھال
دار کر پھینک دئے ہو تو کچھال پہ تھال

سانو لے رنگتِ زیبا تھے عجب نقش و نگار
قد بڑ ہار لٹ بڑھی حسن بڑ ہا آخر کار

ایک ہی گل پہ تھی گل گشن قدرت کی بہار
پھر تو ہونے لگے اک روز میں سو سنگھار

عکس سمجھا تھا کہ ہے جلوہ نما فی مجھ میں
آنند کہتا تھا ہے ساری خدائی مجھ میں

اب سناتے ہیں تجھے شوقِ سراپا تیرا
خود ہی حیران کرے حسنِ خود آرا تیرا

دیکھو دکھلاتے ہیں تھکاو سی تماشا تیرا
خود خیر دار ہوا اب اوٹھتا ہی پر داتا تیرا

گاش اپنی ہی اداؤں کا نہ بدل ہو جائے
انیا نظارہ تجھے آپ ہی مشکل ہو جائے

اس ہی زانو نے تو آئینہ دل توڑے ہیں	
وہ کمر ہو جو اٹھا سکتی نہیں باز نظر پہنچ چکے کے گہریں ہیں کہ بچے میں کمر تاف ہو بال میں و بجا ہوا ناسفہ کھر یا ہے آئینہ قدرت کی صفا کا جو ہر	
بالسرمی زیب کمر ہو کسی ہو کیسی کا چہنی بال میں بل دیکھے کسی ہو کیسی	
سکھ صاف میں کیا شو چوٹے گن ہیں کہہ پھینک کر تختہ آلاس کے مضبوطی پرے پیٹ کے کپٹی ہو ای شیا جو بانو لکے کھر طبع نے سینکڑوں آئینے دکھائی کو دھر	
حسن خود ہیں کی نہ مضبوطی لڑائی ہو صاف تشبیہ نہیں ہو کہ صفا ہی ہو جائے	
دونوں بانو نہیں بھری حن کی ہوشان ناز کی دونوں کلائی کی کلا پر قربان دو نو بازو ہیں نکالے ہوئے عشا قلی جان ہاتھ وہ جنکو نہیں چہین کے دل کی بچان	
دست بردی کو لگے رہے ہیں گھا تو غلیر یا نسرمی دیتی ہو دل کے انہیں ہاتھ نہیں	
اونگلیاں شمع لطافت کی وہ ابھی ہوئیں دوا گر پنجہ خورشید ہیں دنس میں مہ نو ناخنوں کی وہ ضیا اور وہ کف دست کی صلو وار کر کھینکے گردوں جو مہ مہر ہوں ہو	
بے ستوں حرج برین کسا سجایا ہوا ہے دست قدرت انہیں ہاتھ نکالیا ہوا ہے	
کیا گلا ہو کہ صراحی کی نہیں جس سے مثال کوئی کہتا ہو کہ یہ نہ رکے سانچے کا ہو ڈھال شمع کی لو کا کوئی کرتا ہو خوش فکر خیال سب کھاتے ہیں محض اپنے مضامین کا گمان	

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

۱۵۴۱

۱۲۸

تسبیح و تحفہ

هذه هي نسخة الكتاب

وہ سبھی کے لئے ہے

اور ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کہ ان کی جگہ

و تقييد في الاستيعاب

۱۰۰

سید الشہداء علیہ السلام

سید محمد علی

۱۰۰

ਅੰਤਰਿਕਸ਼ਿਕਾ

تہذیب و تمدن کی تاریخ

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

ایک اور تمیز اس میں ہے، کہ

۱۶۱

تمت بحمد الله تعالى

مَنْ جَزَّاهُ فَهِيَ الْفَرْجَاءُ

کے لیے کہیں کہیں آج بھی وہی سحر ہے

وہی ہے جس نے ان کو

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلس ۱۰۰

سید محمد علی

تہذیب و تمدن کے بارے میں

صلح چین کے دکھلائی ہو صنعت ان ہیں	سب کی سب کو ٹکے بہری ہو ملاحستانیں
لوہیاں شیفہ ہیں حسن کے گنہگار	طوطیاں بول ہی ہیں انہیں اینٹوں
مردہ بکر بکر سیرین بکرے میں بشار	دس بکرے دس بکرے کام بکرے روپ سال
وہ کیلے کہ خدنگ قدر انداز کی ہمال	وہ ٹیلے نہ ٹیلے جان کو اگر لیں نکال
شرکین ہیں کدل ہی میں دہرے تھیں	سگر ہیں وہ ہیں کہ آنکھوں میں بھر رہے ہیں
یہ خیم بدو وروہ محمود ہیں پیاری آنکھیں	خیر ناز ہیں ابرو تو کٹ رمی آنکھیں
ہیں نگاہوں میں مگر یہ وزاری آنکھیں	انہیں آنکھوں نے تو کھونی ہیں ہلاری آنکھیں
یہ ہی خرگاں ہیں کہ جو قلب اٹھاتی ہیں	پل چمکے ہیں یہ برہانہ ڈیٹ دی ہیں
صاف و شفاف وہ پیشانی کا حسن روشن	آب سینے کی موجیں ہیں جس کے وہ شکن
لوہ میں نور کی وہ لوہہ کہ قشے کی پھین	سبزہ گون جن کے حصے میں ہو کیا کیا جو بن
یہی آئینہ طاعت سے بھرا دیکھا ہے	اسی الماس کی بخشی کو ہرا دیکھا ہے
کانہ عالم امکان میں نہیں جگا جواب	ناز کی آنکی کہاں اور کہاں برگ گلاب
دو صدف نور کے ہیں کون ترکان نایاب	کیوں نہو حلقہ بگوش انکا ہر اک دوزخ آں
کریم گنڈل وہ سجاوٹ ہیں نور	گوشت و خورشید ہیں دونوں انکے

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

که در این کتاب آمده است

<p>موج میں بکری اور قطر میں دریا تو ہے</p>	
<p>اس سے پہلے سے بت شوح ہیں خواہاں تیرے واقعہ شن نہ تھے بے سرو ساماں تیرے</p>	<p>آئینہ خاک میں تعاجل سے ہیں حیراں تیرے جانے بھی تھے کیسو کو پریشاں تیرے</p>
<p>ایک تھے وہن و جدائی کو سمجھتے کہتے ای صنم تیری خدائی کو سمجھتے کہتے</p>	
<p>ای دل زہان و فکر گرشن گنہیسا پیارے نازک لہذاں ہیں حشمت زدہ آفت مارے</p>	<p>ڈانگنی بانسری دہن سر پہ قیامت باگ سرسبز ہم ہیں ترے چاک گریاں مارے</p>
<p>کل تنک لگاتے تھے موریہا بانوں میں آج دلو انوں کا ہر شوریا بانوں میں</p>	
<p>ای دلارام جہاں نمد و دلار گہنشاہ ننگ ناموس ہر چند ہوں ملاکھوں الزام</p>	<p>لیکن ایک ہی چھب چین کے صبر و آرام کام رکھتے نہیں کوپن سے تیرے ناکام</p>
<p>خلوت خاص ہو گیا کرویاں راہ نہیں یا کدمانی یہ دعتبا ہی تو پرواہ نہیں</p>	
<p>بانسری اولب جہنا یہ بجا نیوالے خاک عشاق سے دامن کے بجا نیوالے</p>	<p>جہا زنی رات میں او آگ لگا نیوالے دیکھتا جاہیں منہ پھر کے جانیوالے</p>
<p>نہ چھپے گا نہ چھپے گا کبھی جلوہ سیرا دیکھ ہر ذرہ میں حسن سراپا تیرا</p>	
<p>اودل آزار کھلا جاتا ہے راز نہیں اوستم کار غلط لطف و کرم کا تھا گمان</p>	<p>اوجھا کار غیث شہر و وفا کا تھا پاس اوترا کار کماں تجہیں محبت کا نشان</p>

وہ لب لباب کا وہ حسن تکرار
اکیچھوکرے ہی گئی پانسری دھن مبرقرا

کیسا ڈمایا ہو غضب حسن کے متوالے نے
آسماں سر پہ گرایا ہو ملک طاف وائے نے

خود نمائی سے چل شیخ خود آرا ہم ہیں
تنگ ناموس شانے ہو بے رسوا ہم ہیں
عرق دریای ندامت میں سر پایا ہم ہیں
جان کم گشتہ کی مایوس تمنا ہم ہیں

کاش چھٹ جاکریں ویرسا جابیں ہیر
بہر شبہ میں لے بت کچھ یاد آئیں ہیر

تاب کیسویں ہی ورنہ ریزہ زلف میں بل
پڑ ہی ہو تیپ غم سے دل جاں میں ہزار
حبیب میں تار نہیں چرونیہ کیسے آنچل
خائبہ کر بھی گئی ایک نگاہ اول

جاوہ حسن کو دکھلا کے یہ پردا کیا ہو
آغرا ہی شیخ گناہ دل شیدا کیا ہو

ہاے برہم ہوئی کیا فحجت سیر متاب
چشم مشتاق ہوئیں جوشش گریم پر آب
خیرت ماہ سے فالارخ الور پہ نقاب
دل شکستہ کی صدا آئی نہ مانند حجاب

آگ ہی لگ گئی سوز تب غم کی تن میں
کونج بھی تو نہ ملی پانسری دھن کی تنہا

درد دیکھتے ہیں کسے اور کسے نبوز شج جاں
آنکھ کیوں بندر نا کرتی ہیں کیوں شکر دل
دل ہو اگر تابی کس طرح سے پہلو میں تپاں
کچھ تیر نہ نہیں کیوں سینے میں کھٹا تو دہواں

آتش لگ کی ہیں پرواقف فریاد سہیا
ہم وہ بلبل ہیں جنہیں طرز قفاں یاد نہیں

[illegible]

၂၀၁၁ ခုနှစ် ဇန်နဝါရီလ ၁ ရက်နေ့

	کتبہ فیضیہ کتبہ فیضیہ	
--	--------------------------	--

شده بمهر و کجاست که در آنجا، لاج		شده بمهر و کجاست که در آنجا، لاج
شده بمهر و کجاست که در آنجا، لاج		شده بمهر و کجاست که در آنجا، لاج

	بر سر قلم بر سر قلم	
--	------------------------	--

لکھنؤ، ۱۲/۱۲/۱۹۱۲ء
 لکھنؤ، ۱۲/۱۲/۱۹۱۲ء

[illegible]

<p> سنة ۱۱۰۰ هـ سنة ۱۱۰۱ هـ </p>	<p> سنة ۱۱۰۲ هـ سنة ۱۱۰۳ هـ </p>
---------------------------------------	---------------------------------------

چلیں رُک رُک کے مثل نبض بیار
 شکستہ لذتِ خارجہوں سے
 تھکی نظریں تھیں چشمِ جستجو کی
 زمیں کو غیبتِ گلزار دیکھا
 کیا نقشِ قدم سے سب کو آگاہ
 لگا یا نقشِ پائے ناز میں کو
 جو سب کے دیدہ و دل میں نہاں ہے
 دئے بوسے لگا کر چشمِ خم سے
 تسلی دی امیدِ دریا نے
 بندہ الی اس سجدہ نے جس کی
 بڑھا آگے کو شوقِ رہ نور و دی
 غنزلِ خواں شوق میں خوش آمدی

برہنہ سرگرد و حشر رفتار
 بھرا ہر آبلے کا منہ تھا خوں سے
 کبر لٹوئی ہوئی تھی آرزو کی
 کہ ناکہ نقشِ پائے یار دیکھا
 ٹھٹھک کر رہ گئی اک غیتِ مہما
 جھکا کر مہ جینوں نے جن میں کو
 کہا سنے اوسے پاک نشان ہے
 جیں فرسا ہو میں نقشِ قدیم سے
 کیا آگاہ منزلِ نقشِ پائے
 تشفی کی دل اندھکیں کی
 نکل آیا حصولِ دشتِ گردی
 ہر اک ٹوسلِ غنزلِ پانہی

غنزل

شبِ متاب میں صحرایا بحرِ اکنار میں پایا
 مٹا کر نگاہ نامِ رنپا سیماں کانگیں پایا
 نشانِ پاکو سپرِ کس طرحِ زیب جیں پایا
 ہر اک دیدہ حیراں کو پنے سرنگیں پایا

نشانِ پکارِ گیس سے سراغِ مہ جیں پایا
 ترے نقشِ قدیم پر ہو مہرِ خصلِ پیرِ رواں
 بڑھایا سجدہ نقشِ قدم نے حنِ آرائش
 ملیں آنکھیں جگہ آنکھوں میں کی خاکِ کب پائے

کہا دل میں کہ یارب کون ہے یہ
 رفیق جان جانان کون ہے یہ
 زمیں پر میں قدم آنکھوں میں گھر ہے
 حامل کسی ہے زلف سیر پوش
 کوئی تو ہے تار چشم و ابرو
 کوئی ہے مے پرست چشم خود میں
 کوئی تیغ نگہ پر سر بکھن ہے
 مذاق زندگی کھویا ہے سب نے
 حسد سے تھا بلوں پہ آہ و نالہ

بت شوخ شکر لب کون ہے یہ
 انیس ذوق نہماں کون ہے یہ
 کوئی تو ہے جو منظور نظر ہے
 ہوا ہے ناز کس کا زینت دوش
 کوئی خوش چشم ہے ہمراہ آہو
 کوئی تو ہے یہ ست چشم خود میں
 کوئی تو تیر غمزدہ کی ہوت ہے
 لیے شیریں وہ لب کس شہ لب نے
 غزل خواں تھی ہر اک رشک غزالہ

غزل

آشفستہ سرو سا تھ تری برج نہیں کون
 پاں اس طرف بھی ایک نظر دور سے سہی
 بول میں اگر نہیں ہو خیال لب طبع
 ہو تیکے نقش پا کے قرین نقش پاے غیر
 ضیاء کا گمان کبھی گلچین کا وہ ہم تھا
 کیا کیا غم فراق میں غمت و وطن کے ہے
 شکست کو بلبلوں سے بھی ہیں پر وہ واریاں

او بجا ہوا زلف شکل دشمن میں کون
 بیٹھا ہو او قریب حد و انجمن میں کون
 بھرتا نہ کہے رنج جگر کے دہن میں کون
 آیا ہمارے تیرے سوا برج بن میں کون
 کھٹکے پر بلبلوں نے پکارا جن میں کون
 سچ ہی شریک ہوتا ہوں رنج و غم میں کون
 مانند بو بوی خلوت گل پیر ہن میں کون

شربت سبز را به سکه چینی
مرا به بیم خود که از پیشانی
لرزان، نهاده اند و کسی که
خفته است را بسوزد و اگر کسی
بیمه، و یا کسی که از پیشانی
سخت شده و بختی که از پیشانی
در هر سر او ایستاده و بعد از
که از پیشانی او ایستاده و بعد از
بیمه و یا کسی که از پیشانی
بیمه و یا کسی که از پیشانی
شربت سبز را به سکه چینی
مرا به بیم خود که از پیشانی
لرزان، نهاده اند و کسی که
خفته است را بسوزد و اگر کسی
بیمه، و یا کسی که از پیشانی
سخت شده و بختی که از پیشانی
در هر سر او ایستاده و بعد از
که از پیشانی او ایستاده و بعد از
بیمه و یا کسی که از پیشانی
بیمه و یا کسی که از پیشانی

شربت سبز را به سکه چینی
مرا به بیم خود که از پیشانی
لرزان، نهاده اند و کسی که
خفته است را بسوزد و اگر کسی
بیمه، و یا کسی که از پیشانی
سخت شده و بختی که از پیشانی
در هر سر او ایستاده و بعد از
که از پیشانی او ایستاده و بعد از
بیمه و یا کسی که از پیشانی
بیمه و یا کسی که از پیشانی
شربت سبز را به سکه چینی
مرا به بیم خود که از پیشانی
لرزان، نهاده اند و کسی که
خفته است را بسوزد و اگر کسی
بیمه، و یا کسی که از پیشانی
سخت شده و بختی که از پیشانی
در هر سر او ایستاده و بعد از
که از پیشانی او ایستاده و بعد از
بیمه و یا کسی که از پیشانی
بیمه و یا کسی که از پیشانی

در هر سر او ایستاده و بعد از
که از پیشانی او ایستاده و بعد از
بیمه و یا کسی که از پیشانی
بیمه و یا کسی که از پیشانی

دیا تھا ہاتھ سے آئے ہوئے کو
 غزال شوخ رم کی جستجو ہے
 کہ ناگہ اک پریر و شمع رخسار
 کہا سب نے وہی ہے نازک اندام
 وہی حیرت نما و فتنہ زاب ہے
 یہی تھی مثل دل پہلو پہ پہلو
 قیامت قد وہی ہے حشر رفتار
 اسی کی رشک دل کو جستجو تھی
 بوئیں آکر فرام چار سو سے
 مناسب کا خیال لا ابا لی
 تمہا ہر اک نے ای ہزار و ہندوش
 دیکھے آگئے کہاں ہو سدا بہاری
 تباہ ہے کس طرف شوخ و لا رام
 جو پوچھ حال رشک گل کا سب نے
 کہ میں بھی ہوں شریک غم تہاری
 سرا سر تازہ تر حشر ہے میری
 فریب نہرانی میں پھنسا کر
 اکیلا چھوڑ کر رنج و قلق میں
 نہیں رہتا کسی سے کام خود کام

غضب تھا کو دیا پائے ہوئے کو
 نگاہ داشت آگیاں چار سو تھی
 ہوئی کچھ دور صحرا میں ہنر دار
 وہی ہے یہ ہوئی ہمراہ گھٹھا شام
 وہی آئینہ دار نقش پایا ہے
 یہی تھی دوش پر مانند گیو
 وہی بے بسندہ دامن دلدار
 یہی ہنسہ گل مانند بو تھی
 تلاش گل میں حیراں گل کی بو سے
 وہی بنگلی وہی ہوسا نہ والی
 کہاں چھوڑا بے تار گر ہو شش
 ترا ہی نام تو تھا چیراں یاری
 کہاں ہے آرزوئی جاں گھٹھا شام
 کہاں آہ بھر کر پنچہ لب نے
 کہاں ہمدوش ہوں ہمد تمہاری
 خروں کچھ تم سے بھی حیرت ہے میری
 گیا جانے کہاں دامن چھوڑا کر
 کا آوارہ دشت لقا و دق میں
 غلط نکلا غلط شوق دل شام

یہی بہتر ہے بے تکرار ہو کر
 ثبات زندگی ہے نقش بر آب
 اگر روشن نگاہ دور ہیں ہے
 نجات و موکش ہے یاد گرامی
 نہیں دنیا و مافیہا سے کچھ کام
 تن پرودار خود ہے مرگ چھالا
 پیش کیا کم ہے آہ نقش کی
 جو گرگی خاک سے ہنسی راہیں
 سہانی بگت کا ہے پر ہم بس ہے
 بڑی تاثیر ہے درد و جگر میں
 عجب کیا ہے ہیں سے گریاں ہو
 یہ سنکر گشتگوئے شوخ بہ سرد
 پسند دل ہوئی خلوت گزینی
 ہوئیں مصروفیت یا جلوہ ذات
 ہر اک مچو خیال راحت چاہاں

شعر

کہاں کہایت رشک قرہم سے جدا ہو کر

رہو محو جمال یا رہو کر
 خیالات جہاں ہیں خواب ہی خواب
 ہر اک سو جلوہ عین الیقین ہے
 ہے وصل اصل ذکر نام نامی
 یہیں بیٹھی بھو ہر نام کا نام
 شریک سرخ ہیں مونگے کی مالا
 لگی دہونی ہے نردم سوز دل کی
 یہی زلفیں میں جوگی کی جھٹائیں
 سنا ہے آپ ہی فریاد رس ہے
 اثر کئے ہیں سب آہ سحر میں
 بہت نادر باں خود دھرباں ہو
 ہر اک بیٹھی رہیں پر صورت گرد
 پئے ذکر قسم گوشت شینی
 زباں پر حفظ باز کی و ظلمات
 پیئے اظہار درد دل غزلخواں

ذراقی ہوش و متاب بیکانی بلا ہو کر

یو اړیکه یو اړیکه زوږ د فواید
 هر خبره سترګه کېدو بیا
 د یو یو اړیکه یو اړیکه
 نه د یو اړیکه یو اړیکه
 بېرته اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه

یو اړیکه یو اړیکه زوږ د فواید
 هر خبره سترګه کېدو بیا
 د یو یو اړیکه یو اړیکه
 نه د یو اړیکه یو اړیکه
 بېرته اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه

د یو اړیکه یو اړیکه زوږ د فواید
 هر خبره سترګه کېدو بیا

د یو اړیکه یو اړیکه زوږ د فواید
 هر خبره سترګه کېدو بیا
 د یو یو اړیکه یو اړیکه
 نه د یو اړیکه یو اړیکه
 بېرته اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه

د یو اړیکه یو اړیکه زوږ د فواید
 هر خبره سترګه کېدو بیا
 د یو یو اړیکه یو اړیکه
 نه د یو اړیکه یو اړیکه
 بېرته اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه
 د یو اړیکه یو اړیکه

وٹھانی ہوگی خاص و عام سے شرم
 شائے خلق کے الزام کو بھی
 اگر سمجھا ہوا ہے اے دلارام
 تو پھر رتبہ حسو و ہا کے لیے ہے
 پھر اس میں بھی ہے سب کو جائے تکرار
 جو آدمی نام ہو جاتا ہے پیارا
 سر نام گرامی ہیں مسیر تو
 نہیں ہے نام کو بھی اس میں وسواس
 لو ار نام سے ہے ننگ تجھ کو
 کے بے تاب فرقت ایکدم کی
 کہاں تک بیوفا نامہ سربانی
 غضب ٹوٹا ہے دل پر جان پر تھر
 نقاب رخ ہے دو دشعلہ آہ
 لڑکھا ہے دردِ متصل نے
 بلا ہے سرگزشتِ شام بھراں
 ہم راغم ہمارے ناٹوانی
 دل بد میں نہیں آگاہ میسر
 عیاں بے ذات لے ہر جائی تیری
 کہاں تک روئے ساری رات کوئی

ہوا کرتی ہے آدھے نام سے شرم
 ہمیں چھوڑا تو چھوڑا اس نام کو بھی
 کہ سب لیتے ہیں آدمی پار کا نام
 یہ شایاں نند بابا کے لیے ہے
 غلط ترکیب میں ہوتا ہے انکار
 سرے کے لفظ ہوتے ہیں دلارام
 کہ نصف نام نامی ہیں ہمیں تو
 ہوا کرتا ہے کچھ ہم نام کا پاس
 محبت میں بے خرم جنگب تجھ کو
 کوئی مدد بھی و فور درد و خشم کی
 رہی ہے کوئی دم کی زندگانی
 فیاست آ رہی ہے خستہ دہر
 ہوا جاتا ہے عارت حسن و نحوہ
 بنیاد کھا ہے بسمل زخم دل نے
 غم داند وہ و خستہ یاس حرم
 نہیں سنتا کوئی ساری کہانی
 ہے مثل رنگِ سینہ سیاد تیرا
 ہمیں معلوم ہے ٹھکرائی تیری
 نہیں بنتی بنائے بات کوئی

نہوا الزام اشک تہ نشین پر
 ابھی تیرے گاہ پر وہن کا تیرا
 ترے یہ کوس چورائی ہیں کتنے
 بہا بجا نیکی سب کو روانی
 اثر گھر ہے اشک آتشیں کا
 قیامت دیدہ گریاں سمجھنا
 نہ رہنا اس بھروسے لے جفا کار
 یہ جوش اشک تا تحت اثر ہے
 پتے ملتے نہیں میں بحر و بر کے
 خیال جزو کیا کل کو بچپا نا
 غلط روداد یہ غم کی نہیں ہر
 ذرات تو جسم کر او بھر جہ و سلسلے
 نو ہی خود دیکھ لے آکر سہراہ
 لو ارا ہم پہ یہ آفت کھاتک
 پھر کس کام آئیگا ہمارے
 مثالی الفت اتنی غمستہ بدر
 ہاں کہیں اور وہ مہری ہر سویرے
 ماں ہوتی ہے سچی چور کی بات
 مجھ رکھا تھا کچھ خبا لیر تو نے

کہم کی جڑ نیاسگی زمیں پر
 کبھی دیکھی نہیں آنکھوں کی لیدلا
 زمیں پر ہرج کے باسی ہیں کتنے
 دکھائی دیگا سو سو کوس مافی
 رفو ہو گانہ اک رخنہ زمیں کا
 نہ انکو اندر کا طوفاں سمجھنا
 کہ اک اونگی پہ بٹکا کوہ گر انبار
 زمیں ساری اوٹھالیکا تو کیا نے
 ادھلتے کب ہیں دو بے چشم تر کے
 میں کیا ساری گول کو بچپا نا
 کہ عرض حال ہے وہی نہیں ہے
 کہانتیکہ کوئی تیا بی سنہا لے
 خزانہ عسرو سان شب ماہ
 چاہی سے غفلت کھانتک
 بچے جب پران پھر کیا پیراں ہاں
 قدیمان محبت کی نہیں قدر
 ہنس واقف ہیں ہنگند و سیرے
 کیے غارت کھلا کر شیر و خیر است
 بہت توڑے ہیں طرف شیر تو نے

پریردو پونے کے صف بستہ پرکھے
 نقاب آنکھوں پر آنسو روکنے کو
 یکایک آئی بوسے نکت گل
 پلٹ کر آگئیں جانیں بدن میں
 بنگاہیں بھٹیں چکا چوندہ ایک دم سے
 ہر اک نے کولہیں آنکھیں جھپک کر
 نہ تھا فکر پس و پیش و بد و نیک
 کوئی کھینچے تھی پتے کو کس سے
 کسی نے زلف سے پونچھا پسنا
 کوئی تھی دیکھتی مڑگاں کی صف تو
 کوئی تھی شوق لب میں لب گزیدہ
 کوئی مرغ کے مقابل چوچسراں
 کسی کا شوق میں آغوش پر ہاتھ
 کہا اک نے پکڑ کر ہاتھ مضبوط
 یہی تھی ہم سے شہرہ آشنائی
 اگر اب چھوٹ جاؤ تم تو جانیں
 نظر کی طرح آنکھوں سے نہاں تھا
 زیادہ ایک سے تھا گو سروکار
 خصوصیت اگر ہے جان تو لے

امید و یاس میں کچھ مٹوئے تھے
 لبوں پر ہاتھ ناسے ٹوسنے کو
 فضاں سے ہو گئیں خاموش بسمل
 اوجالا سا ہوا پھر ہرچہ میں
 ہوا پر گھٹ بوت طسرا رہم سے
 لیا آغوش میں سب نے لپک کر
 گری پڑتی تھی اوپر ایک کے ایک
 کوئی لپٹے ہوئی پتہ سے
 کسی گشتی نے پتہ کسی کو چھینا
 کوئی تھی چھتی اپنی طہ سے
 خوشی سے کوئی پیرا ہن دریدہ
 کسی کی اونگھیاں زیر رخساراں
 کوئی رکے ہوئے تھی دوش پر ہاتھ
 چھوڑا لوگر ہو گئی تھامہ مضبوط
 کیا ہے خوب پایا دل جدا نی
 بھلا یہ جاؤ اب کے گم تو صبا میں
 بہت دھرباں اب تک کہاں بھتا
 پر اب یکساں ہو سکی حالت زار
 سوار دوش کو پہچان تو نے

مکتبہ سرگندہ ۱۵ بجے، جیسے، ۱۵ بجے
مکتبہ سرگندہ ۱۵ بجے، ۱۵ بجے

تہذیب و تمدن کے لیے علم و فن کی ترقی
کے لیے ساری وسائل کا استعمال

۱۱۱۱

؟ کیسے کرنا ہے؟

جہاں کہیں کہیں

تقريباً سب سے زیادہ کثرت
میں ہے۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

[illegible]

1

[illegible][illegible]

جس میں ہو جوش و آتش ہو سزاوار میں
لاکھ جھنکوا کے کوئی شرم تو عینیت

جس میں تاثیر ہو وہ آہ مبارک ہو
چاہئے والے تری چاہ مبارک ہو

ہو ہر اک نقش قدم نقش حسین شعلہ
خاکساری سیراہ مبارک ہو

ہوئی بارے شب تہاب شفاف
سیم صبح نے دامن سنبھالا
ہوئی تھکار مرغان چین کی
سیر گل بلب گلشن بھی گستاخ
پریشاںوں نے خود کیسو سناوے
طرب انگیز تھا میدان صحرا
ہر اک کھوٹے ہوئے آغوش مطلب
سیر سبزہ ہر اک غلطاں خوشی سے
شام جان میں تھی بوئے گل تر
ہر اک بے بادہ مست شوق دلدار
بڑا ذوق دل صد پارہ کیا کیا
طیس آنکھیں بت حسن آفریں کی
نہ دو دہل نہ لب پر آہ جانسوز
ہو اسامان عیش شب مہیا
ہر اک بیتاب شوق متصل میں

عبار کلفت دل مطلع صاف
بہار تازہ نے جو بن نکالا
چلیں سکن سے ہوائیں سرج بن کی
گلے لپٹی ہم تھیں شاخ سے شاخ
کھلے پز مردہ باسی ہار سائے
ذمہ گون تھا ہر دامن صحرا
بہار سبزہ گویں پر لوٹ بھٹیں سب
گری پڑتی تھیں شوق بخودی سے
دلخ خوب رویاں تھے منقطع
ہر اک بے نشہ تھی مدہوش و سرشار
بھرا تھا دامن نظارہ کسا کیا
تشنہ گریں جان حسدیں کی
نہ جوش بقراری خامشاں سوز
وہی گویں وہی نٹ کھٹ کنہیا
ہر اک نامکام ذوق کام دل میں

کیا پہلو سے تو ماند خباں تھا
 بچر آیا جلوہ خبا وید ہو کر
 نہ آیا دور تک جلوہ نظر میں
 نمود آخر ہوا آغوش جاں سے
 نہیں ملتا ہے تیسرا کتبہ ذات
 بیاں رمز کا پایاں نہیں ہے
 بہت گن گنا ہے ہنس وید تیسرا
 خیال و وہم کو بیگانگی بنے
 نہیں کھلتے ہیں بند و بست تیسرے
 ہمیشہ سے جو جاری رسم الفت
 طریقے تین ہیں الفت کے ہر چند
 طریقہ اولیٰ ہے عین الفت
 طریقہ دومی ہے بے ستمگر
 طریقہ تیسرا ہے خاک کشت
 کتبہ و کتبہ نہ اسے جلاؤ نہ دلاؤ
 کہ وہ خار کو سپا نیزنگ حبس
 ایسا نہیں محبت کو نسا ہے
 کہ کسی جو رو ستم سے مہربانی
 کہ کسی دامن کشی بے سبب ہو

بت سحر آفرین اب تک کہاں تھا
 ملی امید نامید ہو کر
 بت بیاک نکلا برسی بریں
 کہاں ڈھونڈا مجھے نکلا کہاں تے
 نہیں کھلتی ترے نیرنگ کی بات
 مجالِ عالم امکان نہیں ہے
 نیا یا پر کسی نے بنیدیترا
 جنوں کو آپ ہی دیو دنگی ہے
 محل و بلبل ہیں دونوں مست تیرے
 مگر کچھ تو ہیں آئینِ محبت
 نہیں تو ایک کا بھی شوخ پابند
 برابر کی ہو دونوں میں محبت
 گریزاں ہو ایک ہوا اور ایک مضطر
 تو وہ قوس کے باہم رنگِ محبت
 پسندیدہ ہے ان میں کسی کو نہ بت
 کہ اک صورتِ پیچولی کی تسلی
 کہ گلاب مہر ہے گاہے جناب
 کبھی صدف و کرم کی سن ترانی
 کبھی خود اپنے طلب کی طلب ہے

[illegible][illegible]

اوٹھایا تم نے کل رسم جہاں کو
 کہ ہے پابند دنیا آدمی زاد
 برائے گھر سے باہر پاؤں دہرنا
 اوٹھانا ہاتھ کو شرم و حیا سے
 زمانے کی نہ رکھی شرم کچھ بھی
 کیا کیوں شوق دل ناموس پر صرف
 اگرچہ پوچ ہیں و سواس دنیا
 یہ سچ ہے کون ہے فرزا نہ عشق
 کھلے ہیں مجھ پہ سب راز محبت
 تعارف اک برائے نام سا ہے
 محبت کا عجیب نشو و نما ہے
 اگر لے آرزو مند ان آغوش
 بھری سر میں ہو لے گلشن وصل
 نہو قیاب شوق متصل سے
 کہ بھر کامرانی ہے یہی شب
 یہ سنکر فر شاہ مہ چستان
 قرار و صبر سب قابو میں آئے
 ہوا بزم طرب کا ساز و ساں
 نیکی چٹوئوں میں تھا نیکیلا

یوہیں لگتے ہیں دھتے خداں کو
 کیا ظاہر کا کیوں ناموس برباد
 نہیں لازم کبھی حد سے گزرنا
 او ترنا ہے نگاہ افسر با سے
 نہیں معلوم سرد و گرم کچھ بھی
 نگیں کیا ہو جو آئے نام پر حرف
 مگر تھا کچھ مناسب پاس دنیا
 کہاں پابند ہے دیوانہ عشق
 کہ ہے سوزناں ساز محبت
 تعلق ایک رشتہ خام سا ہے
 یہ عالم دونوں عالم سے جدا ہے
 جہاں خواہی خواہی ہے فراموش
 بڑے ہیں ہاتھ پیر دامن وصل
 ذرا کچھ کام لو سکین دل سے
 سر عیش و جوانی ہو یہی شب
 بڑا جوش شباب تازنیاں
 دل خود رفتہ خود پہلو میں آئے
 پھٹے جو بن سارے چاک گریبان
 شب ہمتاب میں تھی راس لیلا

[illegible]

66

کھلے قدرت کے نیزنگ حقیقت
 بڑی عشق حقیقی کی مہتی مستی
 نہالان چمن سب سرگزیدہ
 لباس فاختہ تھا جو گیس نہ
 نکلتا حق تھا مہری کی قندار
 عروسان چمن میں جو گل کا ڈھنگ
 ہر اک گل پاٹ کے ساہا میں تھا
 ہوتی باد بہاری محور ک کے
 ہو کے ساتھ ذکر حق رواں تھا
 گل بیل کو ذوق جاں نشاری
 عجب مہتی بارش گھمائے رنگیں
 اوٹھائے سر پہ پیرچ میں تھے
 لب ساحل پہ نام لکھ سن اوچار
 دو عالم تھا نہ شا کھ اسرار
 حقیقت ترا تھا حق و عشق کا ڈھنگ
 نہ بیل کو چہا داری گلوں کی
 جمی مہتی بزم عشرت نصف شب میں
 نگاہوں میں تھا نور حبیبہ خات
 یا وف اپنا چرخ چن سبہ سے

چمن کا رنگ تھا رنگ حقیقت
 ہر اک جانب تھا شعل حق پرستی
 ہر اک شمشاد و فہری حق رسیدہ
 لٹی سا وہو کی مہتی ہر اشیانہ
 پنشیا سر کی مہتی ایک پاسے
 ٹپکتا تھا خا سے گیسوا رنگ
 ہر اک غنچہ اوسی کے وہیمان میں تھا
 گئی شاخ شجر سجدے میں جھک کے
 ہر اک پیاز بان بید حوال تھا
 ہوا بانہ ہے ہو کے باد بہاری
 بنا تھا برج بن و امان گلچیں
 حباب کرائی موج میں تھے
 نہیں ملتے تھے با ہم ایک ہی بار
 ہر اک سو جیلوہ قدرت نمودار
 گل بیل تھے دونوں ایک ہی رنگ
 نہ گل کو شرم تھی کچھ بیلوں کی
 بھری تھیں قدر تین جوش طرب میں
 ہوتی تھی گرم کیا بزم خلعت
 طاسے ساز زہرہ مست شری

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کھڑا تھا ہاتھ باندھ بیٹھا دلیس
 بھاگ اپنے ہی کچھ بیراگ میں تھا
 ہمارا وقت کسی تال اور زمان
 رہے بخت پر پرویاں گو گل
 یہ دل خود رفتہ دل سے تم آغوش
 سہری جدیت بھر رنگ محفل
 کیا وحدت کو کثرت کا اشارہ
 ہر اک اینہ رو کے رو برو تھا
 الگ الگ ایک پر جلوہ گری تھی
 وہی تھے گر بیت اور وہی کثرت
 وہی دروہ ہی کرا کر ت کنڈل
 وہی میل وہی پھولوں کی مالا
 وہی نور جبین وہی سیاہی
 وہی چھپ میں ادا دلیری تھی
 وہی جلوہ وہی تھا نور جاوید
 ہر اک صورت میں تھا حسن یگانہ
 ہر اک جانے ہوئے قابو میں اپنے
 ہوا کثرت صاحب حسن بخت
 بت طناز بہر رقص تھا ساتھ

بھرا تھا بھیروی نے جو گیا بھیر
 غرض جو راگ تھا الوراں میں تھا
 چھنچھنی گارہی تھی شام کلیاں
 کہ تھا ہم نرم وہ حسن جزو کل
 وہ خود پہلو نشیں یہ خود فراموش
 جدا دیکھی ہر اک کی خواہش دل
 بنا تو ایک سے ہر نظر رہ
 وہی اک حسن سب کے دو بد و تھا
 وہی شکہ تھا وہی بانسری تھی
 وہی جا نہ تھا وہی بیت بیت تھا
 وہی زلفیں وہی گیسو وہی بل
 وہی قامت وہی تھا قد بالا
 وہی سچ دیکھ تھی وہی بکلا ہی
 وہی شوخی وہی عشوہ گری تھی
 وہی کثرت وہی تھا رنگ توحید
 نہا تھا راج بن آئینہ خانہ
 ہر اک سمجھے ہوئے پہلو میں اپنے
 ہر اک گوئی کا تھا اک ک گنہیا
 لیا اک ک نے اک اک شام کا آئینہ

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲

[illegible]

الاپ اوٹھے تھے سر کچھ آپ ہی آپ
 پڑے جب یانوں فرشتوں گل پہ دھکم
 عرق تھا جینوں کی حبس پر
 غلط پس نسبتیں آب گھر سے
 عجب ہیں او سکی شوخی کے قریب
 بکھر تی تھیں جو زلف عجب سر پر فام
 نمایاں تھا طلسم عشق باز ہی
 کوئی قرباں بت شیریں شمال
 کہیں شیکے سے غسبی کو نکالا
 کسی نے قول لیکر ہاتھ مائے
 کسی نے پھر کے ڈوبے ملک کے
 کوئی کھتی تھی یوں شوخ و گرام
 مجھے بھی یاد رکھنا نو حنی میں
 کوئی کھتی تھی رمز و رعم کی بات
 اوتھو یا سینے تھا کوہ گراں سحر
 گر وہ کو بیاں سے ایک مضطر
 دکھاتی تھی تربیت بی دل
 دوا پوچھے بھی کوئی درد جانکی
 سخن کو تاہ بہر وصل باناں

بنی پاکو بیان مردنگ کی تھاپ
 گری غلخال پر غلخال جھم سے
 کہ تھے شبنم کے قطرے یاسیں پر
 وہ کیا ہیں جو چھین چھینا مہر سے
 بت خود ہیں نے خود پوچھے پیسے
 بنا دیا تھا اپنے ہاتھ سے ششیا م
 محبت کر سی تھی کار ساز ہی
 کسی کے ہاتھ گردن میں جاٹل
 کسی نے چھین لی تھی پھول مال
 نشانی کے کہیں جھیلے اوتھائے
 کسی نے بلہ جھٹے پیت پٹ کے
 بڑا ہی بھولنے والا تو عشیا م
 لگالے گانٹھ چائے کی تنی میں
 کہ دیکھی عشق بازی کی کرامات
 بچایا ہم نے اوسکو انگلیوں پر
 دہرے سینے پہ تھی دست سمن بر
 چلید نہائے جان نیم بسمل
 کوئی ترکیب کچھ ضبط فضاں کی
 ہر اک رتقا ص شئی دست گریاں

خاتمہ

<p>کماں تو اور کہاں وہ پریم کا رس حقیقت کیا تری او بڑی حقیقت نہ جانی ایک بھی کیفیت راز نہیں کھلتے کبھی اسرار اسکے ہو ہر وصل کافی پریم ہی پریم تجھے جو مانگتا ہو مانگتے تو طلب کیا او میں جو خود طلب کو تجھے کیا چاہئے اوسکے سوا اور وہی دو ہاتھ بھومی برج بن کی لگا ویاگرہ پاسدہ بیسرا تھے اس ستم کو بھی رنگ مقبول مگر کچھ پریم کا آنکھوں میں پانی</p>	<p>بس اب اس شعلہ خستہ جگر بس ہمیشہ سے ہی پابند طریقت یہ کیا سامان یہ کیا ہلکت کا تھا نہ سمجھا کوئی کار و بار اسکے کہا نکی پاٹ پوچھا کہ ہو کا نیم ہمیں وہاں فرق بخش میں سر سب کیا چاہئے تو بے سبب کو نہیں ہوں مانگنے لائق کسی طور وہی چھانکی سری راوہ مارن کا مئے دنیا و عجبے کا بکھیڑا تمنا ہے رہی ہو عرض کو طول نہیں میرا صلہ گو ہر فانی</p>
--	---

جے جے جے جے ایلی جے

قطعہ تاریخ از مصنف

<p>چو شد آراستہ ایں گلشن راز برہما سر برون آوردہ از حبیب کہ اے شعلہ پے تاریخ تصنیف</p>	<p>برابر برج چہب نیزنگ قدرت خوش خورمی دادا میں بشارت گو نظارہ حسن حقیقت</p>
--	---

<p>و ستخط خاص</p>	<p>جے ہو جے ہو جے ہو</p>	<p>بنواری لال شعلہ</p>
-------------------	------------------------------	------------------------

نالہ ہمدرد

یعنی
نوحہ نشی کالی پرشاد و رما کل بہا شکر خبت آرا سنگاہ

جو ایک ماتمی مجلس میں پڑھا گیا

رباعیات

ہر بین پہلی پو اسی برج میں کھونیکے لیے	اشک طوفاں جو بنے ہیں ڈوبونیکے لیے
کل ملک حال پہ روتا تھا بہار جو شخص	آج ہم جمع ہوئے ہیں باد سے روٹنے کے لیے

دیگر

وہ نیک نادر ہائے کالی پرشاد	فرخندہ نژاد ہائے کالی پرشاد
ہمدردی قوم رو رہی ہے سرسبز	کالی پرشاد ہائے کالی پرشاد

نوحہ

لے نالو آج حشر ادھانیکا وقت ہے	لے آہ گرم برق گرا نیکا وقت ہے
لے گیر جوش اشک دکھانیکا وقت ہے	لے سوز سینہ آگ لگانیکا وقت ہے

کٹ جائے وہ زبان کہ جو نوحہ گر بہو

	<p>جوسر کو پیچھے ہیں بھلائی کے واسطے وہ جان تول دیتے ہیں بھائی کیواسطے</p>
<p>وہاے واپس دم رحلت اید پر چلے ہمت پکارتی تھی کہاں چھوڑ کر چلے</p>	<p>ٹھٹھے تھے اقر باکہ اکیلے کہ ہر چلے دولت یہ کہ رہی تھی مجھے کہہ ہر چلے</p>
<p>حاضر ہوں بہر وقف نہ اب ٹالیے مجھے بید کیا تھا دینے کو دے ڈالیے مجھے</p>	
<p>دست سچی پھر کتا تھا جست کے نام پر عمر عزیزا گئی جب اختتام پر</p>	<p>ہمت بند ہی ہوئی تھی بھلائی کے کا پر جو ملک خاص تھی اسے تخت عوام پر</p>
<p>چھ لاکھ کو جہاں میں ایک نام بک گیا سرمایہ حیات کرے دام بک گیا</p>	
<p>کیسا لٹا ہے قوم کا کلزار مائے مائے گیا اوٹھ گیا جہاں سے وفادار ہائی مائے</p>	<p>ملم و کیا ہے اپنا ہی سچو ار مائے مائے پامال ہو گیا چین زار مائے مائے</p>
<p>بڑے کو جو نہال تھے مر جہا کے رہ گئے کھلنے کو تھے جو پھول وہ کھلا کے رہ گئے</p>	
<p>پھولا پھولا تھا کیا چین لالہ زار قوم پامال ہو چلی ہے غزاں سے بہار قوم</p>	<p>سیچے تھا اپنی خون سے ایک جاں تار قوم بیاد ہوا اجل کو مگر دوستدار قوم</p>
<p>باد بہار چلنے سے رک رک کے رہ گئی اوتھنے کو تھی جو شاخ وہ جھک جھکے رہ گئی</p>	
<p>کالیٹھ پاٹ شالا کا دمدر سہ عظیم</p>	<p>تحقیق وہ برن کی کتب خانہ قدیم</p>

مکتوبی از یزدت علی بن ابی طالب
 مکتوبی از یزدت علی بن ابی طالب

و یزدت علی بن ابی طالب
 و یزدت علی بن ابی طالب

و یزدت علی بن ابی طالب
 و یزدت علی بن ابی طالب

و یزدت علی بن ابی طالب
 و یزدت علی بن ابی طالب

و یزدت علی بن ابی طالب
 و یزدت علی بن ابی طالب

و یزدت علی بن ابی طالب
 و یزدت علی بن ابی طالب

و یزدت علی بن ابی طالب
 و یزدت علی بن ابی طالب

و یزدت علی بن ابی طالب
 و یزدت علی بن ابی طالب

و یزدت علی بن ابی طالب
 و یزدت علی بن ابی طالب

و یزدت علی بن ابی طالب
 و یزدت علی بن ابی طالب

اے شعلہ زنگ ہستی نابا یاد رکھ
کیا کر رہی ہے گردش لیل و ناز ویکھ
م سیکڑوں ہوئے ہیں سیاں سوا ویکھ
لتا نہیں کسی کا بھی رگد و غبار ویکھ

لکھو تباؤں کے دکھاؤں نشان کو
گزر بھر زمین جاٹ گئی ہے جہان کو

اے اہل قوم صبر کہ چارہ نہیں کوئی
تقدیر میں کسی کا احباب نہیں کوئی
وینا میں دستگیر ہمارا نہیں کوئی
افسوس یہ تو یہ کہ سہارا نہیں کوئی

کوفان و طوطا ہے کہ ہر اک خطر میں ہے
پروردگار قوم کی کشتی بنوہ میں ہے

کچھ اپنا حال زار بھی لکھنا ضرور ہے
سنگ بلا سے شیشہ دل چور چور ہے
سچین بے قرار دل نا بصور ہے
غم کی تر قیاں ہیں الم کا دفور ہے

کیا گر سہا کے نام سے بشتاں ہو گئے
بے اتفاقیوں سے جگر پاش ہو گئے

اجلاس میں اگر چہ سہاؤ کے چایا
پیر اتفاق کا نہیں ملنا کہیں پتا
اترے رکنا کچھ دلچسپی اسکی کوئی دوا
لوہو سے کہہ دیا کہ سہا کر رہی میں کیا

تم ہی سرور جو یا ستا ہر گونہ سے
پیدا ہوئے یہ قوم پر مہر سے کے و مسے

ہمت خدانے دی ہو سخاوت بھی پائی ہو
دوست خدانے دی ہو کجابت بھی پائی ہو
بخشا خدانے علم فضیلت بھی پائی ہے
بازو میں زور نا تھو میں قوت بھی پائی ہو

لکھو یا نہیں جسے وہ دلوں کا لفاق ہے



و نه به این که در این کتاب
و نه به این که در این کتاب

و نه به این که در این کتاب
و نه به این که در این کتاب

و نه به این که در این کتاب
و نه به این که در این کتاب

و نه به این که در این کتاب
و نه به این که در این کتاب

و نه به این که در این کتاب
و نه به این که در این کتاب

و نه به این که در این کتاب
و نه به این که در این کتاب

و نه به این که در این کتاب
و نه به این که در این کتاب

و نه به این که در این کتاب
و نه به این که در این کتاب

و نه به این که در این کتاب
و نه به این که در این کتاب

قصیدہ ہفت بیت علیہ سالانہ کا سب سے بڑا چنگیز

رباعی

جو دل میں ہو مدعاہوں یا نکہوں اپنی طرح کو کیا طرز سخن سے نسبت	یہ بے طفت ہو دوسرا کہوں یا نکہوں یہاں نظم کا کیا مسز انہوں یا نکہوں
--	--

دیگر

اب اہل سخن کی خوش بیانی دیکھو جان دیتے ہیں قوم کی بھلائی کیلئے	اصحاب کرم کی مسربانی دیکھو ارباب سبھاکی جانفشانی دیکھو
---	---

قصیدہ

چمن میں نکلتی گئی ہوئی ہوا یہ ہوا یہ جو ہم بولے چمن کی ہر گشت گشت کیا کیا	کچھ انکی سال تو طہا نہیں دماغ ہوا عصا کو جیش یک گام سو طسوع دشوار
نہم دوح خزانے جلتے ہیں بادل سوا ہوا کے چمن سے دماغ خمیر بسیر	اور اسے پھرتی ہو کیا موج نکلت گھرار چمکتے غنچوں کی ٹوسے ہیں شیفہ عطار

این کتب در کتابخانه
 کتب خطی و چاپی

این کتب در کتابخانه
 کتب خطی و چاپی

فهرست

۱. کتب خطی و چاپی
 ۲. کتب خطی و چاپی
 ۳. کتب خطی و چاپی
 ۴. کتب خطی و چاپی
 ۵. کتب خطی و چاپی
 ۶. کتب خطی و چاپی
 ۷. کتب خطی و چاپی
 ۸. کتب خطی و چاپی
 ۹. کتب خطی و چاپی
 ۱۰. کتب خطی و چاپی
 ۱۱. کتب خطی و چاپی
 ۱۲. کتب خطی و چاپی
 ۱۳. کتب خطی و چاپی
 ۱۴. کتب خطی و چاپی
 ۱۵. کتب خطی و چاپی
 ۱۶. کتب خطی و چاپی
 ۱۷. کتب خطی و چاپی
 ۱۸. کتب خطی و چاپی
 ۱۹. کتب خطی و چاپی
 ۲۰. کتب خطی و چاپی

۲۱. کتب خطی و چاپی
 ۲۲. کتب خطی و چاپی
 ۲۳. کتب خطی و چاپی
 ۲۴. کتب خطی و چاپی
 ۲۵. کتب خطی و چاپی
 ۲۶. کتب خطی و چاپی
 ۲۷. کتب خطی و چاپی
 ۲۸. کتب خطی و چاپی
 ۲۹. کتب خطی و چاپی
 ۳۰. کتب خطی و چاپی
 ۳۱. کتب خطی و چاپی
 ۳۲. کتب خطی و چاپی
 ۳۳. کتب خطی و چاپی
 ۳۴. کتب خطی و چاپی
 ۳۵. کتب خطی و چاپی
 ۳۶. کتب خطی و چاپی
 ۳۷. کتب خطی و چاپی
 ۳۸. کتب خطی و چاپی
 ۳۹. کتب خطی و چاپی
 ۴۰. کتب خطی و چاپی

ہوا ہے خاک غمِ چشم آرزوِ حلقہ ز
 جہان کی حسرتیں اور تنگی دلِ غیر داغ
 اوٹھایہ صفحہ دنیا سے نامِ ہمدردی
 یہ تیغِ دی ہو تو کس کام کی خود آرائی
 ہوئی اتفاق سے معدوم صورتِ اقبال
 مٹا دیا ہو کدورت نے اعتبارِ نفس
 کچھ ایسے سوئے کہ ہے جاگنا قسم ہم کو
 نہ اہل علم نہ اہل ہنر نہ اہل کمال
 جنوں کے جوش میں کیا مانتا پانچ پیلایں
 الہی دے وہ فراخ رو کا جواحت میں
 چارہ دو دو جگر ہمنشیں وہ ہم پہلو
 جو ایک زخم کو دیکھو تو جواحتِ دل
 کڑور حسرتِ مردہ اور اتنی دل تنگی
 بہت سخت جگر کا دیش جگر کا سبب
 بیماری آنکھ کے ماتے غبارِ نظروں میں
 پچائیے مانتو تکتے کیلے جہاں میں بیناں
 منجھ قید سے نہیں بستی و بلندی کی
 جواب نہ تارتا ہوتی پھر شگفتگی کیسی
 کیے ہیں ناخن تدبیر سے وہ عقد سے مل

کہ لایا چاہتی ہو شمعِ نخلِ حسرتِ بار
 ذرا سا صحنِ چین اور یہ وسعتِ گلزار
 اگر ہو سینہ میں دل کو قلعہ تو جانکو قرار
 خنکے آئینہ کے بعد ہے حبلا بیکار
 و بار ہا ہوتے خاک تو م کا زور بار
 دکھائی دیتا آئینہ ہوا میں غبار
 حصولِ کار کیا غفلتوں نے کیا بیکار
 زمانہ برسرِ پر خاش خاش مانتہ بیکار
 لگے کفن کو جو باقی رہا ہو صیب میں تار
 دہان زخم کو چوسا کرے لبِ سو فار
 ہمارے حسرتِ جانور ہدم و خمِ خوار
 جو ایک داغ کو پوچھو تو میں دکھاؤں ہزار
 ہزاروں لاش پئے دفن اور ذرا سا فرار
 ہمارے قوتِ بازو وفا سے خود میزار
 ہمارے ناز کے پاسے ذلیل و خستہ دوار
 ہمارے پاؤں کے ملے ہوئے سروں پر سوار
 تر اثر ہو گئیں ہمارے عیسٰی خاں ہوار
 گل خزاں زوہ کو کیا کھلائے اگلی بہار
 زمانہ زلفِ زکوہ کو دل کے پھنسا ئیے سروکار

۱. این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام
 ۲. و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 ۳. و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 ۴. و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 ۵. و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 ۶. و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 ۷. و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 ۸. و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 ۹. و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 ۱۰. و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است

[illegible]

41

[illegible][illegible]

گوئند ہر دو پھول کہ ہم رنگ سے خراب
 اٹھیں کے دم کے بدولت میراج جلسہ ہر
 لگاؤ مانگا اگر انھوں میں ہر کچھ بخشش
 تمھاری خیم عنایت پہ منحصر امید
 ہوا اتفاق کے باعث ہی خلق کی تولید
 خدا کی واسطے اٹھو کہاں تلوک بنیدیں
 زمانہ لیتا ہر کروٹ ابھی بدلتے ہیں
 ہمارا طرز طلب موج جس بحر رحمت ہر
 خوشی کی بخشش دو دو سخاوت سے کیا رو
 وہ لنگے کیا جو ترقی کہیں منزل کو
 یہ دنیا وہ ہو کہ ملتے رہو قیامت تک
 وہ سر پرست کہہ لیا اور وہ پیر نیند نہ
 رفیق قوم خلیق جہاں شفیق سبہا
 سبھ پسند خوشا نہ نہیں ہو لائینی
 دلاؤں پھر طبی ذرا جوش توں کو حرکت
 اٹھو اٹھو کہ گرا ہے پھاڑ گردن پر
 تمھارے ماتحت کی جیش ہر موج بحر کرم
 فلک کی سیر کہاں تک تلاش مضمون
 ابھی سننا ہے میں دوچار بند اور بچے

اگر بند ہر تو دنیا قافیہ ہی بند ہنوار
 لگیوں ہوں قابل حسین سبھا کار گزار
 کہ آئے کشتی طوفان رسیدہ سو کنار
 تمھارے دست کرم پر ترقیوں کا مدار
 ہر اتحاد عناصر پہ زندگی کا مدار
 خدا کی واسطے چھوڑ دو تھانہ شمار
 تمھاری خیم زدوں میں ہمارا گیل و نہار
 ہمارا پرستہ تاکید ابر کو ہر بار
 نہیں ہر فرض کسی پر نہیں کسی پہ دوبار
 وہ دیکھے کیا جنھیں نا بھی ہو سبھا میں
 یہ سو داوہ ہو کہ ایک ایک کھنڈ ہزار ہزار
 بلند جو صلہ ذالی خیال غرض وقار
 ذکی و نشی نا ہر جہیم و نیکس شمار
 زیادہ گوئی سے کرتی ہر طبع انکار
 ضرور ہو کہ مخاطب ہوں جانب خضار
 چلو چلو کہ سروں پر سوار ہو دیار
 ذرا قلم کو اٹھاؤ ابھی ہے بیسٹریا
 زمین وہ پکڑی ہو تھکے قافیہ میں ہزار
 ابھی دکھائی ہو کچھ اور اپنی حالت گزار

<p>۱- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۲- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>	<p>۳- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۴- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>
---	---

<p>۵- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۶- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>	<p>۷- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۸- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>
---	---

<p>۹- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۱۰- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>	<p>۱۱- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۱۲- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>
--	---

<p>۱۳- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۱۴- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>	<p>۱۵- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۱۶- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>
---	---

<p>۱۷- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۱۸- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>	<p>۱۹- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۲۰- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>
---	---

<p>۲۱- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۲۲- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>	<p>۲۳- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له ۲۴- عبادت الله تعالى وحده لا شريك له</p>
---	---

<p>بسم الله الرحمن الرحيم</p>	
-------------------------------	--

<p>الحمد لله الذي هدانا لهذا</p>	<p>والذي كنا لنهتدي لهنه</p>
----------------------------------	------------------------------

<p>والذي كنا لنهتدي لهنه</p>	<p>والذي كنا لنهتدي لهنه</p>
------------------------------	------------------------------

اپنے ہاتھوں سے لٹاؤانی کی دولت تو نے
قوم کی بھول کے بھی کی نہ نجات تو نے

اپنے ہاتھوں ہی سے لی سر پہ مصیبت تو نے
کیسی افسوس بھری دیکھی ہو حالت تو نے

اب بھی ہشیار ہوئے وقت کے کھوئیو اے
کہیں ڈبوؤ ڈبوئے نہ ملینگے تیرے روئیو اے

تو بھلا قوم کے پروں میں بھلائی تو نہیں
نور ہو دل میں مگر جلوہ افرازی تو نہیں

تو بھرا تو کے لہجوں کی برائی تو نہیں
بانٹھ چلے میں مگر اون میں سدا کی تو نہیں

اب بھی ہشیار ہوئے وقت کے کھوئیو اے
کہیں ڈبوؤ ڈبوئے نہ ملینگے تیرے روئیو اے

کوئی سینہ میں دم ہو جو دم سر دہیں
سُت بہت ہے اگر اب بھی جو غرور دہیں

در دی دل میں مگر قوم کا بعد رو نہیں
کار واں دور گیا دیکھ کہیں گرو نہیں

اب بھی ہشیار ہوئے وقت کے کھوئیو اے
کہیں ڈبوؤ ڈبوئے نہ ملینگے تیرے روئیو اے

تو بھی ناکام ہے مگر قوم سے کچھ کام نہیں
اس تغافل کا تو اچھا کبھی انجام نہیں

تو بھی بے چین ہو مگر قوم کو آرام نہیں
دن بہت چر گیا انجانب کا ہنگام نہیں

اب بھی ہشیار ہوئے وقت کے کھوئیو اے
کہیں ڈبوؤ ڈبوئے نہ ملینگے تیرے روئیو اے

اے بہرِ نجات نگار سے تو کبھی شاہد ہو
کوئی نادم ہو ترا جس میں کہ زیادہ ہو

ناخلف سے تو یہ بہتر ہو کہ اولاد ہو
دیکھ تو اپنے ہی ہاتھوں کہیں برباد ہو

اب بھی ہشیار ہوئے وقت کے کھوئیو اے



۱- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته
 ۲- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته

۱- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته ۲- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته	۱- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته ۲- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته
--	--

۱- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته
 ۲- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته

۱- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته ۲- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته	۱- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته ۲- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته
--	--

۱- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته
 ۲- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته

۱- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته ۲- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته	۱- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته ۲- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته
--	--

۱- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته
 ۲- بقعه، مسجید، چشمة، که به بند، پشته

اڈلس نظم

تہنیک خیر مقدم نمونہ کشتہ ماراں و رہا سٹراب
ایل ایل ڈمی کالستہ کل کھوش

جلسہ علی گڑھ ۲۷ اپریل ۱۸۹۵ء لائل آباد پری

قطعہ

اسی جاہ کے سب تماشائی
سلامت روی و باز آئی
تیرے مشتاق تیرے شیدا
کا میابی و جلوہ افرا

یک وہ روز تھا کہ کھتے کھتے
سفرِ قنٹ مبارکباد
ج وہ دن ہے پھر ملے تجھے
کے چہ خوش آمدی مبارکباد

رباعی

بدنِ روح ملی اور جسم جاں سے ملا
بچہ کے جیسے کہ یوسف تھا کارواں سے ملا

اجوخت جگر ہو کے خانہاں سے ملا
سب سے آگے عزیزانِ قوم سے یوں تو ملا

بکر دی طینت حاسد کا ہی اس طرح اصول
 دشمن قوم نہ کیوں ناخن بند کر سیر
 کیوں نہ بدخواہ سب کا یہ کی تھی ہود
 جھوٹا اہل سخاوت کا فلک منظر ہے
 شیوہ مدحت قومی ہی شرافت کا اصول
 عجز کیونکر نہ پھر جو ہر ذاتی اس
 مفلسی لغت دنیا پہ لگائے ٹھوکر
 دینے والوں کو سدا دیتا ہی دینے والا
 خاک میں لوٹتے پھر تے میں بدخواہ مدام
 ختم ختم لے فکرمعانی آرا
 آسمان راہ پہ لاتا نہیں گمراہوں کو
 دولت ظلم کے مالک ہیں تو مانگیں کس سے
 وہ ستور ہوں سخن کی جوتائیں چاہوں
 ماہر و رات کو خورشید لقا ہی دن کو
 میرے اشعار سے ہی نہ سخن کو رونق
 حسن کو مجھے نہ غشی کو مجھے سورش
 حافظے میں مرے ہر سورہ قرآن ازبر
 میری تفصیل کی میزان کا ہونا بحال
 میرے لفظوں کی گرا بناری ہو کوہ تھکن

سدا چلتا نہیں سطح سے شطرنج کا سیل
 ٹھونک رہی قادی مطلق نے یہ تقدیریں کیل
 کاغذ بادی کو لڑنے کیلئے ملتی ہو وہیل
 خانہ بوم ہو گو کیسا ہی ہو قصر بحیل
 یوں برا کہنے کو کہنے دو کہے کوئی ردیل
 دوہری ہوئی آٹا پیسے ہی جو تیغ اصل
 کا سہ فقر و گدائی ہی یہاں خوان غیل
 لینے والا ہی جو اوروں سے وہ کیا و گیا خیل
 ڈوبنے کو نہ دریا ہو نہ تالا یا نہ حیل
 قوم کی حالت پر درو کا قصہ ہی طویل
 چرخ کجا زہراک کام میں ہوتا ہی خیل
 یہ امانت ہی ہماری وہ ہماری تحویل
 چیر کر گور نکل آئے ابھی روح قتیل
 تو سن صبح رواں دیکھئے تباہ و شکیل
 رونق حسن کا لالت کو مجھے پیکر حیل
 فضل کو مجھے شرف عالم کو مجھے تفضیل
 جائز سے میں مرے تو ریت و زپور خیل
 میرے اجمال کو پیدا نہیں ہوتی تفصیل
 میرے خاسے کی کشش ہو کشش جز تفصیل

نہ خواہی اور اک یا تھا جو تجھے پہنے
ایکے راستہ کھولا تو کیا ایک صاف
نہ مقابل ترا کوئی نہ مقابل اوس کا
قوم کے واسطے لائے ہیں مگر احیات
یاس نہ سٹری اور سیر دلایت دونوں
روک سکتا نہیں جرات کو رہ دور و دراز
آرزو نقش نہیں ہو جو مٹائے مٹا دے
خیر مقدم ہے تیرا قوم کو سبب نشاط
نور آگیاں ہیں تری قوم کی دل کی مانند
بارمقیش کا گردن میں ہے قومی تمغہ
فوٹو جلسے کا نہیں ہم نے لیا ہوا اس ہے
تیرے اقبال کے سامنے ہوں تری قوم کے
آج پھر جشن مبارک ہیں اوج سسرا
جو ترا جھو کہے نہ خلافت ہے وہ
ہم کو تو جھو تر احسن مبارک ہوئے

کامیابی کی تری ایسی ہی روشن تھی دلیل
عقدہ حل اوس ہو جسے سوئی ہو دلیل
آپ وہ اپنی نظیر آپ تو اپنی کھیل
دعویٰ خضر کی توڑی ہو دیروں کے دلیل
رہبری قوم کی تھی علم کے اعلیٰ تحصیل
توڑ سکتے تہیں بہت کو کبھی قلم و قریں
دل کوئی حرف غلط تو نہیں جو دلیہ پہل
کامیابی ہی تری قوم کی غمت کی کھیل
یہ جو روشن نظر آئے ہیں گھاس و قندیل
سایہ و سرت خدا ہے ترے پیر پر اہل
کہ نہو جائے ترے حسن کی پیداہل
تیرے اجلال کا عانی ہو سدا رہت جلیل
شعاع خستہ جگر شاو غامی و دلیل
جو ترا جھو کہے اوس سے زیادہ ہو دلیل
اے جوان نخت جوان طالع خردمند دلیل



<p>۱- در این باب از این</p>	<p>۲- در این باب از این</p>
<p>۳- در این باب از این</p>	<p>۴- در این باب از این</p>
<p>۵- در این باب از این</p>	<p>۶- در این باب از این</p>
<p>۷- در این باب از این</p>	<p>۸- در این باب از این</p>
<p>۹- در این باب از این</p>	<p>۱۰- در این باب از این</p>
<p>۱۱- در این باب از این</p>	<p>۱۲- در این باب از این</p>
<p>۱۳- در این باب از این</p>	<p>۱۴- در این باب از این</p>
<p>۱۵- در این باب از این</p>	<p>۱۶- در این باب از این</p>
<p>۱۷- در این باب از این</p>	<p>۱۸- در این باب از این</p>
<p>۱۹- در این باب از این</p>	<p>۲۰- در این باب از این</p>

انترجیب زنجشہا رہی وہا نے	جواناں قومی کو بھیج خدا نے
تھو لا تو گری سی پانی بدن میں	تھی لٹی بیڑی کاغذوں کے کفن میں
بڑی کوششوں سے ادا کیا کر بھایا	سرخ سار پہیے ہی عفت کا پایا
جو چہرہ تھا گرا ہوا رنگ لایا	بڑی حسرتوں سے یہ فقرہ سنایا
نہ دیکھے کسی نے دم سرد میرے	کہاں ہیں کہاں ہیں وہ بھر دیر کے
کہاں میرے کسی کہاں پھر ہو	کہاں منتری سے کہاں انجن ہو
کہاں ممبران سبھا کا چمن سے	کہاں میرا ملاح شاہ سخن ہے
او تھا قوم کے کے کیوں سلایا میسر	کہاں ہے وہ تھا جیسے سہرا یا میسر
مبارک کہ بری کو روٹ سبھا نے	امیدیں اوتھیں اپنی صورت دکھائے
لٹی توجوانوں کی محنت ٹھکانے	بڑائی ہی بوڑھوں کی ہمت خدا نے
یہی تو اگر جو شش قومی دلوں میں	تر متھے سمہ اصلاح کی منزلوں میں
مجدد قوم کی حب خیر سبھا نے	وہ سب جانتے ہیں جو کچھ التجا ہے
میں یہاں نہایت بگاڑا ہو	بزرگان جسکے اب حکم کیا ہے
سہریک کہ نہ مروت نہ نامی سما کے	تراپ ہو پیش حب ملی سما کے

	<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>
<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>	<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>
<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>	<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>
<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>	<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>
<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>	
<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>	<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>
<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>	
<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>	<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>
<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>	
<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>	<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>
<p>در این باب می گویند که هر که در این باب</p>	

مکانوں کو بکواتے خام مٹالی

برائی کی جڑ سے نکلے پستی
بڑی ہو بڑی ہے گراں ہو گستی
گھٹے جو وصلے بڑ بگنی تنگ دستی

دکھائی بلند سے اسے ہی پستی

فقر کئے گئے بھر کے سولی کی تے میں
مرزا آگیا کھٹے پانی کی تے میں

لیمائی بزرگوں کی محفوظ دولت
ہم سے گھروں پر برستی ہو عبرت

میں آپ اپنے سے اتنی بولت
لگاڑی ہے افلاس بے کنسی صورت

خوبی حمیت نہ کھنڈ دیکھتی ہے
خود دولت نہ کھنڈ دیکھتی ہے

بگڑتے نہ منکر جو اصلاح ہوتی
نہ بچوں کو ٹوپی نہ بوڑھوں کو دہوتی

یہ کھنے کی بیات قسمت ہے سولی
جو تھے خوش جمال اونکی صورت بدھوتی

یٹھا چار خانہ کا کورتہ ہے ہمیں
انگر کھے تو گروی میں انگنوں کے گھر میں

اور اس پر ہے تہذیب کا کھانا پانی
نہ اصلاح ہوگی نہ ہوگی صفائی

صدافسوس چھوٹی سی یہ برائی
ہزاروں ہیں ایسی برائی بھلائی

انہیں غفلتوں میں مگر حیا دے دے
کسی روز دو بیٹے ہم سب کو لے لے

جو سو منہ پہنکے ہیں اوہیں بھی جھکاؤ
اگر خوش خون ہو تو خون میں نہاؤ

جو انان قوم انھو میدان میں او
کسے باندھ لو اپنی جزات دکھاؤ



و اگر چه از کتب آگفته اند
که اگر چه از کتب آگفته اند

و اگر چه از کتب آگفته اند
و اگر چه از کتب آگفته اند

و اگر چه از کتب آگفته اند
و اگر چه از کتب آگفته اند

و اگر چه از کتب آگفته اند
و اگر چه از کتب آگفته اند

و اگر چه از کتب آگفته اند
و اگر چه از کتب آگفته اند

و اگر چه از کتب آگفته اند
و اگر چه از کتب آگفته اند

و اگر چه از کتب آگفته اند
و اگر چه از کتب آگفته اند

و اگر چه از کتب آگفته اند
و اگر چه از کتب آگفته اند

و اگر چه از کتب آگفته اند
و اگر چه از کتب آگفته اند

و اگر چه از کتب آگفته اند
و اگر چه از کتب آگفته اند

و اگر چه از کتب آگفته اند
و اگر چه از کتب آگفته اند

و اگر چه از کتب آگفته اند
و اگر چه از کتب آگفته اند

جہان و جہانگیر

رحمت بصفات ساقی خسلد
صد شکر اجماع مئے تاب
احسان ہیں پر مخ کے کیا کیا
تسخیر عمل ہے تشہ اس کا
خالی ہے قبول عجز کس کا
کیا تشہ میں پندگو کی باتیں
کہتے ہیں محبت مئے ناب
جبریل اس نے ہاتھ پکڑا
یہ آب حیات کی حلاوت
قلقل کی صدا نے مثل مقم
بے وجہ روی نہیں ہے حالت
بدنام شراب کس لیے ہے
اک چلو میں تہ سے پاؤں اوکھڑے
نشہ میں ٹیکے زمین پر ہاتھ
رکتی ہی نہیں زباں دہن میں
اوکھڑے ہو قدم تو پاؤں سر پر
بے وجہ زباں پہ ہاتھ ہو ہے

جسے ہیں یا وہ کشن بنایا
نعمت کا غیب مزا چکھایا
جسے سر خم نہیں بھٹایا
اس دیو میں ہے پری کا سایا
شیشہ نے ہزار سر جھکایا
واعظ کو جو سامنے بیٹھایا
خالی ہو جام دل بھرا یا
جب مست کا پاؤں لڑکھرایا
کیا زیت کا لطف ہاتھ آ یا
اعجاز مسیح کو دکھایا
اس خانہ خسلد نے مٹایا
مے نوشی پہ کیوں زوال آیا
کم خط فوں نے نام کو ڈھپایا
انسان سے بنا ہے چار پایا
دیوانہ کو کس نے کاٹ کھایا
سرا تاجھ کا قدم پہ آیا
بے ساختہ شور و غل مچایا

[illegible][illegible]

ایک چھوٹا ترکہ پدر بخت
 ہو جائیے ایک روز دو تین
 احسان ہیں اس کی خاص حسنی
 میں تو بہ شکن وہ ہوں دلکین
 اے گم یہ بحال خویش داری
 شعلہ اب ہو چکی شکایت
 ہم اور شراب کی بُرائی
 اے حالت زار قوم صد حیف
 اس نشہ میں تھا سرور جاوید
 مقبول ہوئی نماز کعبہ
 مے پیا گناہ سب غلط تھا
 ہیں اور بھی قوم میں بہت نقص
 سب سے پہلے نفاق کا عیب
 اس درد کی کچھ دوا نہیں ہے
 تسلیم سے دور دور کو سوں
 یہاں پر پہننے کو حرفت تک نہ اوٹھا
 ان اپست خیالیوں نے لکھو یا
 در مان سے ہوئی زیادہ کاوش
 تدبیر نہ کوئی کام آئی ؛

ابوہرول میں اس نے بھی جا بھنایا
 لکھو جائیگا سب کیا کیا
 اس رسم کو خاتم سے اوٹھایا
 ایک روز نہ عہد کو نہمایا
 کیوں سارے زمانہ کو نہایا
 مضمون یہ ہی بس تھا آیا
 کیا کلمہ کفر لب پر آیا
 تو نے کیا کیا نہ کچھ سنایا
 اس نے ہی خدا سے تھا ملا یا
 جب شمشیر کو طاق سے اوٹھایا
 اسے ہی گناہ سے بچایا
 اون کو اب تک نہیں جتا یا
 جس نے ہمیں خاک میں ملا یا
 ہمدردی کے نام کو منٹا یا
 تہذیب سے بھاگتا ہو سا یا
 یہاں لکھنے کو نام تک نہ آیا
 بہت نے زمیں پر گر دیا
 صندوق سے ہی درد سر بڑھایا
 اور آگ لگی جہان عجبا یا

اس باغ کی وہ زمیں ہے جسکو
ہو دوج کو جالہ ملاقات
شعلہ کے تیری نعمہ سنجی

خود بخشش بریں نے سر پر پایا
ہر سال اسی طرح خدا پایا
اسیچ کو نظم میں سنایا

رباعیات

ہے کون جو بے ادب برابر ٹھہرے
دربار وزیر شاہ کو تین ہے یہ

جب دخل نہیں کسی کا کیونکر ٹھہرے
جبریل امیں سے کہہ دو باہر ٹھہرے

ولہ

نغمہ بہار کا ہے میری داستان نہیں
اعجاز ہے سچ کامیگ کلام میں

بلبل چیک رہا ہو یہ رنگ بیاں نہیں
میں محروم روزگار ہوں پر قدر داں نہیں

ولہ

فضول صرف پڑتا ہو فرق ثروت میں
تام عیب ہیں دنیا کے مجھ میں شعلہ

شراب خواری سنگتی ہو آگ دولت میں
تفاق و بغض وحسد تو نہیں طبیعت میں

ولہ

بیمار ہو جسے ہو طبیعت ہاری
ہمدردی قوم کا کہلا ٹری جیت

جیتا ہو وہ ہی کہ جسے دولت ہاری
ہمارا ہے وہ ہی کہ جسے ہمت ہاری

<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>	<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>
<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>	<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>
<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>	<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>
<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>	<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>
<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>	<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>
<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>	<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>
<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>	<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>
<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>	<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>
<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>	<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>
<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>	<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>
<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>	<p>تنگه لوتی که در کوهستان بود</p>

ب

بیدم یہاں تلک تو ہو تو دم میں دم نہیں
کیا کیا ہواری جان یہ ٹوٹا ستم نہیں

اعمال نامہ اپنا اگر چہ سیاہ ہے
بہم او کی نشت میں ہیں جو بسکی پناہ ہے

ایک لکھائی دو ستر بھائی سے ہو الگ
حقہ الگ تنہی کا کسی کی ہونے الگ
انا اتفاقوں سے ہو ہر ایک سے الگ
گاتے ہیں ایک سا گھر سیکے لے الگ

سچ یوں ہوا اتفاق سے دل ہی او چاٹ ہیں
جو پہلے بارہ بھائی تھے اب بارہ باٹ ہیں

اپس کے اتحاد کا کیوں بندرستہ ہو
ظاہر ہے یہ کہ حال جو کچھ اپنا خستہ ہو
دل میں طال درود تہم خم شستہ ہے
مورثا کا متذدل کی طرح سے شکستہ ہے

اے سچے اپنے حال کو کیا جانتے نہیں
اولاد کے بھی فرض کو پہچانتے نہیں

جلسہ کا ایسٹہ کنفرنس بریلی ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

رباعی

جب ہی ملتے ہیں جیسا ہی بیٹا ہی
ایک ملنا بھی کل قوم کا ملنا ہے یہاں
جہانی بچڑا ہوا افسوس ہو کب ملتا ہے
گیارہ ہو جاتے ہیں ایک ایک سے جیبتی ہے

مسدس

[illegible]

نوٹو اور تر رہے ہیں اسی شامیانے میں

جمع ہو جائیوں کا ملاقات کی ہو وہوم
اک اشتیاق فاقی سب کا علی العموم

حرف غلط کی طرح جتنی ہیں بدرسوم

اصلاح پر عمل میں ترقی پہ ہیں علوم

ہلکتی ہیں روک ٹوک جو ہیں صاف راہیں

تجوئیں یاس ہوتی ہیں قومی رفسادیں

برٹل الٹ گاتے مگر سب کی ہوتی ایک
گوہر پیدا جدا ہیں غرا بروہے ایک

بہلو ہیں دل جدی میں گرا آرزو کا ایک

ختر ہیں بیشمار مگر سب کی فنو ہوا ایک

بھائی وہی ہو بھائی یہ جو سرفروش ہے

ایک ہی لہو نو جس کا ہر اک رگ میں جوش ہے

مجبور ہوں کہ وقت نہیں اس کا آج
دور ہو گزرتے کسی بھائی کا فراج

اک ناٹواں قوم کا منظور ہے علاج

یہاں وہم کی سجاوٹ یہاں آریٹھ

بنیاد اتفاق جمائے گا وقت ہے

دل سب کے ایک ہاتھ میں لائے گا وقت ہے

یہ پانچواں ہے جب کا رستہ کنفرس
ہوتا تو اتفاق میں ایسٹو کا شیخ انس

ہاں فتح کی نوید ہوئے جتر گیت نس

صد شکر و نفاق کا مارا گیا ہو کنس

آنکھوں میں سچ بھوم بریلی کا گھاٹ ہے

جمن کے بد سے گھٹا ہے سہرانت گھاٹ ہے

ناپوس تم میں ہیں کسی کے نفاق ہے
میتے ہیں بھائی الفت دمہ و دفاق ہے

اگر تے ہیں کام تو ہم کا کل اتفاق ہے

بچپن دل تڑپتے ہیں کس اشتیاق ہے

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
مكتوباً في كل لغة ولهجة

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

و کجایم ایام و کجایم ایام

[illegible][illegible]

خداوند را بپایه های کعبه
خداوند را بپایه های کعبه

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

چو بگویم، در این سپهر غریبه تر شوم
چو بگویم، در این عالم غریبه تر شوم

خبر از آنکه در این شهر
در روزهای اخیر

جس نے کہ دی ہو ملک قیصر کو قیصری

شعلہ کو جسے بخشا ہو ملک سخوری

اس حرکت جس کا حامی وہی رہے
کایستہ کنفرنس کا حامی وہی ہے

نظم جاوید کا لہر کا لہر سن ۱۸۹۳ء

رباعیات

خروہ ہوا بل قوم کہ او دوبار ہو گیا
کایستہ کنفرنس جسے کہ رہے ہیں سب
عظمت یہی پرانی بھی اپنی شان ہے
دو قلوب ایک جان یہ پورا نا خیال تھا
ہر زخم میں اک مزا ہو چھلنے کے لیے
جہانی ہیں مخالفت بہ ساری کسی

میرا جو تھا بہنور میں وہ اب یار ہو گیا
گیارہ کلا کا بیج میں اوتار ہو گیا
دلہ آپس کا اتفاق ہمارا نشان ہے
بائیس لاکھ جسم میں ایک جان ہی
دلہ ہر پھول میں رنگ ہو تو ٹھٹھنے کے لیے
اڑتے تھے اگر میں ہم ٹوٹنے کے لیے

مسدس

اے صاحبان جلسہ عالی خلک قار
جس نے بنایا ملک قیصر کو تاجدار

پہلے ہے فرض شکر خداوند کردگار
ہم کو رہایا ہونے کا بخشا ہو افتخار

ہوتی نہیں ہو خون برادر کی بو غلط

دوڑے نہ بھر کے جوش ہیں جو وہ بو غلط

اظہار عرض حال تھا اک انسینج کا
یہاں جانتے نہیں ہیں بگڑنا مسزج کا

ہاں قوم کے ہیں زمرہ جاوید جان نثار
دکھش چین ی قوم کا اور پھول ہیں ہزار

ہوتا ہے سب کو خدمت قومی و افتخار
گلشن میں ایک سینچہ زارے کی ہو ہزار

کیا ایک افتخار ہے سارا ہی فخر ہے
جو فخر قوم ہے دو ہمارا ہی فخر ہے

ہیں جسم قوم کے لیے جان و جگر عزیز
جیسے بہار باغ کو پھول اور شجر عزیز

انسان کو جگر طرح سے ہوں شجر عزیز
جیسے فلک کو واسطے شمس و قمر عزیز

ترود یہ اتفاق کا نظم فصیح ہے
اک خضر تو دوسرا سب کو سچ ہے

ب وہ دکھاؤں کو خطبہ میں جو ہر قوم
اصطلاح پر عمل ہیں ترقی پہ ہیں علوم

اک اشتیاق خاص ہے سب کا علم
حرف غلط کی طرح سو مٹی ہیں ہر قوم

بھٹی ہیں روکے لوک جو ہیں صاف راہ میں
تجوئیں پاس ہوتی ہیں قومی رفاہ میں

سبے بڑی برائی تھی جو قوم میں بھری
پھونچائی ہو زوال کو جسے تو نگری

پھیلی ہوئی تھی جی ہر اک گھر میں بھری
سیرت میں مثل دیو کی صورتیں بھری

جسے سب سے قوم کا چہرہ سیاہ ہے
یہوں نام لوں کہ نام بھی لینا گناہ ہے

سنة ١٠٠٠ هـ

الملك الناصر	الملك الناصر
الملك الناصر	الملك الناصر

الملك الناصر	الملك الناصر
الملك الناصر	الملك الناصر

الملك الناصر	الملك الناصر
الملك الناصر	الملك الناصر

الملك الناصر	الملك الناصر
الملك الناصر	الملك الناصر

الملك الناصر	الملك الناصر
الملك الناصر	الملك الناصر

الملك الناصر	الملك الناصر
الملك الناصر	الملك الناصر

الملك الناصر	الملك الناصر
الملك الناصر	الملك الناصر

الملك الناصر	الملك الناصر
الملك الناصر	الملك الناصر

الملك الناصر	الملك الناصر
الملك الناصر	الملك الناصر

مٹے نہیں ہیں برتن کے ٹکڑے گرے ہوئے

ایک اہل قیوم جلوہ قرانی کا وقت تو
ماہم کے ارزا یا وصہ الی کا وقت تو
رخصت نہیں تو سوش ربانی کا وقت ہے
دیکھئے نشانیوں کے کہ اپنی کا وقت ہے

وہ جسے وفائوں ایسے ہی آئندہ سال
دیکھئے نشانیوں میں دلوں کو نکال

پر جوش لطم آتی بہاب اختہ تمام پر
نہرے خوشی اسکے چوچے پر
چلن ایک فرض نہر نہ ختم کلام پر
دیکھئے حضور میراث اعلیٰ کے نام پر

بہر رو قد دوست ملیں در در میں
جس طرح اب ملیں ہیں ہزاروں برس میں

نہیں

تکام شد



تو که در دلم نهی و در دلم نهی

خداوند نهی و در دلم نهی و در دلم نهی

خ

تو که در دلم نهی و در دلم نهی

خ

تو که در دلم نهی و در دلم نهی

خ

جے دہرم کی سہولت

ہر دہرم کی سہولت کہ یہی اس تحریر کی سہولت
وہ لفظ نہیں جن میں یہاں ہو یہ سہولت

یہو شکر ادا آپ کی کہ یا گا کساں تک
جو کھنچ کے لائی ہے تھیلگدہ سے یہاں تک

جے دہرم سائن کی جے دہرم کی جو جو
ست دہرم کا جھگڑا جو اٹھا یا ابھی جو

کھو دیتا ہی جوں شب کی سیاہی کو سویرا
مٹ جاتا ہی سویرے کے نکلنے سے اندیرا

ست دہرم سائن ہوتی بات نہیں ہے
یر کاش ہو سویرے کا جہاں رات نہیں ہے

جب دہرم نہیں بھلتی کی دولت نہیں ملتی
ہر جہاں میں وہوند تو یہ نعمت نہیں ملتی

یہ اندر پرست اور یہ خوشاد دہرم کا جلسہ
ست دہرم کے اتش کوئی بھاد دہرم کا جلسہ

ست دہرم کے سویرے کا وہ پر کاش ہوا ہو
ست دہرم کے اندھیرے کا اب ناں ہوا ہے

کیا وجہ نظر آتا ہے ہر ایک جو سرور
ہو کون جسے دہرم کی رکھنا ہو یہ منظور

ست دہرم کے آندھ کا ہر جہرہ پہ ہے نور
بتلاؤں وہی کرشن جو ہی جگت میں بھر ہو

<p>۱۱</p>	<p>۱۱</p>
<p>۱۱</p>	<p>۱۱</p>
<p>۱۱</p>	<p>۱۱</p>
<p>۱۱</p>	<p>۱۱</p>
<p>۱۱</p>	<p>۱۱</p>
<p>۱۱</p>	<p>۱۱</p>
<p>۱۱</p>	<p>۱۱</p>
<p>۱۱</p>	<p>۱۱</p>
<p>۱۱</p>	<p>۱۱</p>
<p>۱۱</p>	<p>۱۱</p>
<p>۱۱</p>	<p>۱۱</p>

ہو وہی کو مت جس کی حالت ہو نکالا
ست دہرم کو کرتے لگے جابل نہ ڈالا

کیا دہرم کی حالت تھی کہ غناک ہوئی ہے
جو رت کہ تلک کی تھی وہ وہاں جا لگائی ہے

تشر دہا نہیں کہتے ہیں شرادھوں کو جو بیک
کیا پاپ کے جلائی سے ہوا انوسر دھکا

تو ماہ کا دینا ہے کہ اس وقت ہوسکو
گو دام سچو رکھنا ہے ماور کے مستحکم کو

افسوس کہ ست دہرم کو سوکھے میں یویا
بدی کو کیا نشٹ برائے ہے یویا

جو تم ہو وہی ہم ہیں کوئی غیر نہیں ہے
ست دہرم میں آجاؤ تو چھو نہیں ہے

نرسے کر ست دہرم کو اور خوب سمجھ کر
مانو بھی اسی کو جو لکھا وید کے اندر

دیکھو نہیں پتاؤ کے ست دہرم پر آجاؤ
تم دہرم سناؤں کو نہیں ہوسکر ماؤ

کیا سمجھتے ہو اس کی بھی پوچھ نہ لکھا نہ لکھا
ہر جگت کو آند ہے ہر وقت ترالا

برہما کے آند کو پاس نہیں یو ہیں
یہاں دہرم دہریا جگت اٹھا لیتے ہیں یو ہیں

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

والتوبة من الذنوب والسيئات

جو ٹوٹ چکی چوڑیاں وہ اب نہ جوڑیں گی

جس سر کو کہ بت دہرم کے چرخو نہیں تھا والا
پس کون جنھوں سے یہ نیا بند نکالا

اگر کون ہو اس سے جس کا پر گوند ہنسنے والا
جو دہرم تھی رست کا دیکھا ہو نہ نکالا

بت دہرم اگر رست ہو سست سستی ہیں بت کی
بدبوا کے ہوئے بھی تو اردہ سگی میں بت کی

کس نہ سے کوئی نہ بت سے بتی پرتا
کیا رہ کیلئے در کہاں سست کا دھوا

جب مجھ سے نہاد دہرم نہ اک پہلے ہی بت کا
اس میلہ سے پہلے ہی مر جانا نہ اچھا

کس سر سے نئی ساس کے میں پاؤں پر ہو چکی
اسی کی جگہ کیا نہ دو کے میں گر ہو چکی

بت کہتے ہیں جملہ میں غم آوہ و دوبارہ
نیشور کا سدا رہے کہ بت کا نہ سدا رہا

لب دو سرے کا دیکھا ہوتا ہے گوارا
سست دہرم اگر سچ ہو تو وہ سست ہمارا

بیکٹھ میں پوری کی جگہ پالی میں ہم ہی
بت مڑتا تو جھٹتی ہوئی چھاتی ہیں ہم ہی

بت دہرم ہمارا اگر ہم یہ سست نہ
بیکٹھ کا ہر سراج اسی گھر کی گدالی

یہ اندر کا اس پورنڈا لپے کی چٹائی
پھر لیتے ہو جب کر چکی اک بار پرانی

اک بٹی کہ گیارہ چکر دیتے نہیں دیکھا
اس دان کو تو پھر کے لیتے نہیں دیکھا

ابلاج ترے مافقہ کے کرسن ہمارے
سنتا ہو کھانا تیرے سو اکون ہماری

پتا ہے بہت ہم یہ ٹھری پھر بہ بھاری
ابج وقت وہ آیا ہو کہ چادر ہی اتاری

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

ممنوع من استعماله و غیر معتبر است

Handwritten text in Devanagari script, likely a signature or name.

[illegible]

چھبچھ سسر کشن چندر کی ہے

چھبچھ

خوش آج کا دن پرور امید کھلا ہے
میل نہ کچھ یہ تیرے علم کا ہے

چھ کشن کی چھبچھ کی ہر لکھ صدائے
جلوس نہیں پر دھرم سنا تن کی سنہارے

ہر دھرم میں ایک دھرم کی پھر کی پورے
استنزا کے بارے میں پورے کی پورے

یہ وہ ہیں جسکو زمین کو نہیں دیکھتے
انہی پر مہ کی جس کے کشن دیکھتے

اور چھبچھ پر چھبچھ پر چھبچھ
جس میں کہ خزاں اور چھبچھ دیکھتے

روشن ہے کہ تیرے اہل نشین ہے
جو دروہ سے یہاں کا عالم قدرت کا نہیں ہے

اور کھائی ہیں اگلے اگلے کے لڑکے
چھبچھ میں پر شام کو کھی برنگاں پر شہر

ہر وقت نظر آتا ہوا ہوا ہوا ہوا
ایک ماہ میں یال پر کشن دیکھتے ہیں

آئی ہے کشن ذروں کو تاروں کا ہتھک پر
یہ وہ ہے زمین یا نور نہ کہ خوف ملک پر

یہ برہم کی بھومی پر عجیب علوہ کا ذات
پر سناؤ دھماکا دیا کی کھوں کی لذت

ہر کشن دیوار ہی یاں دست سنا جان
نظر آتا ہے کشن دیکھتے ہیں

نیا حقیقت ہے ہر آن سے طسا ہر

وہ تاج شہی پر بھی کبھی ہاتھ نہ ماریں
دنیا کا ملے تخت تو اک لالت نہ ماریں

کھسکتا ہوں کیا برہمی خوبی و لطافت
کھچے لیے آتا تھا اوہ حسن حقیقت
وہ آنکھ نہیں تھیں تو لڑائی کی طاقت
چلایا اوہ ہر شوق نہیں فکر مسافت

مردم کروں ناصیہ دور و قریں کو
نثار بکاری کہ نگھاؤں زمیں کو

یاں ہر مہمان کا ہی مجمع مہمان گاہ
وہ ضدی ہو ایندہ خوشا برجا جنگل
دو یا گایہ میدان ہوا اور دہرم کا ونگل
آنند میں آنند ہی جنگل میں ہے جنگل

مست دہرم کا جھگڑا جواوٹھا ہوا لہجی طے ہو
ہر چار طرف سے نکوست دہرم کی جے ہو

ہو دہرم ہی انسانے گناہوں کا کفار
ہو دہرم ہی بسنار کے دیدیا کا گناہ
ہو دہرم ہی توئی ہوئی آسو نکاسنار
ہو دہرم ہی جو موکش پہ رکھتا ہوا جارا

یہ دہرم نہیں چال دیا ندی ہے جسکی
مست دہرم سناٹن ہے کہ پابندی ہو جسکی

انسانیت تو اسی دہرم سے پائی
سکوتوں نے خفیہ سے ہی اسی دہرم سے پائی
ناداروں سے دولت ہو اسی دہرم سے پائی
مردوں نے شجاعت ہو اسی دہرم سے پائی

تھا جو جھوٹا ہی ہم کے بھی گزراں میں
تھا زور اسی دہرم کا ارجن کی کسانیں

ہوئی ہو اوہر مونسے فکر دہرم کی مانی
ہوئی ہو کیسے ڈھونڈتے ہیں شوہر مانی

[illegible]

တရားရည်တရားရည်တရားရည်
တရားရည်တရားရည်တရားရည်

[illegible][illegible]

ایہی ہر پختہ ہے، مگر یہاں
ایہی ہر پختہ ہے، مگر یہاں

الاستيغاثه في معرفة ما في
الكتاب من ما هو في الكتاب

ဘိုးဝင်း၊ နောင်တရပ်ကွက်၊
မိုးမြေကွက်၊ မိုးမြေကွက်

၁၀၆။ သို့သော်လည်းကောင်း၊
၁၀၇။ သို့သော်လည်းကောင်း

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قیدی کی طرح عمر گئی وہ کے بس میں	یا بھدار مالو جو تھے بے دانہ نفس میں
ہر ایک گھڑی گزری ہو دنیا کی بھڑ	اگر دن بھی نہیں کام کا چالیس برس
میت کا گھر ہو سدا سدا رہا ہوا ہوا	ایک تہہ آٹا ہر گد گھس رہا ہوا ہوا
سے قوت بازو نہ کوئی تخت جگہ ہے	خوبستہ زود ہوا ہوا ہوا ہوا
اک وقت کا آتش اپنا اور سر پر غر	پاپوں کا بہت بوجھ بٹکتے کرے
ہوں اپنے چہ نور سے لگا جان لو اتنا	کچھ اور نہیں چاہتا پر مان لو اتنا
عبد مری امید سے ٹھوڑا ہو ہوا اس	سب درہوں سرکاری سرگرمیوں اک اس
پیشی ہوئی سنگھار کے چھوٹکی ہو بواں	مردنی کی صداکان میں آتی ہو چڑاں
منہ پھر کے دیکھوں نہ بھی مامی صفت کو	بتلی جو پھرے بھی تو کٹ ہی کیہ طرت کو
میت جانی میں چاہتا طبیعت اوٹھاؤ	میں یہ بھی نہیں چاہتا بڑی کو بناؤ
پر چڑھ کر آ کر سے واسطے نہ میر بتاؤ	اتنا ہی نہیں ہوں جسے ہر نون لگاؤ
تخت کی پادشاہی کے لئے کو تو تھا سے	دو ہاتھ میں بوج میں جاتے کو تو تھا سے
ہو جاؤں فدا پاؤں جو اتنا ہی سہاؤ	جس بند ہوں تکیں تو کٹ کا ہر نون
دم ایسے ہو سکتے ہیں تھوڑے تھوڑے	شکر ہی جیانی ہو جو تو تکی گوارا
جو سب کی سب کو ہی خاک کہتا ہے	

ج

ج ۱۶ در ماضی و مضارع و مستقبل
ج ۱۷ در ماضی و مضارع و مستقبل

ج ۱۸ در ماضی و مضارع و مستقبل
ج ۱۹ در ماضی و مضارع و مستقبل

ج ۲۰ در ماضی و مضارع و مستقبل
ج ۲۱ در ماضی و مضارع و مستقبل

ج ۲۲ در ماضی و مضارع و مستقبل
ج ۲۳ در ماضی و مضارع و مستقبل

ج ۲۴ در ماضی و مضارع و مستقبل
ج ۲۵ در ماضی و مضارع و مستقبل

ج ۲۶ در ماضی و مضارع و مستقبل
ج ۲۷ در ماضی و مضارع و مستقبل

ج ۲۸ در ماضی و مضارع و مستقبل
ج ۲۹ در ماضی و مضارع و مستقبل

۱۳۰
مسندیں

پتی برت دہرم اور پیر پاد پالنا پ

مسند جناب نشی ہزاری لال شعلہ صدارتی کمال شالٹ و لکڑہ

جو جلسہ لالہ بھارت دہرم ہا منڈل کی پیش سے پیر پاد ہا

معہ

مسندیں برت دہرم

جو سالانہ جلسہ دہرم سب ہا جانند ہرم پیر پاد گلیا تھا

حسب کارا و ان جن پیر پاد کے جو دہرم کی اوتی اور پیر پاد گلیا تھا

تن من اور پیر پاد گلیا تھا

۱- محرم الحرام سنه ۱۲۰۰

۲- روز شنبه ۱۲۰۰	۳- روز شنبه ۱۲۰۰
۴- روز شنبه ۱۲۰۰	۵- روز شنبه ۱۲۰۰

۶- روز شنبه ۱۲۰۰
۷- روز شنبه ۱۲۰۰

۸- روز شنبه ۱۲۰۰	۹- روز شنبه ۱۲۰۰
۱۰- روز شنبه ۱۲۰۰	۱۱- روز شنبه ۱۲۰۰

۱۲- روز شنبه ۱۲۰۰
۱۳- روز شنبه ۱۲۰۰

۱۴- روز شنبه ۱۲۰۰	۱۵- روز شنبه ۱۲۰۰
۱۶- روز شنبه ۱۲۰۰	۱۷- روز شنبه ۱۲۰۰

۱۸- روز شنبه ۱۲۰۰
۱۹- روز شنبه ۱۲۰۰

۲۰- روز شنبه ۱۲۰۰	۲۱- روز شنبه ۱۲۰۰
۲۲- روز شنبه ۱۲۰۰	۲۳- روز شنبه ۱۲۰۰

۲۴- روز شنبه ۱۲۰۰
۲۵- روز شنبه ۱۲۰۰

۲۶- روز شنبه ۱۲۰۰

ہندو لوں کی لیل کے آتے ہیں جھوٹے

ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی ہو گیا کپڑے کی
تھک جھنی ٹھنی سی پریت پٹ کی

ہوا کے ہر جو کوں میں خوش ملک کی
ہندو لوں کے چھوٹوں میں چھنی پٹ کی

اوجھتے ہیں پل میں جلی کی گولیاں

بھری ہیں ملاروں میں مری کی گولیاں

سمیں پھلا دیندا اس سبھا کو
سمان یہ بندھا دیندا اس سبھا کو

اس آئند کا دیندا اس سبھا کو
پھو ویرا تھما دیندا اس سبھا کو

بھری سب کے سر میں ہوا دھرم کی ہری

جسے دیکھتے وہ دھرم کی ہری

ہوئے ہیں جو اگر تیرے تیرے سجن
یہ ست دھرم کی اوتی کا یو کارن

کے مچاٹ کے نہ دھرم کی
نہ نڈیا سے ہکو کے یو یو جن

عرض شاہری سے نہ مطلب ہے

فقط کام ہے دھرم کی ایک پتے سے

جگمگہ ہو چلے اپنے ہی بھائی پر
جہاں وہ دیتی ہے جہر کی لڑائی

یہ کیوں پاپ کی ناؤ بھر کر ڈوبائی
نہ بچے سریشن کو تم تھپائی

نہ تھپائی کھائی نہ سیوا ہے کوئی

نہ مرنے پر پانی کا دیوا ہے کوئی

ہما شے یہ کیا نام آیا زبیاں پر
سری کرشن کو پیل بند لال گرو پر

سری راویکا بر سر شیا سندھ
تول پیل گشتاں مری منو ہر

<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>	<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>
<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>	<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>
<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>	<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>
<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>	<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>
<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>	<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>
<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>	<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>
<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>	<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>
<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>	<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>
<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>	<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>
<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>	<p>در این کتاب که در این کتاب است</p>

اسی لیکے سنسار پاراوترئی ۔ یہی وہ بیان ہے جتنی جہم مرئی

ہما پاپ کے پہنچنے میں اس پر
ہو کیا جگت پر نہایت لیتے ہیں اس پر

یہ وہ وہ بیان ہے جو کیوں نے نہ پایا
یہ وہ وہ بیان ہے جو کیوں نے نہ پایا

وہ کیا وہ بیان ہے برج موہن کی مورت
وہ کیا وہ بیان ہے شام مورت کی صورت

ہما شہ میری سمت سے آتے ہیں
نکلنے نہ دینا جسے دل میں پاؤ

وہ ہی شام مورت وہی پیت پیت ہے
وہی بانسری ہے وہی تو لکٹ ہے

اسے وہن ہو جسے یو وہ بیان پایا
وہ آیا جہاں پر ہم بس ہو کے آیا

بست دیر اس وہ بیان کے سحر ہے
بس اب نگہیں کو لو چرن دکھ ہے

یہ آئندہ تو پایا کے لئے ہما ہے
کو مت دہرم کا چہرہ رہا ہے بہت ہے

یہ کیوں دہرم اور لاج کو کھو رہے ہیں
جو جسے پتی دہرم پر ہو رہے ہیں

در کتب معتبره که در این کتاب

در کتب معتبره که در این کتاب
در کتب معتبره که در این کتاب

در کتب معتبره که در این کتاب
در کتب معتبره که در این کتاب

در کتب معتبره که در این کتاب
در کتب معتبره که در این کتاب

در کتب معتبره که در این کتاب
در کتب معتبره که در این کتاب

در کتب معتبره که در این کتاب
در کتب معتبره که در این کتاب

در کتب معتبره که در این کتاب
در کتب معتبره که در این کتاب

در کتب معتبره که در این کتاب
در کتب معتبره که در این کتاب

در کتب معتبره که در این کتاب
در کتب معتبره که در این کتاب

در کتب معتبره که در این کتاب
در کتب معتبره که در این کتاب

بہی تین ادستہا میں ہووان جس میں

ہر ایک باس ہوئی ہوا کہ جو ہنس
بڑا بھائی ماتا یا اور مستاتا

ہو اوپر انت جس سلا سب کر گیا
وہ ہی کون جو باپ بھائی ہوا سکا

جہا شوک اور کشت پائے ہیں چاروں
روز روزک میں ڈالے جاتے ہیں چاروں

تائی سے کچھ سمیٹ کی اوستھا
ہر ششک کہ جس سلاویدا گیا

لکھی شاستر میں ہو گئی کیا گیا
گذر کر دشم سے نہیں رہتی کیا گیا

ہیں رہتا ہے یک اوستا کا پھل
نہ چھووان کا پھل نہ کچھ سیاہ کا پھل

ولیلواں کی اس میں ضرورت نہیں ہے
ہر گورگیک کا جو چھو کہ ہے بے

یہ شے تو ویدوکت کے ہے جہا شے
میں کا بھی پر پھو کہ سب کو شے

گلو کال کی کیا اوستہا میں
کہ اب چودہویں سال بنتی ہیں ماٹیں

ابھی تو بہت اکتیت سے دھانی
جسے کھ گئے ہیں منی اور گیسانی

جہا شے یہ جملہ تھا اک ورمبانی
سنو استری دہرم کی ساودھانی

ہو زگا جو شہمہ کرم ہے استری کا
بڑا ہی کھن دہرم ہے استری کا تر

برابر دہ سے ہو پتی چاہئے گیسانی
آیا ج ہو مردہ میں ہو گونگا ہو پتر

ہ کیا دہرم ہی پست ہے چر تو پتی سیوا
رود ہی ہوا دین یا رودہ اندھا

<p>ترتیب از کتب و کتب</p>	<p>از کتب و کتب</p>
<p>کتاب</p>	<p>کتاب</p>
<p>کتاب</p>	<p>کتاب</p>
<p>کتاب</p>	<p>کتاب</p>
<p>کتاب</p>	<p>کتاب</p>
<p>کتاب</p>	<p>کتاب</p>
<p>کتاب</p>	<p>کتاب</p>
<p>کتاب</p>	<p>کتاب</p>
<p>کتاب</p>	<p>کتاب</p>
<p>کتاب</p>	<p>کتاب</p>

تجھتی ہیں شبہ ہم اک پتہ کی سوا

جو شبہ ہم جنہیں نہیں ہو میں ہو

یوں کہ اور نہ بیاہ پوریت لیا ہے

مرا کہ تو گیارہ کی پیر نہ لیا ہے

سہاگ ایک چکر اور ترانہ ہیں

کبھی دہیان پتہ کا ستر نہیں ہے

یہاں دہم ہے اور اسی میں ہی گت ہے

نویست ہے نہ شور و آواز پشاست

یہ مرث اور کوہ مرث کوئی سنتا نہیں ہے

ہماری کو گت کوئی سنتا نہیں ہے

لٹی جاتی ہو ساری پتہ کی کالی

دو ہائی سیر کر شہر حدیث دو ہائی

سہائی ہمارے اگر آپ ہوئے

نہ پتا یہ ہوتی نہ بر لا پ ہوتے

پتہ کی خوشی ہے دہم بچوں کے اوپر

پتہ میں چوت ہم بول سچوں کے اوپر

کھڑا پاپ کا پتہ بھر کے چھوٹا

بڑا ہی انر تیر ہے جو پتہ ہم لٹا

چھنے اک طے دو سما میل تہ کو

جلے دیکھ پتہ کی چڑ ہے تیل ہمسکو

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا	الحمد لله الذي هدانا لهذا
---------------------------	---------------------------

الحمد لله الذي هدانا لهذا	الحمد لله الذي هدانا لهذا
---------------------------	---------------------------

الحمد لله الذي هدانا لهذا	الحمد لله الذي هدانا لهذا
---------------------------	---------------------------

الحمد لله الذي هدانا لهذا	الحمد لله الذي هدانا لهذا
---------------------------	---------------------------

الحمد لله الذي هدانا لهذا	الحمد لله الذي هدانا لهذا
---------------------------	---------------------------

الحمد لله الذي هدانا لهذا	الحمد لله الذي هدانا لهذا
---------------------------	---------------------------

الحمد لله الذي هدانا لهذا	الحمد لله الذي هدانا لهذا
---------------------------	---------------------------

الحمد لله الذي هدانا لهذا	الحمد لله الذي هدانا لهذا
---------------------------	---------------------------

الحمد لله الذي هدانا لهذا	الحمد لله الذي هدانا لهذا
---------------------------	---------------------------

رنڈاپے کار و ناپد مائی سے اپنی

برایت کے کرنے پڑے دُکھ کا سہنا
برابر بدہ اپنی ہے اور اپنا لہنا
ہو پتہ ہرم سنجوش سوطر میں ہند
خریت کلبہ دیہان امدوں کا گہنا

ہلکی کسی جانی ہیں رونے میں عمر میں

بہیں کاٹ دیتی ہیں کونے میں عمر میں

نہی بیکٹھ پڑی جاوے ہیست سے
ہیں جیتی تھیں دو قدم آگے پت سے
پچاتی تھیں شہنہ کو ہم ہی کو گت سے
ہیں کام کیا ہو کسی کو مت سے

پتی دہرم کاست دکھاتی تھیں ہم ہی

پتا چیر کر پٹھ جاتی تھیں ہم ہی

پچھیلی نہیں ایک دن اس کو گت پر
گر لگا فلک ایک دن اسی کو مت پر
کھڑا ہے پتہ آکاش ہمارے ہیست پر
ہمارا ہی سرنگار ہے مردہ پت پر

سستی ہوئے گھر سے ملتی تھیں ہم ہی

پتی گودیں لیکے جلتی تھیں ہم ہی

ہمیں جان کھوئی تھیں پت کی ہوا پر
ہمیں نام کرتی تھیں پت کا سچا میں
ہمیں غیب ساتی تھیں ماتا پتا میں
ہمیں کو دیرتی تھیں جلتی جتا میں

ہمیں پرن جیتی تھیں پت پر چنلکر

ہمیں را کو ہوتی تھیں بے آگ بسلکر

پتہ نہ کرے جو برائی ہماری
کہ شیوہ نوک میں ہے بڑائی ہماری
پتا دہرم ہے شیوہ کالی ہماری
کہاں تک نہوگی سخانی ہماری

و من بعد از این که در شهر آمد، در میان مردم و در میان
 و من بعد از این که در شهر آمد، در میان مردم و در میان
 و من بعد از این که در شهر آمد، در میان مردم و در میان
 و من بعد از این که در شهر آمد، در میان مردم و در میان

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

عمر و بنی امیہ کے جیسے یہ آقا
 عمر و بنی امیہ کے جیسے یہ آقا

۱۰ ششصد و پنجاه و یک
۱۱ هزار و ششصد و پنجاه و یک

<p> ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ </p>	<p> ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ </p>
---	---

وہی ہے جس نے ان کو

مسدس جو دہرم کی حالت پر جلسہ سالانہ دہرم سبھا جالندہر میں ۲۹ دسمبر ۱۸۷۶ کو پڑھا گیا
 مھاشیواں

اگر عرض کر لیں کہ اس غم کی حالت
 وہ لفظ نہیں ہو کچھ کہنے کی طاقت
 جو کچھ کہ ملا آپ کے حلوں کی بدولت
 اس دہرم کے جلسے نے جو خوشی میں عورت

ہو شکر ادا آپ کی نریا کا کہاں تاکہ
 جو کھینچ لائی ہے علی گڑھ سے یہاں تک

ہر چند کہ سچا ہے سچ بہت دور
 ہر کون جسے دہرم کی زکشا ہی منظر
 اسطر وہیں سما یا ہو کر یہاں ٹپی ہی لور
 اے سجادہ ہی کرشن جو تہ جلت میں پھول

آئندہ ہے اندھا ہوا آپ سچ دریں سے
 جیکار وہ ہو گوج اوٹھے سچ یہیں سے

یہاں ہرم کا کیون میں جو کچھ ایکوٹی برا
 کر رہے جانے برویت کو تھا کچھا را
 آیا تھا کبھی سچ کے ٹکٹ کا اٹھارا
 تھا را کہ در شدا کی جتا کے یہیں جھارا

بیگنہ کی بدوی کو زبان چھ نہیں کھنی
 چھو جانی جو چروں سے وہ بھوئی نہیں تھی

کیا جلسہ سالانہ مبارک ہے سبھا کا
 لہرائی ہیں کیا دہرم دسجا اور تیا کا
 پھولوں سے بھر اچرچ بہ امن ہو ہوا کا
 ہر چار طرف شور مچے بے کی صدا کا

گلزار سے اوٹھا ہے سر لک کے سچا سچ
 پھولوں کی گھاؤں سے برست ہی گہ سچ

جہاں خوشی کا ہے پھر سرت سے بھرا ہر
 جہاں لٹ ہو جودہ ہو موس کی چابی

پچھن باجی بھرت ساوہ ہرم ہورنہ
 ارجن ساوہ جو داوہ کرن جیہا فلک
 وہ کھیم ساہو ان وہ دہرگ بد شتر
 پھلاو سدان میں وہ بھگت گماں پر

سب چھوڑ گئے جگو کھوت کو بکار دان
 کوئی نظر آتا نہیں اب حسکو بکاروں

مایوس ہوں امید نہیں کوئی شفای
 جو شستر تھے ویدیا کہ وہ سچ گوئی
 کچھ فکر و دانی ہو نہ مایہ داری
 جو منتر تھے اب غنہ صفائی ہو اکی

ہر بھگتوں کے ہاتھوں ہی کرامات نہیں
 ہو کر شن توی رکھے تو کچھ بات رہی

بیمار نے اس طرح حواوٹھ اوٹھ کر کھارا
 کھوئی ہوئی بنض آئی ٹھکانہ دیہ بازار
 پنجاب کے دہرگ کو اسے کچھ یا اسماں
 لکڑی ہوئی جو حشاش تھی اوٹھ سنوار

وہ دہن میں ہر گت کہ جنہی یہ دواس ہے
 بیماری تو جانی رہی کچھ ضعیف رہا ہے

اب ہو گا وہی سچ وہی ہرم ویل
 جب تک تھے ضعیف کسی کو نہ پیر و گل
 اب ہو گئی ہی بھگت ہی شکت ہی دل
 یہ بات نہ بیکار ہوں یہ پانوں و شل

ست دہرم کی اچھا پڑ کہ تن من کو لگا دو
 ست دہرم کے بیماری کو دینا سے مشا دو

ات جائے ہن دہرم پہ پی نام اونہیں
 بیگنہ سے لا پچا تو بہت دھام اونہیں
 اس ن مچے کام آئے ہیں ہو کام اونہیں
 اس الی جو جھائی تھی ہو انجام اونہیں

جب دہرم ہیں بریم کی دولت نہیں ملتی

۱- اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے
 وہ سب تجھے یاد ہے۔

۱۰۰
 ۱۰۱

مرکز کتب و اسناد
کتابخانه ملی ایران

ان قیامت کے روز یہ سب کچھ ہل جائے گا
اور ان کے لئے عذاب ہوگا

وہ کہیں سے نہ آئے۔

6. 2. 1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥
 ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

۱۱۰۰ کتب و نسخ خطی در دسترس است.

[illegible]

۵۰۶

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے ہی میں دیکھا تھا۔

[illegible][illegible]

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ १ ॥
 ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ २ ॥

وہی کہتے ہیں کہ یہ ہے

حکم ہے بڑا دہرم پہ اے مندر لال اب
کہتے ہیں جسے چکر سو درشن لکال اب

بے تارہوں یوں تار کے ذریعہ طلب ہے
اچھا تو سب کی کر یا کا سب ہے

اے جلیہ مست دہرم لال بجاؤ ہے
ناقص کوئی مضمون ہو تو جلدی یہ ہے

مضمون سے چھ کام نہ طلب کی لے سے
بس ایک غرض خاص ہو ست دہرم کی جے سے

تہامش



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

الذين هم خير البرية

والذين هم خير الأئمة

والذين هم خير القادة

والذين هم خير الحكماء

والذين هم خير العلماء

والذين هم خير الأصفياء

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم خير البرية

ست دہرم ہی کا زور تھا ارجن کی تیر میں

یہ دہرم کا ہی کل جو قد موس ہے
انسان کیا ہو نور خدا خود گواہ ہے

بے اسی زمیں کو غرضت میں ہے
خورشید کی شہا میں خنوار میں ہے

کتا ہو آسمان کہ میں میں نہ کیوں ہو
گو تر لو چاہے کہ قریں میں نہ کیوں ہو

ملتا جس کو سجدہ تو اس آستان کا
سمٹا ہو آگے جلوہ جہاں اک جہان کا

کیا سر زمیں جب حلوہ گر ہو
استیاج کی شعاعوں کی تابش دور دور

کیا تاج زینت روح کا عجب ہے
سورج پہ چاند چاند پہ یہاں آفتاب ہے

روشن ضمیر فیض ساں عالم دو کی
اقبال ہند ناصر دلائل حواں جری

دولت و طیفہ توار ہی حج کے حساب میں
فتح و ظفر میں نو نیدی دور کا ب میں

شاہی ملک انگریزی جہاں
سب سے ولوری و پناہ ہے

مانند موج بحر بحر و امل رواں رواں
خادم جلال و دبیدہ قبال پاسبان

۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ १ ॥
 ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ २ ॥

کبریا بختیاری در کمال
که تیر و پاره دهنده است

کوهر مسدود شده که تیر و پاره
بچه دهنده نیست

| | |
|--|--|
| | <p> ၁၇၇၇ ခု ဇန်နဝါရီလ ၁၀ ရက်
 နံနက် ၈ နာရီ ၁၀ မိနစ် </p> |
|--|--|

کلمه اولی در این کتاب است که
کلمه دوم در این کتاب است که

۱۷۱۷
 ۱۷۱۸

د کائناتو په سیمه ییزه اړیکه
 خپل لور ته راځي او د خپلې

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

جیت تک چین میں تغیر پیل سی ہو سرور
ایک میں ہوں و مرے مخرج ہوں حضور

اور تاج ہے جلو میں پسیرا اسی طرح
ہو و شش ہزار سال و سمرہ اسی طرح

آمین



دستورالعملی که در این کتاب آمده است

| |
|---|
| <p> ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 </p> |
|---|

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥
 ॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

Handwritten text in two columns, likely from a manuscript.

۱۰۰۰
 ۱۰۰۰

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

[illegible]

سید الشهدا علی بن ابی طالب علیه السلام

اے حزنِ بجا جو تری پرداز تری کیسی
اک شوخِ طبیعت ہے کہ ناساز تری کیسی
دل کی طرح بیٹھی ہوئی آواز تری کیسی
بدلی ہوئی جھٹے نگہ ناز ہے کیسی

یہ ضعف ہے یا کوئی نراکت ہے بدن میں
چھائے ہیں زباں پر کہ یہ موتی ہیں دہن میں

تسکین مجھے دیتے رہو ہمارے جیسے
باتوں سے اشاروں سے کبھی بخش لیتے
بگڑی ہوئی صورت تو تو کچھ ایک ہی جیسے
جو آنکھوں میں میری لطف اب پھرتی دے لیتے

سر سے لگی جگہ اشک بکھول میں جھوٹے ہیں
جو ہاتھ تھے گردن میں وہ چھاتی پہ ہر پس

تاثیرِ دوا میں نہ دعاؤں میں اثر ہے
کیا سچ ہے کہ مر نیکی تجھیں اپنے خیر ہے
سر کا ہوا زانو سے مئے کیلئے سر ہے
کیوں میری طرف دیکھے دست کی نظر ہے

کیا جی پہ نہی لے جو دم توڑ رہے ہو
کیا میں نے کہا ہاتھ یہ کیوں جوڑ رہے ہو

رفیقار تھی جنکی کہ قیامت کو اوجھالے
نقاشِ اجل نے جو خط و خال سنوا دے
افسوس وہ اب دیکھنے میں کیا تھوں سہار
ٹھنڈے ہوئے ساکت ہوئے شوخی کے نظارے

خاموش دم نزع ہو حیرت ہے جیسے
انصویر بنے تم تو اترنے کو زمیں پر

کر لے دل بنیابِ بظاہر کوئی دم ہے
مر جاؤں میں کیا بھولی سی صورت یہ تم ہے
یہ بھی ہوا اگر دن نازک میں جو دم ہے
لو آؤ زمیں پر جو تمنا سے عدم ہے

اے بے خبر جان اوڑھ لے کو پر محول رہا ہے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱

در هر روز یک بار بخواند و در هر وقت که
 خواهد خواند و در هر کجا که خواهد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الذي جاء به الهدى والبرهان

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥
 ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰى اٰلِهِٖ الطَّيِّبِيْنَ

١٠٠

رفتار کو روکا ترے پانوں کے پتھروں نے
ہاتھوں کو زانو دھنے دیا سونیکے کڑوں نے

محشر کا ہوا شور دم باز پس پر
بو سہ کوئی دیتا تھا محبت سے تجھ پر
رنگ مہ و خورشید کو سہ اسے میں پر
روتا تھا مکالمے پھونکنے کو اپنے مکھیں پر

ہم جیسوں کو ماتم کیلئے رات بڑی مٹی
منہ بولی بہن لاشن پہ نسل سی پڑی مٹی

غش کما کے میں پر کبھی میں کڑل آیا
دل سینہ میں یوں تڑپا کہ باہر اٹھ آیا
پہلو کو دبا یا تو کچھ نکل آیا
اشک نکھیں آیا تو جگر کو مسل آیا

چپ چاپ ہوا حال دم گر مہ کے مائے
نٹالوں نے گلا گھونٹ لیا شرم کے مائے

آنکھوں میں لبوا ورنہ سیر تھا نظر میں
سینہ میں نیاز دم نیا درد جگر میں
اک درد دابے ہوئے دل بھرتا تھا گھر میں
دیوار نے پھینکا تو گدا آگے میں میں

دامن سے چھپائے ہوئے آنکھوں کو تجھیں کو
منہ ڈانپ گئے روتا تھا بہت پردہ نشیں کو

کھٹا تھا کہ اوٹھو مٹی سحر ہو نیکو آئی
اور حمت حق آخری منہ وہ نیکو آئی
روح صحت قیامت بھی نہیں ہو نیکو آئی
لینے کو اجل تکو تجھے کھو نیکو آئی

دیکھو مہ کے پیائے مجھیں اب شرم نہ کر کے
وہ سانس نہ دے گئے میں شرم کے پردہ غصا جن سے

سچا ہے ہو سکتا ہے سچو نہ توں تراویا
پھر لینے کا وعدہ تو کروا تھا تو مارو

کیوں سر دہیں تہا رواں کچھ نہیں کہتے
کیوں لگی گھٹن پہ خزاں کچھ نہیں کہتے
پھرتی نہیں کیوں منہ میں باں کچھ نہیں کہتے
کیا ہو گیا اب اسے چرکیاں کچھ نہیں کہتے

لب لبیب ہیں سحریر کا انداز کہاں ہے
حرکت ہی نہیں جسم میں ایسا کہاں ہے

نودن بکال یا سرے بہ جس اوٹھو
ہاں شعلہ دل سوز کی جان خرتیں اوٹھو
اچک پڑ گئیں لان میں پردہ نہیں اٹھو
لے آیا ہوں میں غسل کا پانی نہیں اٹھو

اوٹھنے کا جو یار اٹھو چادر ہی اوٹھا لو
لیٹے ہوئے آب چہ زفرم میں نہا لو

اے کبکے اوٹھ دے تھی یہ کیا نیند باری
محشر کا ہواک شور دم گر یہ وزاری
لو اوٹھو چلو آگئی اب سچکے سواری
لاشہ ہو کوئی بیچ میں کھرام ہو بھاری

کیا شوق ہوا گشتان جہان کا
منہ کھول کے کچھ تو کہو تو عزم کہاں کا

حاضر ہوا پوشاک کا چوڑا یہ پس تو
آراستہ اب گیا نک سکتے بدن تو
دولن مری جان اور بھی اکسار توں لو
پردہ ہو تو چادر کی عوض اوڑھ کفن لو

ناز کیدن آل سرخ دوشا میں چھپ ہے
نہکا ہوا تابوت بڑھو لوں میں بسا ہے

لینے کے لیے اوٹھا ہو رضواں متواتر
ابا تو سفر تم صفت ماتم میں گئے مگر
حوران ہستی ہیں درخند پہ حاضر
لو جاؤ مریے بیاض خرا حافظ و ناظر

نور شاہی دھندلے کے کھنچے حلیہ بنا کے

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کتابت فی سبک نستعلیق
کتابت فی سبک نستعلیق

کاشت نہ مرا بنتی ہی ویرانہ ہوا ہے
جو عیش کا کمرہ تھا وہ غم خانہ ہوا ہے

تازہ ہیں بھی زخم ہوئے دو وہی تھینے
یہ سوگ نہ دلیگا کبھی آرام سے جلنے

اے سعلہ اگر مے سے بھرا جام تو کیا ہے
گو پی گیا خون دل ناکام تو کیا ہے

شانتی شانتی شانتی

ما تم نشیں بنواری الما شغلہ

۱۸۹۶ء کو احباب کی بزم ما تم میں مصنفہ نے خود پڑھا

جو کل اشرفا قابل بود انفس تھا



ہوا کرتا ہی جیسے جلوہ مطلوب طالب میں
خدا کا نور آیا روح نیکر پاک قالب میں

وہ سنہ چارہ ہوا پیش آن جو بس مٹی کا تھا
عجب پڑھا تو نوک لڑو و دوشے کا شانہ کا تھا
بلند اقبال شہزادی ہوئی نیا بین پیدا
مبارک نام مہامی تھا کون و کتور یہ رکھا

حفاظت کے لیے لطف خدا کا سر پہ لگا دیا
مقدس برکتوں کو نور سایہ بنکے ساتھ آیا

طی انی جو ہاتھوں میں وہ دنیا کی حکومت تھی
لگی آئی جو قدموں سے عظیم الشان دولت تھی
نبدی آئی جو مٹھی میں وہ شانہ نہ سناؤ تھی
سخی آئی جو سر پر وہ خدا کی پاک عظمت تھی

مبارک فرق پر تاج شہنشاہی ہویدا تھا
جلال سلطنت چین میں پیشانی سے پہنچا تھا

جسٹہ روز تاج تخت شاہی پر فخر رہا
انٹارو سال چھتیس دن کی عمر تھی گویا
وہ اکبر راخت علی الخاں و چھتیس کا تھا
خدا نے پانچ حسن سر پر سلطنت بخشا

کیا سجدہ خدا کو سر پر تاج بیٹے بہار تھرا
عنان سلطنت تعالیٰ کنبہ میں شہر کھرا

اداشہ گی سے تھے فرائض ملکداری کے
بہت سچے جانے جو صے ہیں نیشاں کے
رعیت کی یہ خوشحالی جوئے استواری کے
میں فیض اثر شاہد میں ری کامگار ی کے

خدا کے فضل سے ہم بھی پہلے وق جاں نثار میں
برستی تیرے فاداری جانے توئی دھاروں میں

جانے کون اب پڑے پچھلے سوا گیا
جانے باز کا کون ترش ہو کر ہمارا گیا

تہنیت جشن دربار عالیجات محل القاب اب لغنت گورنر ہما ورجا ملک مغربی
و شمالی واودہ بتقریب رستم افتتاح گنٹھ گھر علی گڑھ ۲۴ اگست ۱۸۹۳ء
مصنفہ منشی بنواری لال شاہ ولی عہد علی گڑھ

جناب والا
مبارک جشن ہر وہ خسروانہ جسکی عظمت ہو
مبارک سم ہر وہ جس میں فرقد کی ملت ہو
مبارک صدر ہر جسیر گین تاج دولت ہو
مبارک وقت ہر کچھ نظر پڑی کی اجازت ہو

گذارش کیلئے جرات ہر شکر سر ملندی سے
ادب سے عاجزی سے اور ولی احسانندی سے

ہر پہلے شکر واجب میں خداوند و عالم کا
مبارک ہم پر سایہ دولت انگلش کے پرچم کا
کہ جسکی نور کی کرنوں سے تاج قیصری چمکا
ہمارا فرض دل شکریہ ہر خیر مقدم کا

ملطف ماورائے نلکہ قیصر کا ہر دم ہے
بہیں جو ناز ہو کم ہی ہیں جو فخر ہو کم ہے

ہماری زندگی کا فرض ہر سچی وفاداری
عطا کیں تاج برائش نے ضروری نہیں ساری
ہماری خیر خواہی کی ہیں مہ ایان بھاری
ہمیں بخشی گئی شایعہ آزادی و مختاری

اطاعت کے خیالوں میں دکھائیں سقراری کو
ہمارا خون رگوں میں دوڑتا ہی جانشاری کو

یقین کی شکل میں ہیں خیر خواہانہ کہاں ہیں
نہیں پھوے سہاتے میں خوشی ہر جسم حال ہیں
حضور انور کے سچے دل میں پائیں انہ
یور آنر کو جب ہم دیکھتی ہیں دیمیاں اپنے

کچھ نہیں فرس پرانہ نہیں حضور انور کے لینے کو

خدا نے وہ دئے دست مبارک ستیروں میں
ہماری قمتیں تحریر ہیں جتنی لکیروں میں

حضور انور نے کھولا آج حکو شادمانی سے
یہ پہلا ہی موقع محرابِ ایمانی سے
تباہی کے ہیر لین کی عمدہ ہر بانی سے
ہماری عاجزانہ کوششوں کی قدردانی سے

گزشتہ سال میں جسے دہراٹھا فوڈیشن کو
دوبارہ ہر مبارکباد اب سس پر نکلتی ہو

نہیں بنیائیں کی قیمتی شے وقت و بہتر
روانی میں کسی تدبیر سے رکنا نہیں دم بھر
بشر کی زندگی کے کام ہیں سب منحصر اس پر
چلا جاتا ہے ہر لمحہ یہ دریا کی طرح بہہ کر

ملایا شکیر نے ہے اس دونوں کی حالت کو
وہ پیداوار کو سرسبز کرتا ہے یہ دولت کو

یہ سچ ہے وقت گزرا ناٹھ بھرا تا نہیں مر گزرتا
قیمت وقت بیکار جو جاتا نہیں مر گزرتا
زمانہ جو گزرا جاتا ہے پھر پاتا نہیں مر گزرتا
یہ جب جاتا ہے صورت اپنی دکھانا نہیں گزرتا

نہیں رکنا کسی تدبیر و حکمت سے نہیں رکنا
خوشامد سے نہیں رکنا یہ رشوت سے نہیں رکنا

کبھی محسوس ہو سکتی نہیں وقت کی گزرتی
جو وقفہ درمیانی ہو وہی حال کی حالت
بہی بکھے ہیں مستقبل بھی ماضی کی صورت
مبارک زندگی ہے جس میں کچھ ہو وقت کی وقت

ترقی منحصر اس پر ہے دولت منحصر اس پر
عبادت منحصر اس پر ریاضت منحصر اس پر

ہمارے کام بے اسکے ہیسا ہو نہیں سکتے
ہمارے فرض بے اسکے مودعی ہو نہیں سکتے

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| در آنچه که در این کتاب مذکور است | در آنچه که در این کتاب مذکور است |
|----------------------------------|----------------------------------|

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| در آنچه که در این کتاب مذکور است | در آنچه که در این کتاب مذکور است |
|----------------------------------|----------------------------------|

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| در آنچه که در این کتاب مذکور است | در آنچه که در این کتاب مذکور است |
|----------------------------------|----------------------------------|

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| در آنچه که در این کتاب مذکور است | در آنچه که در این کتاب مذکور است |
|----------------------------------|----------------------------------|

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| در آنچه که در این کتاب مذکور است | در آنچه که در این کتاب مذکور است |
|----------------------------------|----------------------------------|

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| در آنچه که در این کتاب مذکور است | در آنچه که در این کتاب مذکور است |
|----------------------------------|----------------------------------|

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| در آنچه که در این کتاب مذکور است | در آنچه که در این کتاب مذکور است |
|----------------------------------|----------------------------------|

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| در آنچه که در این کتاب مذکور است | در آنچه که در این کتاب مذکور است |
|----------------------------------|----------------------------------|

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| در آنچه که در این کتاب مذکور است | در آنچه که در این کتاب مذکور است |
|----------------------------------|----------------------------------|

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| در آنچه که در این کتاب مذکور است | در آنچه که در این کتاب مذکور است |
|----------------------------------|----------------------------------|

قریب صلیب میں ٹاور نہیں اس شان و شوکت کا
منایت خوبصورت کام ہی اس فن کا

مشابہ اس نم کا سڈول ایسی عمارت کا
لمبائی کا ہی موزوں خوشنما ہی صورت کا

چمکتا شہر کے ہر چار جانب کے
صد و تیا ہر چہ چھ میل تک عمدہ حرم کا

علمیہ عہد والا کاشاں ہی برقرار اس
یہ خیانتانہ ہندوی رنگی یادگار اس

تعلیقہ میں نہیں کوئی عمارت شاندار اس
ہمیشہ وقت پر ہونگے ہمارے کاروبار اس

یو رات کی سچی یادگاری کے دکھانے میں
یہ سوچ کی طرح جھجکا تاریخی زمانے میں

ان کا ذکر کرتے ہیں یہ جتنی مہربانی ہو
ہو الطاف ولی ہو وہی الطاف زبانی ہو

تو شاہ جہاں سیر لکھنوی حکمرانی ہے
رفاہ عام کی اتنی بڑی جتنی نشانی ہو

یہ جلسہ آج پھل ہو جسکے عمدہ بیج بونے کا
بڑا افسوس ہے جسے ایچ ہر لین کے نہ ہونے کا

ملے اوکی عوض میں بلوڈیاں اچھا دل دوراں
فہیم و مہرباں ہمدرد منصف صابر یاں

ہمیں سناتے والے بہت کچھ فخریہ شایاں
مدیرینک خصلت نیک دل زوی جاوے الاشاں

بہت ممنوں ہیں ان بہتوں کے شادنی سے
ملے حکام لوکل سب ہی اچھے مہربانی سے

اے کونکر یہ ہیں ہمارے آج ہیں مہماں
ہمارے فخر ہندوستان جناب سید احمد خاں

جناب رتھر ہنری سیرنگس دل دوراں
ہمارے کل رواسے گرامی جاہ والا شاں

بہت مقبولیت کا رنگ یا التجاؤں پر

نظم مصنفہ جناب ششی ہزاری علی صا وراما شعلہ علیہ السلام

(دکایتہ کا نفرنس مراد آباد ۹۵ء)

ہم بلائے تو ہیں ونگوگرے جذبہ دل | او پیہ بچائے چھ ایسی کہ بن گئے بنے

توید

بت ہوئی ہی نرگان قوم گفت و شنید | یہ سچ و ملتا سچ قسمت ہی آیا وقت سجد
جو دی ہو اٹھو کے علیگڑہ کجائیوں کوید | خدا بھی کراہو تحریک نیک کی تائید

مخالفت کا حقیقت میں کوئی کام نہیں
ہمارا حق ہی پس پیش کا مقام نہیں

اگرچہ آپ کی خدمت میں الٹ جاؤں | بڑا سوال ہی لائق ہیں جس کے ہم
مگر جو صلہ افزا کچھ آپ ہی کا کرم | ادب جارتا ہی جو ادھو ادھو کوشش غنیم

بڑا ہی گریہ مقدر تو کیا کلمہ ہوگا
اسی سوال پہ قیمت کا فیصلہ ہوگا

بجز ہمارے ہی نہاں آپ کے لیے | کہاں کہاں نہیں جیسے یہ روز و شب کے لیے
ہر ہمیشہ کو یا لوس ہم جواب کے لیے | ہمارے جوش ہمارے ہی دلیں کے لیے

کئی برس سے یہ روکا جواب کیا ہے
نیا زمند میں ہم پر عتاب کیا ہے

ہماری آرزوں کا بڑا ہی پہ مدار | ہوا قبول گزارش میں گر کہیں انکار
کھینکے قوم سے بے شہہ ہم پکار پکار | مراد آباد میں کنجاں کا تھا لگا بازار

ہر ایک دہنگ سے سوا تہام لگتے ہیں

[illegible][illegible][illegible]

مستخرج من نسخة بخط

۱۴۱۱
 ۱۴۱۲

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اس کو
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اس کو

۱۰۴۹

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

۱۰۸

۱۰۰

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سورة الفاتحة

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥
 श्रीगणेशाय नमः ॥

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

۱۶۱

پورانی ضد یہ غریب و امیر بیٹھے ہیں
اوسے لکیر یہ سائے فقر بیٹھے ہیں

بڑائی اپنی حقیقت میں خود تھارت ہو
مخالفت کی ہر ایک بات میں تھارت ہو
تو اب ہر مغاں کی یہاں زیارت ہو
نہ کوئی صنعتِ حرفت نہ کچھ تجارت ہو

دل پرستہ کی جا میں کہاں سینے میں
ہر ایک صدر میں ہر شہر اپنے میں

سوار نا ہو اٹھیں جو کچھ بکڑتے ہوں
اٹھیں گے گھر کو بانا ہو اٹھتے ہوں
اٹھیں گے گھر کو بانا ہو اٹھتے ہوں
اٹھیں گے گھر کو بانا ہو اٹھتے ہوں

ہزاروں طرز ستم ہیں ہماری جاں کے لیے
زمین ادھر ہی بہت ہے کچھ آسمان کے لیے

نہیں ہر حالِ لطاف خاص ہم ہر چیز
مٹے نہ آپ کی کرپا کیوں ہمیں آئند
مگر یہ سحر کرم تو نہیں کسی پر بند
کہ مستحقِ کرامت گنہگار آئند

خوشی ہو آپ کی پھر جائے حد ہر حال
یہاں سے اوڑھ کے ہیں پہلے پاک کر چلے

نہیں ہو عجز سے خالی کبھی ہمارا سوال
یہیں پہ چھوڑتے ہیں شکوہ ہائے ماضی حال
یہ جوشِ خوں ہو مجھے نہ شاعرانہ خیال
مبارک ہو ابھی سے ہوا اینوا لاسال

ہمیں بھی قابلِ شکر و سپاس کر دیئے
نہیں ہو دور کا نو تہ یہ یاس کر دیئے

خوشا نوید وہ مقبول جب صورت ہو
مخالفت سے بہت صدا ہو کہورت ہو



(بسته)

| | |
|---------------|---------------|
| عمر بن الخطاب | عمر بن الخطاب |
| عمر بن الخطاب | عمر بن الخطاب |

| | |
|---------------|---------------|
| عمر بن الخطاب | عمر بن الخطاب |
| عمر بن الخطاب | عمر بن الخطاب |

| | |
|---------------|---------------|
| عمر بن الخطاب | عمر بن الخطاب |
| عمر بن الخطاب | عمر بن الخطاب |

| | |
|---------------|---------------|
| عمر بن الخطاب | عمر بن الخطاب |
| عمر بن الخطاب | عمر بن الخطاب |

شکرِ نظم و ہم کا لیتھ کانفرنس علی گڑھ قسٹی بنواری لال شغلہ

جس پر تمام کام کا دار و مدار ہے
یہی تو شکر رحمت پروردگار ہے

وہ آئے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہو
عزیز بھائی اقارب شفیق محسن دوست
نگاہ چہرہ حق ہو پتلیاں ہیں مومن ہیں
کہاں بچل کے گئے کس کے زیر پاہو بچ
مراد آباد سے لائے تھے کس تمنائے
وہ آرزو تھی کہ جس کے لیے یہی دن تھا
تیا گیا علی گڑھ کا کنفرنس عملی
بزرگ قوم ہیں اصحاب غیر قوم بھی ہیں
دلوں میں لیتے ہیں انکو تو انکو انکو نہیں

کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں
عجب یہ لطف نظارہ جہر کو دیکھتے ہیں
لگی ہیں آنکھیں کدھر اور کدھر کو دیکھتے ہیں
ٹٹولتے ہیں دلوں کو جگر کو دیکھتے ہیں
ہم آج اپنے گئے سال بھر کو دیکھتے ہیں
وہ ابتدا تھی کہ جس کی خبر کو دیکھتے ہیں
ہم اپنے خون کے سچے اثر کو دیکھتے ہیں
کبھی ادھر کو کبھی ہم ادھر کو دیکھتے ہیں
نظر سے لطف و کرم کی نظر کو دیکھتے ہیں

ادار ہو ملکہ فیصر کا شکر یہ ملکر
کہ جس کے تاج میں ہر اک گھر کو دیکھتے ہیں

گو لطف نظم کا کوئی جلسہ نہیں ہے یہ
شہور ہو کر نام تمنا نہیں ہے یہ

نرم سخن نہیں ہو تمنا نہیں ہے یہ
تفصیل حکم بھی نہ تو زیبا نہیں ہے یہ

گو میں کھڑا ہوں اور ہی امید کے لیے
حالات کچھ ہیں دور ہی تمہید کے لیے

دوسواں مراد آباد میں نیو تہ ہمارا تھا
ہمت تھی بھائیوں کی خدا کا سہارا تھا

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

| | |
|------------------------------------|------------------------------------|
| تقصہ ہمارا خاں ہے ہر دو قاق پر | ہم وہ ہیں جان دیتے ہیں جو اتفاق پر |
| سچی مخالفت کو بھی رکھتے ہیں طاق پر | ہم وہ ہیں خاک ڈالتے ہیں جو نفاق پر |

| | |
|----------------------------------|--|
| جنگاریوں کا طنز یہ ناقص صلاح تھی | |
| شعلہ کا پھوٹنا یہ غلط اصطلاح تھی | |

| | |
|-----------------------------------|---|
| دل بھی وہی وہی ہو جت بھی ساتھ تھی | جو کھ چکے ہیں اسکی ہر ہمت بھی ساتھ تھی |
| ٹھوڑی سی بیدلی ہو جت بھی ساتھ تھی | رحمت بھی ساتھ ساتھ ہو رحمت بھی ساتھ تھی |

| | |
|---|--|
| بدلی نہیں یہ بات نہ بدلے مزاج بھی | |
| ہم گویا اپنے دعووں میں پیچے ہیں تاج بھی | |

| | |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| آئی نہ کچھ مجھ میں کہ تقریر کیا ہے یہ | مضمون پر و گرام سے کیوں دوسرا ہے یہ |
| جو خاص میرا فرض تھا اسے جدا ہے یہ | ہماں کھ رہے ہیں کہ کیا کھ رہا ہے یہ |

| | |
|--------------------------------------|--|
| ٹھوڑی سی مہربانی یہ اک مہرباں کی تھی | |
| میں کس طرف چلا گیا ڈیوٹی کہاں کی تھی | |

| | |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| اظہار شکر کی تجھے عزت عطا ہوئی | ابو جسیہ کو خردہ خدمت عطا ہوئی |
| محفوظ آج تک لکھی جو نعمت عطا ہوئی | اک سال کی دبی ہوئی دولت عطا ہوئی |

| | |
|------------------------------------|--|
| طاقت بقدر جوش بیاں تو نہیں ملی | |
| سب کچھ ملا نگر وہ زباں تو نہیں ملی | |

| | |
|---------------------------------|----------------------------------|
| یاں ایک و عرض ہے گو کچھ قصور ہے | کچھ شکریوں کیواسے جد بھی ضرور ہے |
| ظاہر پرستی طرز محبت سے دور ہے | ہنگام مبالغہ سے سر اسر نفور ہے |

| | |
|----------------------------------|--|
| پکے ہو دوست شکرے کیا چے چاہ نہیں | |
|----------------------------------|--|

۱۔ خدا سے تمہیں نیا میں ہم نہوں

بکھوں کی تیلیوں میں جگ نقش قدم نہوں

| | |
|-----------------------------------|------------------------------|
| دل ایک روح ایک بدن ایک کالو | گل ایک رنگ ایک چمن ایک بو |
| مدت سے مٹی تلاش تو برسوں سے جستجو | برائیں سب امید نکل آئیں آرزو |

دولت نصیب میں تھی جو باتو نہیں لائے تھے

یہ وہ ہی تو قدم ہیں جو ہاتھوں میں لائے تھے

| | |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| جو کچھ کیا ہی ہم نے کرامات کچھ نہیں | خاوم ہیں اس میں خروبا بات کچھ نہیں |
| تکھنے کو ایک حرف نہیں بات کچھ نہیں | اسم کچھ نہیں ہماری مدارات کچھ نہیں |

سیکھے معاف اس میں اگر کچھ قصور ہے

جو کچھ ہے یہ وہ آپ ہی کا سب ظہور ہے

| | |
|----------------------------------|---------------------------------------|
| یہ سارا فیض جو الہی پرشاد کا ہوا | اک پورا روز بھائی شیو پرشاد کو ملا |
| اک وقت دوست ایشری پرشاد فرمایا | اور بابا اورام دیال نے چھینٹا رہا سہا |

عزت یہ میزبانی کی باتوں میں لٹ گئی

دولت ہماری چاری ہاتھوں میں لٹ گئی

| | |
|---------------------------------------|--------------------------------------|
| ہم کیا ہماری کوششیں کیا ہم ہی کیا ہوا | احد مت گزار قوم ہیں فضل خدا ہوا |
| احسانمندیوں کا یہ کیا شکر یہ ہوا | حق تو یہ ہے کہ حق نہیں ہم سے ادا ہوا |

بھائی ہو مہرباں ہو فقط میہماں نہیں

تم اپنے میزبان بھی ہو ہم میزبان نہیں

| | |
|--------------------------------|----------------------------------|
| تشریف لائے ہیں جو روستا نامدار | رواق فرا ہوئے ہیں جو حکام باوقار |
|--------------------------------|----------------------------------|

سر اسب بچد در خانه تنویر
سر اسب بچد در خانه تنویر

در خانه تنویر سر اسب بچد
در خانه تنویر سر اسب بچد

سر اسب بچد در خانه تنویر
سر اسب بچد در خانه تنویر

سر اسب بچد در خانه تنویر
سر اسب بچد در خانه تنویر

مسدس شعلہ
(ماخوذ از کتاب جنک نندی)

اے طبع کس کے حسنِ بختی کی برصفت
دنیا لٹائے دیٹی ہو کل اپنی کائنات
لوچھا اور ہو رہی ہے جو موجود و ممکنات
حسنِ ازل کو ختم کی جانب ہر التفات

پارا نہیں ہر جگہوں کو اب انتہا رکھا
پر دلا وٹھائے قدرت پروردگار کا

بے گم جگہ شرق سے نہ آفتاب
لیتا ہو روزِ خاک سے درونِ کج و حساب
بے گم ایک قطرہ نہ پر سائے سحاب
جو حسنِ بر ملا اتر آیا ہے بے نقاب

خود نورِ مچھلوہ تصویر بن گیا،
نقاشِ آبِ اپنی ہی تصویر بن گیا

کیا لسنہ زارِ خدا جو دہیا کی تریز میں
پڑتی نہیں ہر موج ہو ایسے شکن میں
پہنے ہوئے ہر برہن قباے زرد میں
ہوتا نہیں ہر لہر و گدرا لچی خن چین

گرداب یہاں ہیں ہر درایتِ و تاب میں
خلوت نشیں ہیں ہر گرجی موجیں خباب میں

زیوں کا جا بجا لب دریا قیام ہے
وردِ زبان ہر اک کے سریرام رام ہے
دہوئی رہی ہوئی ہر پستیاسی کام ہے
لہریں وہ آ رہی ہیں کہ دریا تمام ہے

ہر اک جباب سر کو اٹھائے ہے اوج میں
سرجو کا پانی دھار پہ ہر اپنی موج میں

شادایاں بہار کی وہ ہیں علی العموم
میکٹھن رہی ہر مگر کچھ اودھ کی بھوم

و من از این که در این کتاب
و من از این که در این کتاب

و من از این که در این کتاب
و من از این که در این کتاب

و من از این که در این کتاب
و من از این که در این کتاب

و من از این که در این کتاب
و من از این که در این کتاب

و من از این که در این کتاب
و من از این که در این کتاب

و من از این که در این کتاب
و من از این که در این کتاب

و من از این که در این کتاب
و من از این که در این کتاب

و من از این که در این کتاب
و من از این که در این کتاب

و من از این که در این کتاب
و من از این که در این کتاب

و من از این که در این کتاب
و من از این که در این کتاب

دربار آج اُسی شہ کون مکان کا ہو
یہاں تم کا نہ دخل نہ رستہ گم کا ہو
نظارہ عام جلوہ حسن نہاں کا ہے
کچھ ناظمہ کا زور نہ قابو زباں کا ہے

شوق بیاں ہوا جسے خاموش ہو گیا
یاد آیا جسکو وہ سوئے خاموش ہو گیا

امید گئی ہو اووہ بھر میں ہوم و دام
کی لکشمی نے عرض کہ شاہ فلک مقام
ہوئے تیں را حنڈر کے دربار خاص و عام
دوسا ہو بالک سے پہلو کش ہو جگنا نام

گر حکم ہو تو وہ بھی یہاں باریاب ہوں
ایسا ہنر و کھانے کو حاضر شتاب ہوں

خورشید رو بہ ایک تو ہی ایک ہے جس
مٹی کچھ آتے ہے شہادت کہیں کہیں
نقش قدم سے اُنکے ابو دیار گلزمیں
نوعمر ہو نہار جوا نحر د اور حسین

سائے چتر تاب کے ادبیت وہ گاتے ہیں
جوگی کے بالکے سے ہیں بنیا بجاتے ہیں

حامی ہر ایک فن پہ ہیں قادر ہر پہ ہیں
سادہ ہونہیں ہیں گرچہ جٹا جٹ سر پہ ہیں
اہمیت سے لات مائے ہو مال و زر پہ ہیں
ترش کے باندھنے کے نشاں کچھ مگر پہ ہیں

پُڑا نہیں ہے رنگ شجاعت ملول ہیں
بوکھ رہی ہیں گلشن گل کو گل کے پھول ہیں

ارشاد خاص ہوئے ہی دونوں ہوئے
جہاں تھے دیکھو دیکھو کے دربار دارب
اے جھکے چرن چھوئے پیچھے بصدا و ب
اکھڑے عجب جمال عجب چہنویں عجب

دونوں کے بحر حسن میں نظارہ غرق تھا

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

در جبهه سر در این شهر
در جبهه سر در این شهر

جب سہ ملائے ہیں کے تار و کو چھڑ کر
زیر دہ نے ساز رکھ دے پرت ادا ہنر

کت سسکے اہ شوق کی فرشتیں ہوں
رہ کشت ہائیاں کی آرائشیں ہوں
اوہت چرتزگانے کی فرمائشیں ہوں
ہر رگنی کے حسن کو زیبائشیں ہوں

ہر راگ ہاتھ باندہ کے تصور ہو گیا
ہر زمرہ گلے میں مضامین ہو گیا

اتھک کہا بہاری شکار آپ کو
بھونکا کچھ اوتار نا تھا بھار آپ کو
دندوٹ سا شنایک ہی ہر بار آپ کو
لینا پڑا اسی لیے اوتار آپ کو

کچھ کہیں کہیں سے چرتہم سنا رہی
سیکھا ہی جو گرو سے مہاراج گاتے ہیں

گنیت کی کہ گستی آرہی تھی
شیرنگی رشی کی بیکہ وہ استبان کا منہ
وہ دیوانوں کے شن کے آگے پرارتھن
دشہر تہہ کے طہر میں خیم شری رام چندر کا

ساکار اپنے آپ نہا کا رہیاں ہوا
بے آئینہ کے عکس نمودار رہیاں ہوا

کو شلیا سے وہ ارام ہو جی ہو دہنہ ہن
وہ ایکسٹی کے بہرت اور ادبہت وہ بایں
ماتا سوترا کے لکھن اور شتر وہن
وہ دیوانہ شکشاوہ ششہر ونگافن

آنا وہ اپنا مٹر کا یک کی سہانی کو
دشہر تہہ سے لینا رام دلکھن وونون بھائی کو

ایک کتا اور چروہ اسو میر کی دہوم دام
جانا گرو کے ساتھ جیٹک پور کا قیام

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَا لَهُ شَاكِرِينَ إِلَّا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لِهَذَا إِنَّهُ لَكَنُاعِلٌ غَفُورٌ

در این کتاب که در دسترس است
 و در این کتاب که در دسترس است

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

لے کر چلے گا۔ یہی ہے جو کہ کہتا ہے کہ

۱۶۶۵

६०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥
 १०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥ १०॥

၁၀၈၆ နှစ်၊ ဇန်နဝါရီလ ၁ ရက်၊ မင်္ဂလာဒုံမြို့၊

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

[illegible]

١٠٠

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَتَدَارَكُوا أَلَمًا لَّيِّنًا

| | |
|------------------------------------|------------------------------------|
| اکوئل کہاں گات کہاں بھٹاڑیوں کو بن | جنگل کی دھو تک پہ کہاں بھٹل سا بدن |
| اگرے ہو اندریوں تیرا پانی بکھور من | اکٹا گر گری نہ چہبہ کہے جس سے یچن |

ایسی زباں ہیں ایسے دہن میں لگی ننگ
ہاکیگی کے کوپ ہون میں لگی نہ آگ

| | |
|--|----------------------------------|
| حکم را مجذرو کو بن باس کا ملاؤ | سر کا دہرو زمین سنی آسماں ہلاؤ |
| نیمہر کیلنی کا نہ دشہر تہہ کا کچھ گلاؤ | خوش و پوتا ہوئے کہ گل آرزو کھلاؤ |

لٹکا کے جھنڈے جھک گئے اور سہنگوں ہوئے
راون کے سر سے تاج گرا بدشگون ہوئے

| | |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| کیا تہلکہ ہے کیوت ویلا ہر اک جہاں؟ | مچور پہ یزیدیں کو وہ! گردش کہ لا ماں |
| چکروں میں زور میں بھر بھر کے آسماں | آتی ہیں جھنجھانے کی آوازیں بے گماں |

کیلی گہا رہی ہے کلا انقلاب کی
تھالی اچھل رہی ہے عجب آفتاب کی

| | |
|------------------------------------|----------------------------------|
| اخراج کا جو حکم او وہ میں ہوا شیوع | اک حادثہ بلاے قیامت کا تھا وقوع |
| خوشید حشر حشر سے پہلے ہوا طلوع | برخرو اپنے کل کی طرف کر گیا رجوع |

دورے زمیں سے اڑ کے گرے آفتاب میں
تارے سمٹ کے ڈوب گئے ماہتاب میں

| | |
|--|---------------------------------------|
| رخصت فلک سے جس جگہ ہی جہاں شب ہو | ماتا پیتا سے رام اجازت طلب ہوئے |
| کیا کیا ہوئے نہ تہ نہ کیا کیا غضب ہوئے | دشہر تہہ چھاڑ کھا کے گرے جاں بلب ہوئے |

غل ہائے ہائے کا اب عام ہو گیا

ہر دم رہی گانقش کف پانگاہ میں
آنکھیں بچاتی جاؤں گی صحر کی راہ میں

جنگل کی ساتھ آپ کے خلد بریں تھے
جو دشت خار دار ہوئے گلزمیں تھے
پر بھو انھیں تباہ و ٹھکانا کہیں تھے
اکھائے نہ حیر اور نہ ٹنگے زمیں تھے

ارو کے ہوئے میں شرم سے جان خریں کو ہوں
آنکھیں ہوں آسماں کو کھرتی زمیں کو ہوں

صحرا کو وہ دشت کا کس کو خیال ہے
پیش نظر ہے آپ کے جو کچھ تال ہے
باغ او وہ چھتے تو چھتے کیا ملال ہے
ہے ماتھا بسے سسل جدائی محال ہے

کر پاؤں شہی آپ کی ہے بدینا نا تھ ہو
اوہ! دہینکل بد ہو ہے جو سوانی کیساتھ ہو

آنندت ہو آپ سے سکھ سے بھری ہوئیں
ظاہر میں گو کہ کالبد عنصری ہوں میں
سنسار کے ڈکھوں سے بھلا کبھی ہوئیں
ایم درجہ سے لے میر سوانی بری ہوئیں

چھو سکتا کون ہے مجھے بچھایا ہوں برہمہ کی
ہیں آپ برہمہ اوہیں - مایا ہوں برہمہ کی

چٹا کے سیاہی - کہہ بن میں ہی کچھ خطر
رہنے کو گھر کشا کہیں - اور سایہ خیر
چلنے کا خوف ہے - نہ کسی سنگ کا ہڈور
بھون کو کند مول - بہت پیوہ و خیر

سوئے کو فرش خواب یہ سفر نہال ہے
پوشش کو بھوج پیر ہی پتے ہیں چچال ہے

جب چاکلی کی عرض تنہا ہوئی قبول
پچھن ٹہرے کہ شرف سعادت کریں قبول

۱۰۰

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

والتحریر فی ۱۰ جمادی الثانی ۱۲۸۰

وہی کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہی کہ جس نے اس کو دیکھا ہے

سنة ١٠٠٠ هـ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

[illegible]

6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 841. 842. 843.

[illegible][illegible]

۱۰۸

۱۰۹

اجائی بہت سے آئینے میدانِ قتلہ خیر
تیار ہو کے چاہیے چلنا ہے ستیئر
کچھ لیلو ساتھ اپنے گدا گر ز برق ریند
جوشنِ زرہ کمان تیر تیر تیغ تیر

ہر جیندہم کو شستر کی پرواہ کچھ نہیں
فکر شکوہ و مندرت و جاہ کچھ نہیں

یوے لکھن کہ کوئی نہیں آپ کو سماں
شانِ خوار کے سامنے کیا آدمی کی شان
کافی ہیں راکشوں کو دہشت اور میری بان
تہا میں اک طرف ہوں رہی اک طرف ہماں

ہر گوشہ کماں میں چھپی شمش جہات ہے
اک تیر میں بند ہی ہوتی گلِ کائنات ہے

پلوان کوئی گتسا ہوم میں کروں اسیر
تحت التری میں جائے ٹولاؤں میں کوچیر
ظنکو ر سے کماں کی دہلتے ہیں شور بیر
حکمِ خدا کی طرح سے گرتا میرا تیسر

امداد چاہیے نہ کوئی ساتھ چاہیے
ہاں بس یہ صرف آپ کا ایک ہاتھ چاہیے

اکھ سنکے آخر ہو گئے اماؤہ سفسر
رگہر نوٹے میں ہیں ہونا کے چرنوں پر
سیتا جی پاؤں پڑنے کو نیچا کیے ہیں سر
چہمن جھکے ہیں سامنے باندھی ہوئے کمر

بھگی نہ منہ سے بات کہ سامانِ یاس ہیں
کو تشلیا اور شتر اماؤہ اس میں

ارگھو رانی بولے ماما سے یہ باوہم کی سڑیک
بن باس کی تہا ہے یہی صلاح نیک
گواہ ہماں چھٹے کا بھاری ہوشو لیک
تکو تو رام بہت لکھن شتر بن ہیں یک

ہم جیسے ہیں نگاہ میں وہ بھی نظر میں ہیں

| | |
|--|--|
| <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> | <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> |
| | <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> |
| <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> | <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> |
| <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> | |
| <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> | <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> |
| <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> | |
| <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> | <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> |
| <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> | |
| <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> | <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> |
| <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> | <p>تتم ايامك في كل سنة
تتم ايامك في كل سنة</p> |

شفقت کا سایہ کرتے ہیں ہمیں بروہنہ ہاتھ
پیشانی چوم چوم کے پھیرے سروں پہ ہاتھ

بید کی چروں میں جو گرل و بھر کی آگ
بس میں نہ را چنڈ نہ بس میں ہو دہیتاگ
بولیں اکہم سی ہوگی نہ ماما کوئی اچھاگ
سیتا کو دیں اپنی سدا ہو اچل مہاگ

لے لے بلائیں دیدے دعائیں تیار تھیں
دونوں لگا لگا کے گلے بقیہ رات تھیں

بابا را چنڈ را بے لکھن کی پڑی پکار
چلاتی تھیں سمندر! اور رو کے زازار
بابا بے بد ہو ہماری سیبا ہاے ہا ہا کار
کھتی بھری تھیں مات کو نشلیا بہ بار بار

اگر پران باتو ہی چل کے ذرا کچھ تو کام لے
اکوئی بتو نہیں سزا جو جاتوں کو تھا م لے

چل کرو ہاں سے کوپ بھون کر جو آویز پار
یوں گلی لائی کی گلی بن و باس کا لباس
دیکھا کہ راوہیں پڑے بیہوش و خواہ
چوہہ برس نہ رکھو او وہ دیکھنے کی آس

اب شوک راج تھینے کا کرتے ہوئے پھر و
فیوونگی طرح بن میں بھرتے ہوئے پھر و

بیہوش راو تھے اگر آہٹ پہ کان تھے
دھرتی پہ تھے پڑے ہوئے بگڑی نشان تھے
بدخواہ کی گلی کے بچن۔ دلیس بان تھے
ہا رام تھا زباں پہ ہو ٹوٹا پران تھے

انکھوں سے جل اپگنا تھا لیکر لو کو ساتھ
دیکھا چوہوں و نون و تیر و نکو اور کل بد ہو کو ساتھ

دشمن تھے یہ بولے شوک پڑتے ہوئے ہو
باد شہنشاہ کے گات میں اور سی تھی تو

دکتر محمد حسن اصفهانی
دکتر محمد حسن اصفهانی

دکتر محمد حسن اصفهانی
دکتر محمد حسن اصفهانی

دکتر محمد حسن اصفهانی
دکتر محمد حسن اصفهانی

دکتر محمد حسن اصفهانی
دکتر محمد حسن اصفهانی

دکتر محمد حسن اصفهانی
دکتر محمد حسن اصفهانی

دکتر محمد حسن اصفهانی
دکتر محمد حسن اصفهانی

دکتر محمد حسن اصفهانی
دکتر محمد حسن اصفهانی

دکتر محمد حسن اصفهانی
دکتر محمد حسن اصفهانی

دکتر محمد حسن اصفهانی
دکتر محمد حسن اصفهانی

دکتر محمد حسن اصفهانی
دکتر محمد حسن اصفهانی

چوٹی گندی پہاڑوں کی پہنے لگے سنگدار - مالا سفید ہو پونہی بگلوں کی ہر قطار
بادل کی دھوپ چڑھتی اترتی ہی بار بار - کوثر کی موجیں مار کے گرتے ہیں آبشار

ہر سنگ رنگ و بویں کی نو دمیدہ ہے
ٹیلو پنیہ زلف کی طرح سبزہ خمیدہ ہے

دور یا کو جوش ہو کہ پکاریں چرن کنول - بھر رکھا ہے جاپوں کے کسو میں گنگا جل
موجوں کو اشتیاق میں پڑتی نہیں ہر گل - ساحل کو دیکھتا ہے بلا طمہ اچھل اچھل

بہر شمار موتیوں کی اٹھتی جھال ہے
سوچ کا عکس پانی میں سو نیکا تھاں ہے

راتمہ پر ہوئے سوار سیاہ رام - اور کس - نگہت چمن کی نے کچلی گودی میں چمن
صحرا نہال ہو گیا پھولا ہوا ہے بن - راہیں بھر کا ب رام - اچو و سیا کر دو دن

انسان و وحش و طیر کا آگ اژدہا م ہے
بہر اسی میں درختوں کو قصہ خرام ہے

تھے درختوں کو جمع زن و مرد و ہر طرف - گریاں تھے اہل شہر دور دیہ بند ہی تھی صف
افسوس سے ملے تھام کر اپنے دست کھن - دوسرے تھے کاراج پاٹ ہوا ہائے کیا تلف

گل گہرے تھے آج وہ ابر باد ہو گئے
گوپنے او وہ کے گوشہ فریا ہو گئے

کچھ چلے آج ساحل دریا پہ ہے قیام - تمسندی پہ چھو چکیا قافلہ تمام
شب بھر میں ہی پھیلا ہمارا ج کا مقام - جامہ میں اپنے پھول رہی ہی او وہ کی شام

آرام گاہ بن کے زمیں فیضیاب ہے

مجلس اول در بیان احوال و حال
و اخبار و حوادث

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

۱۰
 ۱۱

۱۰
 ۱۱

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وكرمه

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥
 श्रीकृष्णाय नमः ॥

تشریح و تفسیر

سید الشهدا علیه السلام

الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ

အိန္ဒိယနိုင်ငံ၊ ဂျာနယ်
အိန္ဒိယနိုင်ငံ၊ ဂျာနယ်

سید احمد علی خان

کتاب الفیہ فی التفسیر

چروٹوں سے وہ ابھی اڑی گئی رہا

بھرتے نہیں ہیں طور کے کھوئے نگاہ میں

پھیلا کے پانی کو ساحل کے اٹنے لب
دوریا کا سطح بنگیا اٹنے حلب

گنگا کے تپ پائے دیا شہرہ چلک
اور بہر شوق غس رخ خون بولا لہج

جل کو چرن لعل سے عجب آب و ملی
پانی کے بلبوں کو گل تر کی بو ملی

تیرا آسمان کا بھونپیں تھا آفتاب
تار شعاع مہر تھا موجوں کا اضطراب

سایہ پڑا لولا اور بڑھی جل کی آفتاب
بقعہ بنا تھا نور کا دریا میں ہر جاب

سب آبی جالور مٹے خوشی کی امنک میں
پانی سے اٹھیا مچھلیاں اپنی ترنگ میں

بن باس کے آٹا کے کنارہ پر میر ہیں
استت ساری ہیں کھڑے ہوئے برہمن

اشارہ کر کے اٹھ کر پیا اٹھ کر کھس
سُرب سے دیوتا پر کھائے کہ ذہن دہن

کے بدلے لیے ہوئے سوال گھاٹ پر
بھولوں کا فرشتہ کھگیا گنگا کے پھاٹ پر

نیل ہلال دور سے کھنکھاتی تھی
اپنے لیے میں آج وہ کھنکھاتی کے انتظار

استھان کرپے وہ بونی ناو کی چار
بے ناو کر رہیں جو یہ چار بھر کپار

آبل مارنے ہی ناو کتا سے پر آگئی
اور وہی طرح کشتی سے آگئی

اتر لئی کچھ چور چکا لپے ہمسار

کوٹھنے عرض کی کہ تیرا یہ ہوں سارا

و من این که در این کتاب
در این باب که در این کتاب

و من این که در این کتاب
در این باب که در این کتاب

و من این که در این کتاب
در این باب که در این کتاب

و من این که در این کتاب
در این باب که در این کتاب

و من این که در این کتاب
در این باب که در این کتاب

و من این که در این کتاب
در این باب که در این کتاب

و من این که در این کتاب
در این باب که در این کتاب

و من این که در این کتاب
در این باب که در این کتاب

و من این که در این کتاب
در این باب که در این کتاب

و من این که در این کتاب
در این باب که در این کتاب

گنگا کی تہ میں جھلکے کئی کشتی گئی آفتاب
اس وار سے وہ پار سبک گئی شتاب

نوجوانوں پر ہنور کی آفتاب چھل کر دیکھو شتاب
لوٹی نہ ایک سوچ نہ پھوٹا کوئی جواب

پرواہ تھی رہنور کی نہ پرواہ جھال کی
رفتار ناؤ کی تھی روانی خیال کی

لیے جھگڑاؤ ناؤ کی جہا کی کا پیر میان
تختوں پہ راج چندر سب اس براہاں

لہر اریں سر پہ چوبن کے بلو بادن
پہچھے لکھن تھڑے ہیں لیے تیر اور کہاں

کشتی کا ڈنگنا ہر معمول سے عجول
برہماتہ کا ہر بوجھ گر بھول سے بھول

اُترے جو رام ناؤ سے جیکارہ کوچ اوٹھا
گنگا میں تیری پھرتی تھی جیکارہ کی صدا

بے رام چندر آئی جے جے لکھن سیا
آواز باز گشت نکا دریا میں شور مچا

جھاڑ بجا رہے تھے ہنور موج آب سے
آتی تھی سنکڑ دہن کی صدا ہر جواب سے

لے جا لئی لکھن کو کنارہ پھر سے رام
سنسار پار کرنا ہی بھاگے گھر بھی کا کام

بولیں سیا کہہ ہی سری لکھے پوتر نام
سب پاپ کشت و دھش کو بیٹھے تمہارا نام

نبردہن ہے کون؟ جسے لیا دوار آپ کا
پھر پور موتیوں سے بے بھنڈار آپ کا

کرتار تھم سے ہوئے ہیں سادہ منہ ہی تھی
اب ہاتھ پوڑ جوڑ کے بنتی ہے بھگوتی

اک نونہل منہ میں پڑیے رات میں گستی
آئیں خوشی شل سے آؤ وہیں آؤ وہی

پھر دیکھوں مانی لوٹ کے پرواہ آپ کا

سید محمد تقی میرزا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وكرمه

[illegible][illegible]

تتمتع به و در آنجا که می باشد

وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور ان کو پالیا اور ان کو مرانا چاہتا ہے۔

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۹

[illegible][illegible][illegible]

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَتَدَارَكُوا أَعْيُنَكُمْ عَلَى الْبَلَدِ الْمَدِينَةِ

بنا گل گرم با سنی سب پریمت ہوئی
درشن گنار بندے کے کر کر جیت ہوئی

لو جھا جھک دلاری سے یہاں کسی کوئی ہو
گن پاپ کی ہو پتری کسوں کی خالی ہو
جھل میں ایسے پرتی ہو
کسوں کی بد ہو ہو جاناوے اپنے لجائی ہو

راجا کا تھم پائے کے تون ستر سین کون
سیرا تیرے ساتھ یہ دون جتنے میں ہیں

لوئیں سری سیانہ کسی کی ستانی ہوں
پتری جنگ کی پرتوی مانا کی جانی ہوں
میں میں پھر نہ سوائی کی سیوا میں کی ہوں
جھل بہتو ہوں چرنوں میں اٹکے سمانی ہوں

دیو لو کہیں کو شتہ میں بتلائے رہ گئیں
رگہر کا تاط پوچھ تو مٹا رہ گئیں

آگے ٹوہے یہاں سچی رگوں کی خنداں
یہاں کشت خن بجلی بے کساں
پرکواں کرتا چلا کھا قدموں کی آسمان
ایک بھڑ درشنوں تھی رستوں کو دریاں

کل بھر چل نہ پائی کہیں گود راہ سے
چرنوں کو ڈھک لیا تھا بھوم نگاہ سے

ریا گتیر کٹا میں کرتے ہوئے قیام
خل میں ایک کٹی مسوری کا قہر مقام
دیگر کھڑوں خربت کو دلائے سہا رے رام
جور شہری تھے انھوں نے دیکھ کر یہ نام

تھکائی ستر یہاں فاسے بیسٹرک جوگی کو
سیوری کے چھوٹے سرینہ آئے جوگی کو

جستہ سنی انی پوری نے تار دتے یہ جبر
آپ کے نام پندرن دجاں میں امید ستر

(1) (2) (3) (4) (5) (6) (7) (8) (9) (10) (11) (12) (13) (14) (15) (16) (17) (18) (19) (20) (21) (22) (23) (24) (25) (26) (27) (28) (29) (30) (31) (32) (33) (34) (35) (36) (37) (38) (39) (40) (41) (42) (43) (44) (45) (46) (47) (48) (49) (50) (51) (52) (53) (54) (55) (56) (57) (58) (59) (60) (61) (62) (63) (64) (65) (66) (67) (68) (69) (70) (71) (72) (73) (74) (75) (76) (77) (78) (79) (80) (81) (82) (83) (84) (85) (86) (87) (88) (89) (90) (91) (92) (93) (94) (95) (96) (97) (98) (99) (100)

| | | | |
|---------------------|-----------------------|-----------------------|--------------------|
| اتے ہیں ایک آہو | رازیں پیرا نظر | خوش رنگ رو جسم | جلد کار سیمبر |
| میر جاں کی شہین گشت | شہر جویت گھر | اکٹیں طلسم رازیں | چھلادہ لافتنہ گر |
| | شہر ہے تیر دد کے | نہمہ میں غزال نے | |
| | دنایہ جیسے چشم | بست خوش حال کے | |
| دلکش شال حلقہ | گیسو خمیدہ دم | دل کہے ہر شگاف | کی مانند چاروں سیم |
| نردن میں گونگروے | گھر تہی سیم میں گیم | رفا کی صدا تہی | چھا چھوم چھوم عجم |
| | جسم جو اس میں یہ کھلے | سبر باغ سے | |
| | سینم کی تختی ثبت تہی | ایما میں دلخ سے | |
| جنگل میں سامنے سے | گدڑ کر رکھل جلد | کرتا ہوا طول ریش | کر رکھل چلا |
| بوج ہوا سے بگڑا | سنور کر رکھل جلد | جو کھا ذرا تو جو تری | بہر کر رکھل جلد |
| | دیکھا شہری سیانے | کچھ ہی لہا تینا | |
| | آہو کار گ نئی کو | انداز بنا گیا | |
| آئینہ سے لیں دیکھ | آئے کیا ہر نا | یہ رنگ پینا مارے | کیا خوشنما بدن |
| سوسن کے پھول ماوئی | غنیجہ ہے یاد بن | سایہ سے بھاگتا ہے | یہ شہر کیلے چلن |
| | ہے ناتھ لاو گریہ | غزال حسن سے | |
| | کیا رچی رنگ جھلاو | جو یہ ہر ن سے | |
| دنگور سے سنی نے تہی | اٹھنے مسکرا چلے | تیر دکان کو دوشی | کے اوپر چا چلے |
| سب راہ چھوئے لہیا | لیٹ پہل بنا چلے | بہائی لکھن کو بہر خفا | ت بٹوانے چلے |
| | مایا رچی ہوئی تہی | کہان کا سجاد تہا | |

| | | |
|----------------------|----------------------|---------------------|
| | سکھ کوئی فرد ہے | جیسے دنا ہے |
| | آذاریں ہے درد سا | کچھ اضطراب ہے |
| دے کہیں سیاست | بہ چیتوں میں دیکھ کر | ایک پہل بامعاہ تھا |
| یا در چند ملک | کوئی بحر و بر | سب کی جو خبر ہے میں |
| | دکھ اٹھو نام ماتری | وہل سکتا ہے نہیں |
| | یہ صبح کے پتا تو | مل سکتا ہے نہیں |
| انا تیری سیاست | لیکن کمانہ آبِ سخن | طعنہ بہرے جو ہے |
| نہ دم کلیجہ بیٹھ گیا | کامپ اٹھا بدن | برتا نہاد درد |
| | وقت کے خوش رخ | والم سے اہل بُرے |
| | جل یا تر تشر ہوئے | اتو لعل بُرے |
| خونگن اوئے میں | دشمنی بان کو ستوار | حلقہ تری سیا کایا |
| ہر چہ نہ کہنا | بہ سمجھا کے بادبار | اکڑائی کے شید |
| | بیر یا نہیں ہی فرق | ہے بدینا کی بات میں |
| | رادن لگا ملو اتنا | بیاں انہی کہات میں |
| عنا بڑا لکھن کو | نئی چوڑ کر فرد | موج کی تاک میں |
| ہر نہی مار دے | گیا سینا کے حضور | ہے مافی ہشت و حیو |
| | داتا سمجھ کے گھر سے | نام سن تیرا |
| | نہو کامیرا سخن ہوں | بیرا ہو کامن تیرا |
| دے کندھوں پہل جو | لیکھ دینے دلپذیر | یو لاری سیاست |
| | | بیکار ہی سینہ صمیر |

١٥

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

٢٦
٢٧

ایک روز ایک شخص نے

سید احمد رضا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

۱- در این کتاب
 ۲- در این کتاب
 ۳- در این کتاب
 ۴- در این کتاب
 ۵- در این کتاب

۱۰۰

3 3 3
3 3 3
3 3 3

استیاری

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين

تبریکات و تحنن

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰

۱۰۰

فردی که در این کتاب
نویسند و در این کتاب

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

[illegible]

تاریخ ۱۵۳۰

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

مجلس ۱۰۰

سید احمد علی

| | | |
|---|---|------------------------|
| موسا سی جکی ماما کونٹیا شیر مٹی | دیور لکھن سب جگہ | دشمنی دہادی اور حتمی |
| جئے پتاجا سے | ہوں اور آپ سے پتی | تو لو لکھی کر گشتی |
| ایرادہ کیا جو چور دیا | میرا نا لکھ نا لکھ | |
| نانا لکھ نا لکھ نا لکھ | میرے پیراں نا لکھ نا لکھ | |
| ایکھوں میں اب تو ہو گیا ہر سمانہ کبر سیاد | راؤن لے ڈرے ادب | کو اور بھی نہیں لکھا |
| ایس کوٹ کے گھنڈر کی جائے کہاں سے لکھا | لو گیت ترلہ ترلہ | سوامی ترلہ ترلہ |
| ایکھوں نے جئے دیساں | میں سے موکشی پائی ہے | |
| اُن ہی حیرن عمل کی | دو لکھی دو لکھی ہے | |
| یہاں تک لکھا ہے کہ کسی کو تیری نہ مل | تو کس سے بولے کسی کر و سب ہو گئی ہو | |
| اب اس بلا سے مٹی کو سا جیتا ہے نہ ہی | ساکل ہے راجندر گھر انیسروں سے جل | |
| ہر راگنی لے لے لے | شیر لکھا دو لکھ لکھا | |
| لو لکھا دو لکھ لکھ | میں دربار دو لکھ لکھا | |
| شیرم لکھا کتک | نہ شیشی نے کرموں | نہ جھگو بلیا بچھا |
| جہڑوں نے چھوڑے ملک اہلیا دیا ادھار | دھراپ کی سلاہی | میں پاؤں لکھا ہوں لکھا |
| شیر بر سر جھکے کو | تو سیرا جیل ہے | |
| نہ لکھ دے درکے | موتی اتنی ڈیل ہے | |
| میرا ہے تہ کوک نہ لکھی ہے اور نہ لکھاں | یہاں نہ کوئی یا لکھ نہ کوئی نہ کوئی دیساں | |
| میں کھڑے لکھنے میں کوئی شوشماں | شیر نہ ہر دہا | تھیں لکھ دیا کی باق |
| لو لکھ یا لکھا کی سو | دھما سے لکھ دیسی | |
| لکھیں یہ پیراں اسے | ہوے خرو لکھی لکھی | |